

58553

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	الانوار المحمدیہ فی التیسرت المصطفویہ (حصہ اول)
تالیف	_____	مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی سیالکوٹ
کتابت	_____	جمیل مرزا، بی اسے رنگ پورہ سیالکوٹ
طباعت	_____	باردوم
ناشر	_____	قادری کتب خانہ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ
صفحات	_____	۳۲۲
تاریخ اشاعت	_____	۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
قیمت	_____	مجلد

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نُوْرٍ كَرُوْشِدٍ نُورٍ بِاِپْدِیَا
 زَمِیْنٍ دَر رُحْبِ اَوْسَاكِنِ فَلَکٍ دَر عَشَقِ اَوْشِیْدِیَا
 دُو حَشِیْمِ زَکَیْنِش رَا کِه مَازَاغِ الْبَصْرِ خَوَانِدِ
 دُو زَلْفِ عَنَبْرِیْنِش رَا کِه وَالْلیْلِ اِذَا یَغِیْثُ
 اِکْرَامِ مُحَمَّدٍ اَنْیَاوَرِ دُو شَفِیْعِ اَدَمِ
 نَهْ اَدَمِ یَا فِی تَوْبِهِ نَهْ نُوحِ اِزْغَرَقِ نَجِیْنَا
 زَمَرْ سِیْنَه اَشْ جَا هِیْ اَلْمُشْرِحِ کَلْبِ بَرْخَوَالِ
 زَمِعْرَاجِشْ چِرْمِیْ پُرْسِیْ کِه سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَى

(علامہ جامی علیہ الرحمۃ)

نَمَیْنِ خْتَمِ رِسَالَتِ مُحَمَّدِ عَرَبِیْ
 شَفِیْعِ رُوْزِ قِیَامَتِ مُحَمَّدِ مُخْتَارِ
 اِکْرَمِ وَاِسْمَطَةِ رُوْتِ وَاِوَمُوْتِ اَبُوْتِ
 خَدَائِیْ خَلْقِ نَهْ کَفْتِیْ قَسْمِ بِه لَیْلِ وَنَهَامِ

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شرف یوم النشور، رسول مکرم، شفیع معظم، نور مجتہم، سید مرسلان، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں، وسیلہ بکیاں، سیاح لامکاں، مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مفرج موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا، راز دار رب العلاء، احمد مجتہب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیما کی بارگاہ بکیں پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ

بروز جمعرات

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ
سیالکوٹ

فہرست

- | | | |
|---|----|--|
| ۲۲ - سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۰ | ۹ | ۱ - ماخذ کتاب |
| ۲۳ - سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۲ | ۱۴ | ۲ - دعوتِ غور و فکر |
| ۲۵ - سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۳ | ۱۹ | ۳ - معصوم تالیف |
| ۲۶ - سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴ | ۲۲ | ۴ - حرفِ آغاز |
| ۲۷ - سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۴ | ۳۱ | ۵ - مدنی تاجدار |
| ۲۸ - سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵ | ۳۶ | ۶ - خطبہ |
| ۲۹ - سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۵ | ۳۷ | ۷ - قد جبار کم من اللہ نور کی آیت کی ۱۴ مستند مفسرین کے تفسیر |
| ۳۰ - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۷ | ۳۸ | ۸ - قد جبار کم من اللہ نور کی دیوبندیوں کے ۱۲ مفسرین کے تفسیر |
| ۳۱ - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸ | ۵۱ | ۹ - مثل نورہ مشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر |
| ۳۲ - سیدنا عبداللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۸ | ۵۵ | ۱۰ - سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح |
| ۳۳ - سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹ | ۵۶ | ۱۱ - سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور وہابیوں سے تشریح |
| ۳۴ - سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۸۹ | ۶۱ | ۱۲ - نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقیدہ - |
| ۳۵ - سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ - ۹۰ | ۶۶ | ۱۳ - سرکارِ ستیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - |
| ۳۶ - مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ - ۹۱ | ۶۹ | ۱۴ - سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ - |
| ۳۷ - سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۹۱ | ۷۱ | ۱۵ - سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ - |
| ۳۸ - صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ - ۹۲ | ۷۲ | ۱۶ - ستیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - |
| ۳۹ - ستیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۴ | ۷۴ | ۱۷ - ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - |
| ۴۰ - ستیدہ اُم عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۵ | ۷۵ | ۱۸ - سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - |
| ۴۱ - حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۶ | ۷۶ | ۱۹ - سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - |
| ۴۲ - بہدانی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۷ | ۷۷ | ۲۰ - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - |
| ۴۳ - ستیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۸ | ۷۸ | ۲۱ - سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ - |
| ۴۴ - ستیدہ عائکہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۹۹ | ۷۹ | ۲۲ - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - |
| ۴۵ - ستیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۱۰۰ | | |

- ۱۲۹ - ۶۳ - شاہ عبد الرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۳۱ - ۶۴ - شاہ ولی اللہ کا عقیدہ -
- ۱۳۳ - ۶۵ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۳۷ - ۶۶ - علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۳۹ - ۶۷ - اکابرین دہلیہ اور دیانہ کا عقیدہ -
- ۱۴۳ - ۶۸ - ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات -
- ۱۴۰ - ۶۹ - تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول -
- ۱۴۲ - ۷۰ - محمد نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا -
- ۱۴۳ - ۸۱ - حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت -
- ۱۴۴ - ۸۲ - اول ما خلق اللہ نوری -
- ۱۴۵ - ۸۳ - اصل کائنات حضور ہیں -
- ۱۸۱ - ۸۴ - من نورہ کا مطلب -
- ۱۸۲ - ۸۵ - جبیل امین کی عمر -
- ۱۸۳ - ۸۶ - حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں -
- ۱۸۵ - ۸۷ - لولاک لما خلقت الافلاک -
- ۱۸۷ - ۸۸ - پیشانی آدم میں نور محمدی -
- ۱۸۸ - ۸۹ - نور محمدی کی تسبیح کی آواز -
- ۱۸۹ - ۹۰ - حضرت خواکی پیدائش اور مہر -
- ۱۹۰ - ۹۱ - حضرت خواکو ملائکہ کی مبارک -
- ۱۹۱ - ۹۲ - پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہد نامہ کا تذکرہ -
- ۱۹۲ - ۹۳ - زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہد نامہ -
- ۱۹۲ - ۹۴ - انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا -
- ۱۹۵ - ۹۵ - مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ -
- ۱۹۷ - ۹۶ - امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۹۹ - ۹۷ - نور محمدی کی برتری اور عظمت -
- ۲۰۰ - ۹۸ - ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی -
- ۲۰۱ - ۹۹ - دعائے خلیل اور نوید مسیحا -
- ۱۰۱ - ۴۶ - حضرت ہند بنت اٹاثر رضی اللہ عنہا کا عقیدہ -
- ۱۰۴ - ۴۷ - مفسرین محدثین اور سلف صالحین کا عقیدہ -
- ۱۰۴ - ۴۸ - سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ -
- ۱۰۷ - ۴۹ - سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ -
- ۱۰۸ - ۵۰ - حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ -
- ۱۱۰ - ۵۱ - محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۱۱ - ۵۲ - امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۱۲ - ۵۳ - علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ -
- ۱۱۳ - ۵۴ - امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۱۴ - ۵۵ - علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجد الف ثانی کا عقیدہ -
- ۱۱۵ - ۵۶ - علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۱۶ - ۵۷ - امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ -
- ۱۱۶ - ۵۸ - علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ -
- ۱۱۸ - ۵۹ - شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۱۸ - ۶۰ - شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور ملا علی قاری کا عقیدہ -
- ۱۲۰ - ۶۱ - علامہ سہیلی قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ -
- ۱۲۱ - ۶۲ - سید عبدالرحمن العیروس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ -
- ۱۲۲ - ۶۳ - علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ -
- ۱۲۳ - ۶۴ - علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۴ - ۶۵ - علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۴ - ۶۶ - شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۵ - ۶۷ - مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۶ - ۶۸ - علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۸ - ۶۹ - علامہ یوسف نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۸ - ۷۰ - علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۸ - ۷۱ - شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ -
- ۱۲۸ - ۷۲ - علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمد عبید اللہ کا عقیدہ -

- ۲۴۴ - ۱۲۳ - حضرت حسان بن ثابت کا بیان
- ۲۴۵ - ۱۲۴ - حضرت عبدالمطلب کا خواب
- ۱۲۵ - اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی
- ۲۴۶ - ۱۲۶ - اُمتِ محمدیہ کی شان
- ۲۴۸ - ۱۲۷ - حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان
- ۲۴۹ - ۱۲۸ - تورات میں مدینہ منورہ کے نام
- ۱۲۹ - حضرت موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔
- ۲۴۹ - ۱۳۰ - موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۲۵۵ - ۱۳۱ - نور کی گواہی
- ۲۵۵ - ۱۳۲ - غیب کی خبریں دینے والا نبی
- ۲۵۶ - ۱۳۳ - دُنیا کا سردار
- ۱۳۴ - شانِ مصطفویٰ کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار
- ۲۵۸ - ۱۳۵ - مقوقس شاہِ مصر کا بیان
- ۲۶۱ - ۱۳۶ - سطح نامی کاہن کا بیان
- ۲۶۲ - ۱۳۷ - رسالتِ مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔
- ۲۶۳ - ۱۳۸ - آلِ غالب کے لیے دُعا۔
- ۲۶۴ - ۱۳۹ - شاہِ ہرقل کے پاس تصویر
- ۲۶۷ - ۱۴۰ - حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان
- ۲۷۰ - ۱۴۱ - شاہِ حبش اور حضرت عبدالمطلب
- ۲۷۲ - ۱۴۲ - اُمیہ بن انصالت کا واقعہ
- ۲۷۳ - ۱۴۳ - حضرت جابر و ابن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں
- ۲۷۴ - ۱۴۴ - درقہ بن نوفل کی شہادت
- ۲۷۵ - ۱۴۵ - حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا
- ۲۸۰ - ۱۴۶ - احمد مجتبیٰ کی آمد
- ۱۰۰ - کتبِ سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۰۱ - یہود کا حضور کی آمد سے پہلے ان کے وسیلہ سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔
- ۲۰۸ - ۱۰۲ - وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور وہابی مولویوں کی کتب سے تفسیر۔
- ۲۰۹ - ۱۰۳ - موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی
- ۲۱۵ - ۱۰۴ - ہجرتِ مصطفیٰ کا تذکرہ۔
- ۲۱۸ - ۱۰۵ - بنی سجاہ کی لڑکیوں کے گیت کا تذکرہ۔
- ۲۱۹ - ۱۰۶ - حضور پر نور کی تشریف آوری کا انتظار۔
- ۲۲۱ - ۱۰۷ - شانِ مصطفویٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار
- ۲۲۱ - ۱۰۸ - ۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔
- ۱۰۹ - ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں تمام کرنا
- ۲۲۵ - ۱۱۰ - تورات میں سیرتِ مصطفیٰ
- ۲۲۶ - ۱۱۱ - یہود کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا اور ذکرِ رسول کرنا
- ۲۳۱ - ۱۱۲ - حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔
- ۲۳۱ - ۱۱۳ - حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب
- ۲۳۲ - ۱۱۴ - وَاللَّهُ أَنَا ذَا الْيَقِينِ النُّور
- ۲۳۳ - ۱۱۵ - تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ
- ۲۳۵ - ۱۱۶ - انکو ٹھٹھے چومنے سے یہودی کی نجات
- ۲۳۶ - ۱۱۷ - اسمِ محمد کو چومنے کی برکت۔
- ۲۳۸ - ۱۱۸ - اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام
- ۲۳۹ - ۱۱۹ - یہودی مولوی کا اقرار: نورِ محمدی کو کوئی سمجھا نہیں سکتا۔
- ۲۴۰ - ۱۲۰ - سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ
- ۲۴۱ - ۱۲۱ - حضرت عبداللہ بن سلام کی بھوپھی کا بیان
- ۲۴۲ - ۱۲۲ - سنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔
- ۲۴۳ - ۱۲۳ - حضرت حسان بن ثابت کا بیان

۳۰۸	۱۴۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۷- انجیل برنابا بس کے حوالہ جات
۳۱۰	۱۴۳- حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸- نبیوں کا سراج
۳۱۱	۱۴۴- حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹- محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔
۳۱۳	۱۴۵- حضرت شعیا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی	۲۸۲	۱۵۰- آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا۔
۳۱۴	۱۴۶- حضرت جعفر علیہ السلام	۲۸۳	۱۵۱- مالک و مختار، حضور کی آمد کی خواہش
۳۱۵	۱۴۷- حضرت جعفر علیہ السلام	۲۸۴	۱۵۲- شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی
۳۱۶	۱۴۸- بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۵	۱۵۳- باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے صدقے میں برکت۔
۳۱۷	۱۴۹- سواع نامی بت کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴- عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۸	۱۵۰- غسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۷	۱۵۵- قیامت کو شانِ محبوبی
۳۱۹	۱۵۱- صنمار نامی بت کی گواہی	۲۸۹	۱۵۶- مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے
	۱۵۲- درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷- رسولوں کی گواہی
	۱۵۳- درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی کا مسلمان ہونا۔	۲۹۲	۱۵۸- انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
۳۲۷	۱۵۴- سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۳	۱۵۹- جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۳۳۷	۱۵۵- کیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۳	۱۶۰- بادل کا سایہ کرنا
۳۳۸	۱۵۶- درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے کی بشارت دینا	۲۹۴	۱۶۱- چاند کا کلام کرنا
۳۳۹	۱۵۷- کھجور کے گچھے کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲- مبارکبادی کی لہر۔ رحمتہ للعالمین
۳۴۰	۱۵۸- درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۲۹۸	۱۶۳- خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۴۱	۱۵۹- درود یوار کا آمین کہنا	۲۹۸	۱۶۴- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۴۱	۱۶۰- غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۰	۱۶۵- دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔
۳۴۲	۱۶۱- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر	۳۰۱	۱۶۶- زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشارتِ محمدیہ
۳۴۳	۱۶۲- کتابوں کے اشتہار	۳۰۲	۱۶۷- سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی۔
		۳۰۵	۱۶۸- انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
		۳۰۶	۱۶۹- سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکرِ خاتم الانبیاء۔
		۳۰۷	۱۷۰- سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۷	۱۷۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام

ماخذ کتاب

۲۴. تفسیر محسن التاویل از محمد جمیل الدین قاسمی
۲۵. تفسیر موضح القرآن از عبدالقادر دہلوی

وہابی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

۲۶. تفسیر ثنائی از شہداء اللہ امرتسری
۲۷. تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شہداء اللہ امرتسری
۲۸. تفسیر محمدی از حافظ محمد آف لکھو کے
۲۹. تفسیر فتح القدری از قاضی محمد بن علی شاکانی
۳۰. تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھولپوری
۳۱. تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھولپوری
۳۲. بتویب القرآن از وحید الزمان
۳۳. تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
۳۴. معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
۳۵. معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

۳۶. صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳۷. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۳۸. جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۳۹. ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ
۴۰. مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خان علیہ الرحمۃ
۴۱. فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۴۲. طبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
۴۳. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
۴۴. سنن دارمی از امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

۱. قرآن پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

۲. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۳. تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
۴. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۵. تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۶. تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
۷. تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
۸. تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
۹. تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
۱۰. تفسیر عرائس البیان از
۱۱. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۱۲. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شہین علیہ الرحمۃ
۱۳. تفسیر مدارک از امام عبد اللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
۱۴. تفسیر ابن عباس از سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵. تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
۱۶. تفسیر صیادی از امام عبد الرحمن صیادی علیہ الرحمۃ
۱۷. تفسیر صیادی از امام احمد الصادی علیہ الرحمۃ
۱۸. تفسیر منطہری از قاضی شہداء اللہ بانی پتی علیہ الرحمۃ
۱۹. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۲۰. تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
۲۱. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۲۲. تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
۲۳. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

- ۶۰۔ کتاب لونا از امام عبد الرحمن بن جوزی علیہ الرحمۃ
 ۶۱۔ تلبیس ابلیس از " " " " " "
 ۶۲۔ بیان میلاد النبوی از " " " " " "
 ۶۳۔ جواهر البحار از علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۶۴۔ حجتہ اللہ العالمین از علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۶۵۔ شواہد الحق از " " " " " "
 ۶۶۔ جامع کرامات الاولیاء از " " " " " "
 ۶۷۔ انوار المحمدیہ از " " " " " "
 ۶۸۔ طبیب الغرار " " " " " "
 ۶۹۔ الدلالات الوضحات " " " " " "
 ۷۰۔ فضل الصلوٰۃ از " " " " " "
 ۷۱۔ وسائل الوصول از " " " " " "
 ۷۲۔ سفار شریف از " " " " " "
 ۷۳۔ نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ
 ۷۴۔ شرح سفار از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
 ۷۵۔ جمع الوسائل از " " " " " "
 ۷۶۔ موضوعات کبیر از " " " " " "
 ۷۷۔ شرح قصیدہ امالی از " " " " " "
 ۷۸۔ کتاب الموفق از امام موفق بن احمد مکی علیہ الرحمۃ
 ۷۹۔ وقار الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ
 ۸۰۔ اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمۃ
 ۹۱۔ شرح الطحاویہ از صدر الدین علی
 ۹۲۔ نزہۃ المجالس از علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمۃ
 ۹۳۔ القول البدیع از علامہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ
 ۹۴۔ مقاصد الحسنہ از " " " " " "
 ۹۵۔ الضو اللامع از " " " " " "
 ۹۶۔ طبقات ابن سعد از

- ۲۵۔ سنن نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ
 ۲۶۔ اشعۃ اللمعات از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۲۷۔ مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ
 ۲۸۔ مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
 ۲۹۔ تلخیص المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۵۰۔ بوداؤد طیبیسی از علامہ سلیمان بن اود طیبیسی علیہ الرحمۃ
 ۵۱۔ سنن بوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ
 ۵۲۔ مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق محدث علیہ الرحمۃ
 ۵۳۔ منتخب الصحیحین از امام یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ
 ۵۴۔ بحجۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو حجر علیہ الرحمۃ
 ۵۵۔ عمدۃ القاری از امام بد الدین عینی علیہ الرحمۃ
 ۵۶۔ ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

- ۵۷۔ تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
 ۵۸۔ مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
 ۵۹۔ زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی علیہ الرحمۃ
 ۶۰۔ کلیۃ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی علیہ الرحمۃ
 ۶۱۔ دلائل النبوة از " " " " " "
 ۶۲۔ خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
 ۶۳۔ انیس الجلیس از " " " " " "
 ۶۴۔ مسالک الخفاریہ از " " " " " "
 ۶۵۔ مقامات السدیہ از " " " " " "
 ۶۶۔ الدرج المنیفہ از " " " " " "
 ۶۷۔ تعظیم و المنۃ از " " " " " "
 ۶۸۔ نظم العیقان از " " " " " "
 ۶۹۔ دلائل النبوت از امام ابو جبر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمۃ

- ۲۰۳ - اشرف الموعظ از اشرف علی تھانوی
 ۲۰۴ - بہشتی زیور از " " "
 ۲۰۵ - شیح الصدور از " " "
 ۲۰۶ - التذکیر از " " "
 ۲۰۷ - النور از " " "
 ۲۰۸ - جمال الاولیاء از " " "
 ۲۰۹ - کلید مشنوی از " " "
 ۲۱۰ - دعواتِ عبدیت از " " "
 ۲۱۱ - شکر النعمہ از " " "
 ۲۱۲ - امداد المشتاق از " " "
 ۲۱۳ - الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
 ۲۱۴ - قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی
 ۲۱۵ - تحذیر الناس از " " "
 ۲۱۶ - معیار الحق از میاں بدر الدین دہلوی
 ۲۱۷ - الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
 ۲۱۸ - سیرت النبی از شبلی نعمانی
 ۲۱۹ - ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی
 ۲۲۰ - التوسل از مشتاق احمد دیوبندی
 ۲۲۱ - براین قاطعہ از خلیل احمد انبیسوی
 ۲۲۲ - خطباتِ مداس از سلیمان ندوی
 ۲۲۳ - شمیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی
 ۲۲۴ - اکمال اشیم از عبداللہ گنگوہی
 ۲۲۵ - دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں صدیقی
 ۲۲۶ - سیرت المصطفیٰ از ادریس کاندھلوی
 ۲۲۷ - عقائد الاسلام از " " "
 ۲۲۸ - مقدمہ مقاماتِ حریری از ادریس کاندھلوی
 ۲۲۹ - بشارت النبیین از " " "
- ۲۲۰ - آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
 ۲۲۱ - راہ سنت از سرفراز گلکھڑوی
 ۲۲۲ - تبرید النواظر از " " "
 ۲۲۳ - تبلیغ الاسلام از " " "
 ۲۲۴ - سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی
 ۲۲۵ - میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
 ۲۲۶ - معارفِ مشنوی از محمد اختر دیوبندی
 ۲۲۷ - حیاتِ اشرف از غلام محمد
 ۲۲۸ - رحمۃ للعالمین از عابد میاں
 ۲۲۹ - اسلام از عاشق الہی میرٹھی
 ۲۳۰ - تذکرۃ النخیل از " " "
 ۲۳۱ - عقیدہ الاسلام از نور شاہ کاشمیری
 ۲۳۲ - امداد السلوک از رشید گنگوہی
 ۲۳۳ - بیاضِ یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
 ۲۳۴ - عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
 ۲۳۵ - عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
 ۲۳۶ - المہند از حسین احمد مدنی
 ۲۳۷ - شہاب الثاقب از " " "
 ۲۳۸ - مجموعہ کمالاتِ عزیز ی از
 ۲۳۹ - فضائلِ درود شریف از ذکر یاسہارنپوری
 ۲۴۰ - شمعِ توحید از ثناء اللہ امرتسری
 ۲۴۱ - ترکِ اسلام از " " "
 ۲۴۲ - مظالمِ روپڑی از " " "
 ۲۴۳ - رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری
 ۲۴۴ - سید البشر از " " "
 ۲۴۵ - شرح اسماء الحسنیٰ از " " "
 ۲۴۶ - الصلوٰۃ والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں سکھوں مرزاہیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
۲۸۳۔ میثاق البنین از عبدالحق و دیار تھی
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشمی
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس
۲۸۶۔ اٹھو وید از سام
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی نصیحت کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
۲۸۹۔ انجیل برناباس
۲۹۰۔ تورات استنار
۲۹۱۔ زبور
۲۹۲۔ یسعیاہ
۲۹۳۔ سفر پیدائش
۲۹۴۔ ملاکی
۲۹۵۔ مکاشفہ
۲۹۶۔ اگر تحقیقوں
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار المدینہ

- ۲۹۸۔ المدینہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
۳۰۰۔ " " ۱۲ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجہل و الجمال از قاضی سلیمان منصور پوری

۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی

۲۵۹۔ خطبات سلمان از " "

۲۶۰۔ تاریخ تقلید از اشرف سندی بھٹو کی

۲۶۱۔ ہندوستان میں اہلحدیث کی خدمات از

ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی

۲۶۲۔ تراجم اہلحدیث ہند از " " " "

۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " " " "

۲۶۴۔ حیاتِ نبوی از اسماعیل سلفی گوجرانوالہ

۲۶۵۔ فضائلِ مصطفیٰ از نور حسین گرجاگھی

۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصمصام

۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی

۲۶۸۔ حیاتِ وحید الزماں از عبدالحلیم شدر

۲۶۹۔ مسدسِ حالی از الطاف حسین حالی

۲۷۰۔ تاریخ اہلحدیث از ابراہیم میر سیالکوٹی

۲۷۱۔ سراجِ منیر از " " " "

۲۷۲۔ احیاءِ المیت از " " " "

۲۷۳۔ واضح البیان از " " " "

۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " " "

۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از " " " "

وہابیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی

۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی

۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی

۲۷۹۔ فتاویٰ شنائیہ از شمار اللہ امرتسری

۲۸۰۔ فتاویٰ اہلحدیث از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	-	الحدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۳ء
۳۲۹	-	یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	-	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	-	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء
۳۳۳	-	۱۴ مئی ۱۹۴۳ء
۳۳۴	-	۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵	-	۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	-	۷ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۷	-	۲۱ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۸	-	۲۴ ستمبر ۱۹۴۱ء
۳۳۹	-	۶ جون ۱۹۴۱ء
۳۴۰	-	۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء
۳۴۱	-	۳۰ جون ۱۹۴۳ء
۳۴۲	-	۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	-	۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء
۳۴۴	-	۶ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	-	۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء

اخبار الاعصام

۳۴۶	-	الاعصام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	-	۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	-	۱۵ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۹	-	۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	-	۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	-	۶ دسمبر ۱۹۵۷ء
۳۵۲	-	۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۰۱	-	الحدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲	-	۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳	-	۴ فروری ۱۹۱۶ء
۳۰۴	-	۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء
۳۰۵	-	۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء
۳۰۶	-	۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۰۷	-	یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸	-	۲۵ فروری ۱۹۴۳ء
۳۰۹	-	۳۰ مئی ۱۹۴۱ء
۳۱۰	-	۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱	-	۵ نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۲	-	یکم اگست ۱۹۴۱ء
۳۱۳	-	۱۹۳۱ء
۳۱۴	-	نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۵	-	۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶	-	۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷	-	۲۴ جون ۱۹۳۶ء
۳۱۸	-	۱۴ اگست ۱۹۳۶ء
۳۱۹	-	۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۳۲۰	-	۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۲۱	-	۲۹ جون ۱۹۴۰ء
۳۲۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
۳۲۳	-	۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۳۲۴	-	۲۲ جولائی ۱۹۱۴ء
۳۲۵	-	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
۳۲۶	-	۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۷	-	۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج فریڈ پٹی ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا بھگتنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و خوض کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب انوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور مورخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور مورخین مستند ہیں کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بہذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجہ پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتب اہل حدیث اور کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گزرائی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گزرائی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار تار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسلمہ اکابرین اور دیگر متفقہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مفرج موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکارِ دو عالم، شہنشاہِ عرب و عجم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، رسولِ مہترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

انعام | اس کتاب میں درج کردہ حوالہ جات
میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو
فی حوالہ یک ضد روپیہ انعام دیا جائے گا جو
کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت
نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد روپیہ فی حوالہ ادا کرنا پڑے گا
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ

مُحَمَّدًا وَفَضَّلِيَّ وَنُسَيْتِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مَقْصُودُ آيَاتِ

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور معجز موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معرض وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کجا صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا محقق نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصف کریم کا تذکرہ قرآن کریم میں رب کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلُقَ عَظِيمًا بیان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ كَمَا اَعْلَانُ فَرَمَا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادر مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ . جس کے ذکر خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوند قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ لِذِكْرِكَ مَعِيَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے رب و جہاں جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یوم میثاق کو لَتَوَعَّضُنَّ بِيهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ رب اس و جہاں هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ فَرَمَا کر اپنا تعارف کرائے۔ اس کے جود و سخا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مسلمان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مسلمان اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش معاف ہوتی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقامِ قُرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قُرب مُرسَلینِ انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہو اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قُرب کا بیان خود خالق کون در مکان جل جلالہ نے سورۃ النجم میں دَلَّی افْتَدَّی فَاکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اُمَّارِکَ الْفَاظِ مِیْنِ فَرَمَیَاہِے جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مسلمہ ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لَآخِرَۃٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ الْاَوَّلٰی اَیۃ کریمہ ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع و اعلیٰ ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی فخر ہو۔ اُس کی سیرت کا کائنات بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزَمْنَا عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَیْكُمْ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوفٌ رَّحِیْمٌ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اَحَدٍ اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مورخین اور اہل سیرت نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عبوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بیکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے اَمِنْ رَحْمَتِیْ سے وابستگی کو ذریعہ نجات ان کے ذکرِ اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذاب سے بچنے کا وسیلہ، میدانِ محشر کی تپش گرنی اور پیاس سے محفوظ رہنے کا سبب، پل صراط سے سلامتی سے گزرنے کی ہدایت، قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے یہ ت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی بیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں یہ ہر یہ حقیر لعنایتِ سیدی، سندی، مرشدی، مہربنی، مخدومی، محشمی، منع رشد و ہدایت، مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین

استاد عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور مدار
اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی محرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہمکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہ مصطفوی میں فریاد لفظِ ندا سے اس
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُنْفِعَ الْعِبَادِ حُذْبِيْدِي
دستگیری کیجئے میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعْتِ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
عَنِّي الذَّهْرُ يَا بْنَ عَبْدِ اللهِ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
يَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ يَا بَكَّ لِي
اَنْتَ فِي الْاِصْطِرَارِ مُعْتَمِدِي
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
مَسْنِي الضُّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!
كُنْ مَعْنِيَا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي
اے میرے مولانا خبر یہ لیجئے میری
بِيَدِ حَبِيْبِكَ فَهُوَ لِي عَتَدِي
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
مِنْ غَمَامِ الْغُومِ مُلْتَمِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا در-یا رسول اللہ ابر عزم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۶۴ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارف
رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقاے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ المہادی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۲۸ھ ہجرت المسلمین ص ۶۹ المخب ص ۲)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات
کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ
اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
پھنسا ہوں بے طرح گردابِ عزم میں ناخدا ہو کر
شفیع عاصیاں ہو تم و سیدہ بکیاں ہو تم
تہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ
(گلزار معرفت ص ۶ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوئی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عاتل کی التجا ہے فنا فی الرسول ہوں اے سحر فیض لے خبر اپنے احباب کی!
(سیرت الرسول ص ۶)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری کی عبارت
سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرحد
دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، علموں کا محسن، یتیموں
کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، دردمندوں کی دوا، چارہ گروں کا درمند۔
(سید البشر ص ۶ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہ میں فریاد

53553

کُناں ہیں۔

اے خاصہ خاصانِ رُسلِ وقتِ دُعا ہے اُمتِ پہ تری آن کے عجب وقتِ پڑ ہے
(مسدس حالی ص)

سُرار الوہابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دو سہرا
محمد مصطفیٰ علیہ التَّحیۃ و التَّنَا کی نعت شریفہ کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخی سے درج
کی ہے۔ جس میں مسلکِ حقِ امتِ سنت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔
کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے منجدھار میں ہے بڑا خیر الانام اپنا
اے ناخدا ئے اُمت اب آنکر ترادو عالم سے ورنہ شاہِ مٹتا ہے نام اپنا
(ابحدیث امرتسرک ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخر الوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار لڑکا راسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
التَّحیۃ و التَّنَا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفا عت کا منتظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مُصطفیٰ
(الاعتماد لاہور ص ۱۹۵۷ء)

حضور قطبِ الاقطاب، فردِ الافراد، غوثِ الاعلیٰ، سیدِ الاسیاد، شیخِ الملکِ و الجن
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوثِ الاعظم، غوثِ العالمین، شہنشاہِ بغداد سیدنا شیخ
محمّد الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی الجعفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ کے وسیلہ
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

طالبِ شفا عت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم
فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفرلہ
خطیبِ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ۔

حرفِ آغاز

اہل دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثنا مصطفیٰ علیہ السلام
 حمد بے حد ہے اس خالق کیمتا کی جس نے ڈوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے
 آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فضلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناخدا بنا کر بھیجا اور رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین
 جیسے مناسب جلیبہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح اپنی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام
 اُس سیدِ ابرار پر جس نے بھولے ٹھکوں کو جاوہِ اسلام پر ڈال کر رب العالمین کے دربار تک پہنچایا حقیقت
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے، یہ مسئلہ سید کل ختم الرسل حضور سرورِ دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضور احمد مجتبیٰ علیہ التمجید والثناء کے
 طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا تے پاک را اک کہ ایماں داد مشقتِ خاک را
 اور بقول اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔
 حمد بے حد مر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشقتِ خاک را
 بات ایک ہی ہے انداز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کارنگ ہے اور دوسرے
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجیہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جائے۔
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرا لیا اور شکم کی تاریک گلیڈیوں
 میں آوارہ ہو کر جاوہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسرے نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنا لیا اور اشرق المخلوقات
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھرا جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحیدِ ایمان کے اجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجسم رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرمائے گیتی ہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ و روں سے کھل نہ سکا!

وہ رازِ اکِ کلیِ دالے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں!

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطہٴ اخلاق دے کر اسے انسانیت کے مسن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو!!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریار، ارض و سما کے تاجدار، حضورِ احمدِ مختار علیہ التَّحیَّۃ و التَّنَار نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور بھٹھرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اپنی بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چپا چونڈ تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور کائناتِ عالم میں اس کی شعاعیں پہنچیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُور بار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکار کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندوں کی تہ میں عوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں
 مچھلیاں سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اُڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں چاند پر چڑھنا
 کمال نہیں۔ چاند کو مسخ کرنا کمال ہے (ذریعہ تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقا کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند
 اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں
 کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا! درنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے
 نتیجہ یہ نکلا کہ

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شبِ تاریک سحر کرنے سکا!
 ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سکا!
 یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں صرف انسانیت
 کے خواص اوجھل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں انسان بہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی
 ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔
 آدمیت چیخ رہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں،
 مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً
 کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا
 سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا ہے

آن کتابِ زندہ قرآنِ حکیم حکمت اولیٰ زوال است و قدیم
 نوعِ انساں را پیامِ آخریں! حامل اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت
 ہے۔ قد جبار کم من اللہ نور و کتابِ مسین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔

امتِ مسلمہ کا جو خیر الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرض
 اولین ہے وہ دوسرے تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مورخین، اہل حال و قال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد صغیر اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوتھوں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے ادوار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بیرونی حملے کا کامیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو۔ مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فرقہ بندی شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کبھی اختلاف نہ ہوا یا لوگوں کی جذبت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات شانِ سالکتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارسول اللہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دورِ اہل نہیں ہوئیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود اُمتی ہی اپنے نبی کو عام بشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مقرر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم و افروزہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر

معرکہ آزمائی کے آدابِ خوب اچھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سید ملاحدہ، نجدیہ، وہابیہ اور

روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدور بھرپور روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و شواہد کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز مشرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعت حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضور پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اردو زبان پر کہیں بھی کجا نہیں ملتیں مولانا اس دور میں اس فن (کثرت حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرت غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکر علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق مثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فارغ ہو کر زیر نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ التحیۃ والثناء کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجائے ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوث اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدق ع

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز جلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت لوند شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز دروں اور نفس گرم گستاخان رسالت کے لیے پیغام ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاء میں عشق رسول کی رُوح پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دو درحاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خارزار سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے تگ و دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالم دین، شرف نگاہ مفکر، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لکڑوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھر دیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند ملاحظہ فرمائیے

خدا و مصطفیٰ دجل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ انداز بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویۃ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ مظہریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدر مظہریت پر بے حد درود! مظہرِ مصدقیت پہ لاکھوں سلام!

یہ رحمۃ للعالمین کی شانِ بے مثل ہے۔

مَنْزَرَةٌ عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ

فَجَوْهَرُ الْجُسُنِ فِيهِ خَيْرٌ مِنْ قِسْمِ

کتاب کا نام بھی بتا رہا ہے کہ کیتانی کے انوار صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔

دُعا ہے مولائے اکرم ربِّ عالمِ جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیمِ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ارزاں فرمائے۔
مولانا باقی حصصِ دجن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، لکھ سکیں اور ہم سب کو عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عُ اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاصْحَابِهِ الْمُنْتَظَرِيْنَ -
دُعا گو۔

عبد المصطفیٰ محمد بن آسی نقشبندی

ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اردو)

گدائے آستانِ لاثانی علی پور شریف

پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

مدنی تاجدار

از تبرکاتِ عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیں، گلزارِ خلایق کا سب سے

ہستی کا پہلا نقش | نفیس پھول، آسمان وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افروز ہے جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا۔ یہ کاتبِ قدرت کے قلمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بھائی خوبی دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمت علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی برملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اطیب تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ الْآيَةَ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْآيَةَ -** قرآن پاک ان آیاتِ طیبات میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہیم صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے۔ عالم کی تمام بستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی ہے اُس کا ثانی نہیں۔ اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل، نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس رُوحِ مصور جانِ مجسم پر بے شمار وود جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خطبہ پڑھا۔ وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصفِ غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!

بچھو پاپاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔ آئینہ کی جلانے یار کے رخ سے برقع اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔

جاتے ہیں۔ شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و بخشش کا بازار گرم ہوتا ہے۔ خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں۔ پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال سالگرہ کی جاتی ہے۔ اور اُس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دُنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نے مہمان کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دُنیا کو سبھی و بہیمی خواص کے پنچے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ مُتصف بنا دیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی انوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دُنیا کو دستگیر بن کر قعر صلاحت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں۔ ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں۔ چھوٹے سروں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی۔ کس شان و شوکت۔ کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أذكروا نعمة الله عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ الْآيَةِ .**

جب ادنیٰ ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رونق افزہ ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کار سازِ قدرت نے اُس وجودِ اقدس کو زلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دُنیا میں تبدیلیاں ہوتی ہیں فصلی اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحط سالی رفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرر کہیے خواہ صدقہ و خیرات سمجھئے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبلے جانور فر بہ ہو گئے۔ بھوکے قحط زدہ بے ریر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپی پٹ گئی۔ نظام قدرت کے عظیم الشان تبدل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔۔۔
 بیت خانوں میں بل چل چکی۔ بُت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی خدائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل مہووں
 کی رسوائی و خواری نے ان کے لُطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ سرد ہوئی۔ عترت و
 جبروت والے بادشاہوں کے قصر الیواں زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کوہ ساماں دیواریں شق
 ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت الٹ گئے۔ ربانی النور خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔
 عالم ملائکہ میں دھوئیں مچیں۔ روحانیات کے ورود سے صحن زمین پر ہو گیا۔ آرزو مندانِ جمال کی چشم
 تمنا و اہوئی۔ زکس منتظر کا فرس بچا۔ رحمت الہی کا شامیانہ تنا۔ گلشنِ تمنا میں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز
 نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا۔ جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرج و طرب نے عالم پر قبضہ
 کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۳۵۷ھ یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق
 نے طلوع فرمایا۔ مکہ مکرمہ کے مقام پر عبدالمطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے
 سرور و اربین کے تاجور نے آمنہ کے پیلو سے ظہور فرمایا۔ تشنگانِ جمال کو شرابِ بیدار سے سیراب فرمایا۔
 آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نور الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حبا کہا۔

ولد الحبيب ومثلہ لایولد ولد الحبيب و خدہ یتورد
 ولد الحبيب مطیباً ومکحلاً فالنور من وجناہ یتوقد

یا قوم علی النبی صلوا

تولوا و تضرعوا و ذلوا

(ماہنامہ السواد الاعظم ص ۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُ مِنْهُ
 وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
 الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا ضَلِيلَ
 لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ وَلَا وَاِلِدَ لَهُ وَلَا
 مَوْلُودَ لَهُ وَلَا زَوْالَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاوَانَا وَأَوْلِنَا وَأَعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَمُحِبُّوَنَا
 وَرُفْنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَفِيعَنَا وَ
 لَصِيرَنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَخَبِيرَنَا وَكَفِيلَنَا وَمَطْلُوبَنَا
 وَوَكِيلَنَا وَمَلِيكَنَا وَمَالِكِ مَلِكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ إِيْمَانِنَا وَنُورَ
 إِسْلَامِنَا وَنُورَ دِينِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ
 أَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ فَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ
 رَبِّنَا وَنُورَ لُوحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بُيُوتِنَا وَنُورَ عِيُونِنَا وَنُورَ
 أَجْسَادِنَا وَنُورَ أَجْسَامِنَا وَنُورَ أَرْوَاحِنَا وَنُورَ يَمِينِنَا وَنُورَ
 أَيْدِينَا وَنُورَ أَوْلِيَانَا وَنُورَ آخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا
 وَنُورَ عُلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَوْلَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ
 وَعَشِيرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَجْبَائِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ أَجْمَعِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 بِأَمْرِ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِلِسَانِ
 نَبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ -

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دانائے غیوب
 احمد مختار، کل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بکیسوں اور بے بسوں کے مددگار
 محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب
 العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،
 فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد اور ان کی شان بیان کرتے
 ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے
 ان مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو
 مسلمہ اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تقریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے
 ہیں (اپنی اپنی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مہمجز موجودات
 منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات والتسليمات کی ذات بابرکات قرار دیا
 ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات
 پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیرہ | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُسَادَ
 بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ نُورٍ

۱۰ فخر الوابیر ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام بہام لکھا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر)

سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیر خازن

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ لِّعَيْنِي حَمْدًا
یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاہیح الغیب ہے۔ جو اسم باسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ منتقدین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق بھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) اُستاد محترم حامل لوار السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں بامدق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (اہلحدیث امرتسرہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء) وہابیہ کے مولوی عبدالمجید سوہدروی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے وہابانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتماد لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲۵) وہابیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۴۲ء) وہابیہ کے حافظ عبداللہ وپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم عالیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (درایت تفسیری ص ۹۷)

ان تفسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ وہابیہ غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ جملہ تفسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّمَا
سَمَاءُ اللهِ نُورًا لِأَنَّهُ يُجْتَدَى
بِهِ كَمَا يُجْتَدَى بِالنُّورِ
فِي الظُّلَمِ -
(تفسیر خازن ص ۴۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس
طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت
پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات بابرکات
کی نورانیت سے راہ ہدایت ملتی ہے۔

تفسیر بیضاوی | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

اللہ نور یسرید بالنور محمدًا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ ج ۲ بر حاشیہ تفسیر خازن)

مِنَ اللهِ نُورٌ يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

تفسیر ابن عباس | سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں و مُطَهَّرُكَ
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ اَكْ مَعْنَى الْكُفَارِ كَمَا تَحْتَسِبُ مِنْ غُلَامِي وَ رَجَاتٍ لَكُنَّ فِي (شہادۃ القرآن ص ۴۸ ج ۱ از ابراہیم میم)
جَبُّ مُطَهَّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ اَكْ مَعْنَى الْكُفَارِ آپ کے اور ہمارے نزدیک درست میں اور ہم
ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد جبار کم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے
بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ عداہم اللہ تعالیٰ
(تفسیر محمد غنیار اللہ القادری غفرلہ)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَرَسُولٌ
يَعْنِي مُحَمَّدًا

(تفسیر ابن عباس ص ۲۷ مطبوعہ مصر)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں۔ کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم
شریف سراجاً رکھا ہے۔

تفسیر مدارک | میں امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ النُّورُ مُحَمَّدٌ
عَلَيْهِ وَ السَّلَامُ لِأَنَّهُ يُجْتَدَى
بِهِ كَمَا سُمِّيَ سِرَاجًا۔

(تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱)

تفسیر سراج المنیر | میں امام محمد شریب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ۔

(تفسیر سراج المنیر ص ۳۶ مطبوعہ نوکشتور)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب مفسرین کرام علیہم
الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

تفسیر ابوالسعود | میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ
قِيلَ أَلَمْ نَأْتِ بِالْأَوَّلِ هُوَ
الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ
وَ بِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۶ ج ۲ بحاشیہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

۱۔ تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی نے اپنی کتاب سراج منیر میں بھی
درج کیا ہے دیکھئے سراج منیر ص ۵۵
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفری)

تفسیر جلالین

میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تَدُّ جَاءَكُمْ

مِنَ اللَّهِ نُورٌ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تفسیر ابن جریر

میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو
 روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو علیہ عطا فرمایا
 اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔
 آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور
 ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

قَدْ جَاءَكُمْ

مِنَ اللَّهِ نُورٌ يَعْنِي بِالنُّورِ مُحَمَّدًا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
 أَنَارَ اللَّهُ بِهِ الْحَقَّ وَأَظْهَرَ بِهِ
 الْإِسْلَامَ وَفَحَقَّ بِهِ الشِّرْكَ
 فَهُوَ نُورٌ مِّنْ أَسْتِنَارَ بِهِ يُبَيِّنُ
 الْحَقَّ۔ (تفسیر ابن جریر ج ۹ ص ۶ مطبوعہ مصر)

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے بر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم
 حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر
 لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیقر قادری)
 ۲۔ سردار الوہاب بیہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثات ص ۲۵ ستمبر ۱۹۱۲ء)
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال
 و ثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے
 کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا۔ (سیرت النبی ص ۲۱ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری
 کو اسلام کے معتمد اور مستند ائمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر مقلدین و ہابیوں کا ترجمان
 لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر، محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فروری ۱۹۵۹ء)
 ۴۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (المقالة الفصیحة ص ۱۲)

تفسیر روح المعانی

میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بیشک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی
مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا
صفات ہے۔ (تفسیر روح المعالی ص ۱ ج ۱)

قَدْ جَاءَ
كُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَ
هُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ
الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے
رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے
ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔
کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور
بنیاد ہیں۔

تفسیر صاوی

قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ
اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا
لَّأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا
لِلْإِرْشَادِ وَلِأَنَّهُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ
حِسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

(تفسیر صاوی ص ۲۵ ج ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے
کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد
قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۴۹ ج ۲)

تفسیر روح البیان

مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ
قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

نیز فرماتے ہیں کہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس
لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ
نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّ
أَوَّلَ شَيْءٍ أَظْهَرَهُ الْحَقُّ
بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلْمَةِ

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہی ہیں بسا کہ آپ نے ارشاد
فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

الْعَدَمِ كَانَ نُورٌ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ
نُورِي - (تفسیر روح البیان ص ۲ ج ۲)

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شفقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴ مطبوعہ نو لکھنؤ)
علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

تفسیر مظہری | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعِينُكُمْ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلَ الْأَسْلَامِ - (تفسیر مظہری ص ۶ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی ابوبیحی امام خاں نوشہروی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے بیہقی
وقت اور علم الحدی کے معزز القاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الحدی قاضی ثناء اللہ پانی پتی المتوفی
(۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے
مدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔
حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے
سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو
علم الحدی کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ
فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(سندوستان میں الحدیث کی علمی خدمات ص ۱۵-۲۳) (فقیر الوالحاد قادری غفرلہ)

تفسیر القاسمی | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اوالنور محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لانه يهتدى

به كما سمى سراجاً - (تفسیر القاسمی المستمى محاسن التاویل ص ۱۹۲ ج ۴ مطبوعہ مصر)

شفار شریف | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔

نُورًا فِي كِتَابِهِ - (موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قد جاءكم من الله نور کی تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الدہلوی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شفا کو بے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیراً ص ۱۹۲ ج ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء)

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ غرناطہ کے شہر بستہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۳۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

دیوبندی وہابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-
 مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔
 (تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے
 مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۲۳ منزل دوم)

تبویب القرآن | عظیم الدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قد
 جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر
 لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی حاشیہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت
 محمد یا دین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۲۹)

۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی
 (ثناء اللہ) صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے
 لیڈر ہیں (المجددیت امرتسر ص ۱۹۱۵) مولوی ثناء اللہ کو فخر کل لکھا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۹۱۵) اکتوبر ۱۹۱۵ء
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراجا منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور
 اعیان ملت میں شمار کیا ہے (المجددیت امرتسر ص ۱۰) اکتوبر ۱۹۱۳ء وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتقاد
 لکھتا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ
 ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتقاد لاہور ص ۱۹۵۹) اکتوبر ۱۹۱۳ء
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ (ثناء اللہ امرتسری) کا تبحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔
 (تاریخ المجددیت ص ۱۲۴)

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اس آیت میں وجود باجوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خازن و معالم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و ضوح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ نہ جاج نے کہا مراد نور سے حضرت میں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

۱۔ شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الہیٰ اکی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قابل قدر کتاب ہے۔

(الہدیت امرتسر ص ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء)

۲۔ مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاعظام ص ۲۱۶ جولائی ۱۹۶۰ء اخبار محمدی)

۳۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجتہد لکھا ہے۔ (اخبار الہدیت امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے الہدیت رومنا میں خلد مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو بہت ہی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلوی ص ۹۱ یکم مئی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ :-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ
كِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الرَّجَا جُ النُّورِ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -
بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا
ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ
تفسیر فتح البیان صد تفسیر فتح القدیر
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم)، اور کتاب مبین سے قرآن کریم
مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۳ بر حاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر
فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکم الامت

کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ
مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ
تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔
اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور
دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر
کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔
(اشرف المواعظ ص ۱۴۸)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ
جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر
ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ انہوں نے جگہ جگہ

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت ہے ظاہر ہے
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مولاوی ادیس کا ندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے۔ قنادہ
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے۔
دیکھو روح المعانی ص ۶، تفسیر قرطبی ص ۶، (تفسیر معارف القرآن ص ۴ ج ۴)

مولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ
دیوبندی، مولوی محمود الحسن اسیر مالٹا، مولوی شبیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفا قاضی عیاض
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورٌ
الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُنْتَقَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَذْهَبَ
قَنَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس
حضور سراسر نور یقیناً تمام امت محمدیہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کے واسطے اللہ کے
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالت حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جدِ امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ

قاری نے! مفسرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی | جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:-
 قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْجَبَابِيُّ عَنِي بِالنُّورِ
 الْقُرْآنُ لِكَشْفِهِ وَإِظْهَارِهِ
 طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ
 اقْتَصَرَ عَلَى ذَلِكَ الزَّحَّشَرِيُّ
 ابو علی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زحشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زحشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زحشری صاحب تفسیر کشف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زحشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زحشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبُ الْكُشَافِ يَكْنِي لِنَفْسِهِ
 أَجَلًا مُعْتَزِلًا لَهٗ۔ صاحبِ الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لہ رکھی تھی۔ (نبراس) ۱۸
 علامہ آلوسی نے ابوعلی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبائی
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ
 جَبَائِيٌّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ مُعْتَزِلِي بَصْرَةَ
 ابوعلی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس) ۱۹
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القرآن جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضع القرآن
 قَدْ جَاءَ كُذِّبَ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
 تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲)
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک،
 صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا
 تذکرہ فرمایا ہے۔

۱۷ فخرالوہابید ابراہیم میرسیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی، اپنے زمانہ کے جملہ اہل کمال کے
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھلملاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ
 اُردو ترجمہ اور تفسیر موضع القرآن کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمے
 اور حواشی میں اختصار، سلاستِ زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اُردو زبان کے محاورات جاننے
 والے عیش عیش کر اٹھتے ہیں۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اُردو زبان میں نازل ہوتا تو ان
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا۔ جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برتی ہے (تاریخ اہمیت ص ۱۹)
 ۱۸ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعالم الفصیحة ص ۱۲)

اللَّهُ نُورٌ هِيَ آسْمَانُ وَأَرْضٌ مِثْلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - (پ ۱۸ ع ۱۱)

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا۔

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالتَّنَائِرِ کی ذات کو قرار دیا ہے۔ مفسرین عظام علیہم الرِّحْمَةُ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔

مَثَلُ نُورٍ وَ قِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مثل نورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرِّحْمَةُ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶۳ ج ۵)

تفسیر ابن جریر | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مثل نورہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹۵ ج ۱۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر در المنثور | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مثل نورہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر در المنثور ص ۴۹ ج ۵)

میں امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرِّحْمَةُ فرماتے ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل | مَثَلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

سعد بن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرِّحْمَةُ (باقی اگلے صفحہ پر)

جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص ۳۳ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین النیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيِّ نُورًا وَسِرًّا جَامِنًا نَبِيَّ پَاكٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورٌ هِيَ اَوْ سُرٌّ هِيَ | (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن معقل، ابو مسعود انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۲)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ ان کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۲، تذکرۃ الحفاظ ص ۶۷ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۲۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ)

۱۷ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ و رباب خود سعید بن جبیر سے مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱۹)

۱۸ وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ نقیض)

دیانبہ اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مفسر پوری، مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ

اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات

کے لیے نشر الطیب سیرت خاتم الانبیاء سیرت المصطفیٰ، سراجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب

مَثَلُ نُورِهِ كِمَشْكُوتِ الْمُرَادِ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ تعالیٰ کے فرمان مثل نورہ مشکوٰۃ میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ۔ ذرقانی شریف ص ۱۳ ج ۳)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نُورُ
کتاب الشفار | السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فِي كَعْبِ احْبَارِ اور

ابن جبر رضى الله عنهما فرماتے ہیں
 الْمُرَادُ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ
 تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ
 مُحَمَّدٍ -
 دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
 مثل نورہ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے نور مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفار بتعریف حقوق المصطفیٰ ص ۱۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفار | میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فی ہذہ الآیۃ
 مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مثل نورہ میں اس کے نور سے محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفار ص ۱۳ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)
 اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَظْهَرُ أَنَّ لِقَالَ
 الْمُرَادِ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّحَ وَاضِحٌ اور ظاہر بات یہی ہے کہ اس آیت میں
 نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔
 شرح شفار ص ۱۳ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض

ذرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سبیلی کے بعد کوئی کتاب
 اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱ ج ۱) (فقیر محمد نسیا اللہ القادری عفرلہ)

نسیم الریاض میں علامہ شہاب الدین الخفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں **وَالْمَعْنَى امْتَلَأُ نُورَهُ** آئی نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور **مِثْلُ نُورِهِ** کے معنی النور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(نسیم الریاض ضالاج ۱، ص ۲۲۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ ہی فرماتے ہیں۔ **أَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا** بیشک یہاں نور کا اطلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض ضالاج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت سہیل بن عبدالقدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ **مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**

كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفار شریف ضالاج ۱، نسیم الریاض ضالاج ۱)

تفسیر محمدی غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس نے کعب احباروں و چہ معامل لیا یا جو نور اللہ و انبی محمد سینہ طاق بٹھرایا
تے دل اوسد قذیل جو شیشہ اندر طاق لگایا تے دیوا نور نبوت دل و رچ رکھ نبوت آیا
نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النوار کو اللہ تعالیٰ
سراجاً منیراً سراجاً منیراً کی صفت سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفار شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شامل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس

فن کی کتاب الشفاری حقوق المصطفیٰ قاضی عبیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ **وَالنَّبِيُّ نُورٌ** اور **سراجاً منیراً** اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نور اور سراجاً منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى
 اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲۲ ع ۳۶) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)
 بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے
 بلاتا۔ اور چمکادینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں۔

يُعْبَرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضَى
 ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا
 ہے۔ (مفردات ص ۱۲ ج ۱)

اللہ کریم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ
 سِرَاجًا اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا
 اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۱ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں کہ

سُمِّيَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ
 الْوَاحِدَ يُؤَخِّدُ مِنْهُ السِّرَاجُ
 الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ
 صَوْنِهِ۔ (زرقلی شریف ص ۳ ج ۳)
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج
 اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ
 روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں
 کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجاً منیراً کی تشریح
 کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں کہ

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ
 وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ
 لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي
 حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں
 سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاج (جلانے
 والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیراً

يَنْبُرُ مِنْ غَيْرِ احْتِاجٍ
بِخِلَافِ الْوَهَّاجِ -

فرمایا۔ کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشن کرے مگر جلانے نہیں بخلاف وہاج کے وہ روشنی کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلانا بھی ہے۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیم رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و تاج (جلانے والا چراغ)۔ منیرا جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور وہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۳ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات کو بھی اپنی نورپاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور

مبارک لوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

سَرَّاجًا لِكُونِنَا وَمُنِيرًا عَلَيَّا
وَجُودِنَا - (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر

قاضی سلیمان منصور پوری

کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں سہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

اے مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ مئی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری)

اے مفتی الہ آبادیہ مولوی محمد دہلوی صاحب قاضی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت

دکھش ہوتا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ جولائی ۱۹۴۲ء۔ ۱۹ مارچ ۱۹۴۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۲۵ ج ۲)
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی
 میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے جملہ سیارگان کا قبضہ اعظم جس کا طواف ان اجرام
 پر لازم ہے۔ یہی نیر اکبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اُس کی
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے نیر اعظم در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور میں دکھلاتا
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجاً منیراً کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے
 کہ جملہ سیارگان سماں نبوت کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب
 کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جہاں تک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی، رسوم کے اندھیر
 راج کی گھٹا۔ تعلیم کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد
 صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ خلار کو نورانی تعلیم سے دھندلے تذبذب کو
 دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیا
 کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش
 کر بیٹھے تھے۔ اب خود اصحابی کا لُجُومِ بَابِہِمُ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ثابت ہوئے۔ وہ جو
 عمایات سے راہ و رہنما گم کر رہے تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شہر چشم آفتاب کی روشنی میں چند صیا جاتے ہیں۔ اور بعض اُوم طبع رات کی تاریکی ہی میں
 پڑبال کھولتے ہیں۔ یہی حال اُن تیرہ درونوں کا ہے۔ جو الوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورتاً
 سے مستنیر نہیں ہوتے۔ مومنین کو تو اس سراج ربانی پر پڑا نہ وارنشا رہنا ضروری ہے۔

رحمت للعالمین ص ۲۲۸، ۲۲۹ ج ۲

ابراہیم میر سیالکوٹی | جو کہ غیر مقلدین و تابعی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیراً کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیراً (آفتابِ عالمیاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ سے نورِ قلبی حاصل کریں۔ (سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیراً کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیراً لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیراً ص ۱) ابراہیم میر تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیرِ معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے سَمَاءٌ سِرَاجًا لِأَنَّهَا مُبَهِّتَدَىٰ بَدَنِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِدِهِ فِي الظُّلْمَةِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج فرمایا ہے کیونکہ آپ کے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی حاصل ہوتی ہے (ص ۳ ج ۳) (سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی توضیح تمثیل کی نمایاں سُرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ باریکات آں سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سراجاً منیراً ہونے کی وجہ سے خزانہٴ روشنی ہیں اور اُنک مُرشد و شیخ یا پیر و استاد ہے۔ جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہونا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز کرنے والا ہو۔ پس ایسا پاکباز۔ متبع سنت۔ شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہٴ روشنی سے قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

لے صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھنا چاہیے۔ (فقیر قادری عفرلہ)

شعاعیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجاً منیراً ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھنوی ہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجاً مُنِيرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا نول و ارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی تاز بجلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔

(تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجاً منیراً کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس موقعہ

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے حضور کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جو اباعرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج المنہار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر سراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ وَسِرَاجًا مُنِيرًا کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ۔
(لسان العرب ج ۱۲ ص ۱۳)

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جائے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لیے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ بِالسِّرَاجِ الْمُبْصِحِ۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالوں کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا
أَوْ الْمُبْصِحِ۔

(سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے) یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ وَ
أَمْرًا ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتَ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعُدُهَا

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوتے ہو جیسے

إِلَّا مُعَانِدٌ (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے
سورۃ الاحزاب ص ۵۳) کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا رخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات

نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لقب ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا۔
اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور ادھر قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَسِرَاجًا مُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس وحدۃ

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابر کاتب نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ص ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و ہاج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا مِّنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی (ذات نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھیماپن نہیں کہ ظلمت شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوتے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا دسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازہ ہو کہ وہاں سے
 نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور
 حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت نبض
 حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ بینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے بلند
 محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا، نبض حدیث کا آن اشمس تجری فی
 وجہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ
 کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا
 جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزن نور
 (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔
 (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ۳۴)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

سرکانات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ | سید المرسین

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي**۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرّاس البیان ص ۲۳ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴۸ ج ۱، زرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

۱۔ سردار الوہاب بیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۴
۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱ مطبوعہ دہلی) ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۳۵ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی ملا علی قاری فخر الوہاب بیہ
ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میر سیالکوٹی نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزا سیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی فی والفقہ
علی صاحب نے بھی عطر الوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفر لہ)

بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۷۷، شرح قصیدہ امالی ص ۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶، اخبار المحدثین ص ۱۶، اپریل ۱۹۰۷ء، عطر الوردہ ص ۲۴، تفسیر حسینی ص ۱۴، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقا سنا دار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیا سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ
مِنْ نُورِهِ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب
اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق۔ مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۲۱،
مطالع المسرات ص ۲۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸، الوار المحمدیہ ص ۹، عقیدۃ المشدہ ص ۱، نشر الطیب
ص ۶۵، از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵، از ابن حجر مکی ص ۱۵،
شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اے اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۱۷ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثین ص ۳۹۲)
۱۸ دیوبندی حضرات کے مفسر اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب ص ۱۵ مطبوعہ
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب مزار الوہابیہ شمارہ اللہ ترسری کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور
میں ایک نور تھا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ
خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
أَلْفَ عَامٍ۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱، زرقانی شریف ص ۱۹، ج ۱، جواہر البحار ص ۶۷، انوار المحمدیہ
ص ۹، نشر الطیب ص ۶، تفسیر روح البیان ص ۲، ج ۲، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۱۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ ذَنْبِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
دعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے محلات
ردش ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

أَنَا دَعْوَةٌ أُنِيَّ أَبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ
أُمِّي حِينَ حَمَلْتُ بِي أَنَّهُ
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ
قُصُورُ الشَّامِ۔

(دلائل النبوت بہیقی ص ۱، ج ۱، دارمی شریف ص ۱، ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، ج ۱،
تفسیر ابن کثیر ص ۳۶، ج ۴، زرقانی شریف ص ۱۱۶، ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۴، ص ۱،
سیرت حلبیہ ص ۱، ج ۱، البدایہ و النہایہ لابن کثیر ص ۲، ج ۲، سیرت النبویہ للذہبی ص ۲،
مشکوٰۃ شریف ص ۵۔)

مخدومہ دارین سیدہ طیبہ
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عنها جو کہ سید الكل ہادی سبل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ ہیں
فرماتی ہیں:-

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورَ الشَّامِ

جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے
اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ -

میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور
روشن ہو گئی ہے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۴ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات
مفخر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا فَصَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز
روشن ہو گئی۔

(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۲ ج ۸،
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳ ج ۱، انوار

لخصائص الکبریٰ لعلامة السيوطي، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلامة الحلبي، زرقانی
لعلامة محمد بن عبد الباقي به ایسے مستند محدثین کی مستند کتب میں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور
دہلوی غیر متقدمین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۸۸۔
۲۴-۲۵-۲۶۔ دہلیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمة للعالمین، جلد دوم کے صفحات ۲۷۸-۲۸۰-۱۰۶۔
۲۵۰-۲۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان کتب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ،

المحمدیہ ص ۱۶، البدایہ والنہایہ ص ۲۶۴ ج ۲، ما ثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج

فرمائی ہے کہ :-

إِنَّ أُمَّهُ رَأَتْ حَيْنَ وَضَعَتْهُ
نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورَ
الشَّامِ

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب اہنوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنم تو حضور
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے۔

کتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،
مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحدثیہ ص ۱۶، ذرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ما ثبت من السنۃ
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج

فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

إِنِّي رَأَيْتُ خَرَجَ حَيْتُ نُورٍ
أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورَ الشَّامِ

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۰ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزا سبزواری کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی
ہے دیکھئے شہادۃ القدر ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصحیح عن القبر المسیح ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن و رحمت میں اچھکے ہیں۔
۱۰ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۱۵ ج ۱ میں درج کی ہے (فقیر قادری

(دلائل النبوت بہقی ص ۲۹۵ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفسر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نشر الطیب ص ۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ ٹھوسے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھے لیئے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ آدَاةً بَنِيهِ
جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

سے سزاوار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث کے سمجھو تھے۔ (اخبار المحدثات ص ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء) نیز ان کی تصنیف لطیف نشر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ص ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ص ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء)

۳ اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بیٹک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری) لے عارف حقیقی علامہ سیدی عبدالوہاب شاعرانی قدس سرہ الرابانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ بچھتر مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبر ص ۲۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ يَسَارِي فَضَائِلَ لِبَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ
أَحَدٌ وَهُوَ أَوَّلٌ وَهُوَ آخِرٌ
وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ .

رخصائص البكري ص ۹۳ ج ۱ مطبوعہ:

سعودی عرب

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی۔
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَلَمَّا أَلْقَيْنَ آدَمَ بِأَمْرٍ
أَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهِ شِيثَ
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ
بَارَكَ وَتَعَالَى أَمْرِي
أَنْ أَخَذَ عَلَيْكَ عَهْدًا
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي
أَوْحَى بِي وَجْهَكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے
اپنے بیٹے حضرت شیش علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری
پیشانی میں جلوہ گرہے کہ تم اس کو پاکیزہ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۷۶)

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان من الاعیان و فی الحدیث
من الحفاظ ما علمت ان احدا من العلماء تصنف هذا الرجل۔ محدث ابن جوزی علوم قرآن اور
تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲)

سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مانی آمنہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ البجیۃ والشراف نے ابھی اپنے قدم میمنت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سرور ظہور فرمائیے۔ اے

خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جاتیے۔ اے

رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ

رونق افروز ہو جاتیے۔ اے رسول اللہ

تشریف لائیے۔ اے خیر المخلق جہان کو منور

فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز

ہو جاتیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ

تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ

علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند

چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوتے۔

الصلوۃ السلام علیک یا رسول اللہ۔

إِظْهِرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ

إِظْهِرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ أَظْهِرْ

بِأَرْحَمَةٍ لِلْعَالَمِينَ أَظْهِرْ

يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَظْهِرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِظْهِرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ

إِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ أَظْهِرْ يَا مُحَمَّدَ

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ فَظْهِرْ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ

الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۷۴)

۱۔ اِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اُمّہات المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ كَاعْتِقِدِه

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ ^{سیدہ} _{طیبہ}

عارفہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ أُخِيْطُ فِي السَّجَرِ
فَسَقَطَتِ الْاِبْرَةِ فَطَلَبْتُهَا
فَلَمَّا قَدِرْتُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ
بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهِ قِصَصُ الْاَنْبِيَاءِ ۲۶۶،
كے نور کی شعاعوں سے سوئی مل گئی۔

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوئی
گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سوئی نہ ملی۔
اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مکہ میں تشریف لائے تو ان کے چہرہ مبارک
حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں
کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

كُنْتُ اَدْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْاِبْرَةِ
حَالِ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سوئی میں
دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

(قصص الانبياء فارسی ص ۲۶۶، خصائص الکبریٰ للسیوطی ص ۱۵۶، حاشیہ نسیم الرماض ص ۲۲۸، مطبوعہ مصر،
علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسْرُورًا وَ
أَسَارِيرًا وَجْهَهُ تَبْرُفٌ
(دلائل النبوت ص ۵۲ اج مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ
کے چہرہ انور کے خدو خیال سے بھی بجلی کی
طرح نور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خفاجی علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و مابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخہ کات رہی تھی میں
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔
اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ
میں سر اپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ
حضور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا نور ہے۔
(اس پاک نظارہ نے مجھے سر اپا چشم کر دیا ہے)

اے خنک چشمے کہ او حیران دوست
دے بہایوں دل کہ آں قربان دوست

لے مفسر الوبابہ مولوی محمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی بائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ محدثین اور
مؤرخین مفلسفراس کی صحت مبرتری کے مقرر ہیں۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹، ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء)

بُخدا اگر ابو کبیر بذنی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَمَبْرِيٍّ مِنْ كُلِّ غَبْرٍ حَيْضَةٍ وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَائِ مُعْضَلٍ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى اسْتِرَاةٍ وَجْهٍ بَسَقَتْ كَبْرَتِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے درخشاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عاتشہ کی پیشانی کو چوما۔
(رحمۃ للعالمین ص ۱۹۶-۱۹۸ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، اہلیۃ الاولیاء)

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدومہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضِعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔
ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں
میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۷، زرقانی شریف، موابہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱)

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صديق رضى الله تعالى عنه کا عقیدہ | علامہ احمد قسطلانی
قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صديق رضى الله تعالى عنه فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهَهُ رَسُولِ اللَّهِ
رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ كَارِخ
كَدَارَةِ الْقَمَرِ - رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ۶۸۹، انور چاند کی طرح منور تھا۔

انحصار الکبرایہ ج ۱، مواہب اللدنیہ ج ۲۵، انوار المحمدیہ ج ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم،
سیدنا صديق اکبر رضى الله تعالى عنه آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔
أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ بِأَلْحَيْرِ يَدْعُو
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَائِلَةَ الظُّلَامِ
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اور یحییٰ کی طرف بکمانے
والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل
کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ج ۲۲۵، ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۱ لنبھانی)

سیدنا علی المرتضیٰ رضى الله تعالى عنه کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ، مشکل
خدا، مشکل کشا، کرم اللہ

تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، محمد
مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ

تَنَایَا ۵

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی
كَانَ عَرَقٌ وَجْهَهُ اللَّوْلُؤُۥ -
(دلائل النبوت ص ۱۸ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) ۷۹۲ تھے۔

سیدنا واما منا حسن مجتبیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سیدالاش
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بند
رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْمًا مَضْحَمًا
يَتَلَاؤُ كَوْ وَجْهَهُ تَلَاؤُ الْقَمِي

اے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۹۳ ج ۱ شامل ترمذی ص ۳ پس واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر قادری عفرۃ)

اے بتلاؤء کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

لَيْلَةَ الْبَدْرِ - رات کا چاند چمکتا ہے۔
 (مجمع الزوائد ج ۸، شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، جواہر البحار
 ص ۳۵، دلائل النبوت ج ۲۲، نشر الطیب ص ۱۱۸)

سیدنا علی المرتضیٰ امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے
 بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -
 کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي
 میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
 سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے
 أَلْفَ عَامٍ - حضور میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱۱، زرقانی شریف ص ۱۱۹ ج ۱، الوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۱۱۱ للنہجانی،
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | غزوة تبوک سے فتح و نصرت
 حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) ————— معنی یتلوا یعنی

ویشرق كاللؤلؤ قوله تلالوا القمر ليلة البدر ای مثل تلالوا القمر ليلة البدر یعنی
 یتلوا کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور تلالوا القمر ليلة البدر
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ نور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند
 چمکتا ہے۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

لے دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے۔ دو دیکھئے
 نشر الطیب ص ۱۱۸ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک بھی مستند
 ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

سُرِّ كَانَاتٍ، مَفْحَرٌ مَوْجُودَاتٍ مَبْنَعٌ كَمَالَاتٍ مُحَمَّدٌ مُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْحَيَاتِ وَ
 التَّسْلِيمَاتِ مَدِينَةُ مَنْوَرَةٍ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت
 مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شانِ اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت
 رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیئے جاتے ہیں۔ جن سے
 عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا
 ہے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین
 نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
 الْأَرْضُ وَصَاةٌ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
 فَخَنُّ فِي ذَاكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ
 وَسَبُلُ الشَّرِّ شَادِنُ خَشْرَاتِ

کتاب الوفا ص ۲۵ ج ۱، خصائص الکبر ص ۹۷ ج ۱، النسان العیون ص ۹۲ ج ۱، سیرت
 النبویہ ص ۲، جوہر البحار ص ۲، النوار المحمدیہ ص ۱۶-۸۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲،
 مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب، مستدرک ص ۳۲۶ ج ۳، البدیہ والنہایہ ص ۲۵ ج ۲، نشر الطیب ص ۹،
 کتاب الملل والنحل ص ۲۴ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۶ ج ۸، تلخیص المستدرک ص ۳۲۶ ج ۳۔

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔
 اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور
 ہو گئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔
 (نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيَاي كَالنُّورِ
 نَبِيٌّ پَاكٍ صَا حِبِّ لَوْلَاكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَائِهِ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۲۷ خصائص البکر ص ۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۲۵، مجمع الزوائد ص ۲۹ ج ۸، شمیم الجیب)
علامہ ابن عبدالبر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن وائلہ کنانی نے سیدنا
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے
أَنَّ النَّبِيَّ كَهُوَ النَّوْرُ الَّذِي كُنْتُ
بِهِ عَمَائَاتُ مَا ضِينَا وَيَا بَيْنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے
انگلوں اور پچھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۴ ج ۱)
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکان، محبوب
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّ النَّوْرُ
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ
نُورٌ عَلَى نُورٍ -

بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸۲ ج ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ)

اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَاؤُ
فِي الْجَدْرِ (عصيدة الشہدہ ص ۱۰۰) ،
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تہنئہ فرماتے تو دیواریں آپ کے نور مبارک
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۲۱۰ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۳ ج ۱ - حجتہ اللہ
علی العالمین - شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ ، حاشیہ شمائل ترمذی ص ۱۴ ، شرح لملا علی قاری بر
حاشیہ نسیم الریاض ص ۳۳۸ ج ۱ ، مدارج النبوة ص ۱۲ ج ۱ ، انشر الطیب ص ۱۳۳ ج ۱ ، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸۹
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں -

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۰۵ ج ۲ ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ دہلی ، خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ ،
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹ ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۲ ، ترمذی شریف ص ۲۰۲ ج ۲ ، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۸ ج ۱ ،
انوار المحمدیہ ص ۲۸ ، جواہر البحار ص ۴ ج ۱ ، سیرت حلبیہ ص ۲۳۴ ج ۲ ، خصائص الکبرایہ ص ۱۸۴ ج ۱ ،
مدارج النبوة فارسی ص ۸۰ ج ۲ ، طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱ ، مستدرک ص ۳۰۳ ج ۳ ، تلخیص المستدرک ص ۱۳۰ ج ۳

لہ علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ
فِي الْإِسْرَاقِ وَالتَّوَرِّدِ (نسیم الریاض ص ۳۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

لہ مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ (فقیر قادری)

یوحیٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل
الصلوة و التسليم نے جب اپنے دونوں ہاتھ
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں
مبارک نعلوں کی سفیدی دیکھی۔

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ
وَشَرِيكَ سَمِعَا اَنْسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ
اِبْطِيئِهِ۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۶۵ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص
دلائل النبوت ص ۱۸۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۵۱ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے
استسقا کے کسی اور دعاء میں اپنے مبارک
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے
کہ آپ کی مبارک نعلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا
فِي اِلِسْتِسْقَاءٍ فَانَّهُ يَرْفَعُ
حَتَّى يَرَى بَيَاضَ اِبْطِيئِهِ۔

حجۃ الاسلام علی السالمین ص ۲۸۱

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱ مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۱ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹۱)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللُّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

لہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیراً روشن آفتاب کیا ہے۔
(مرقات) علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سحیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزہرۃ
فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضاً زہرہ لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شامل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّوْعُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص
البحر ص ۱۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۱۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سید العالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلوٰۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَيْتُ جَبِينَهُ
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّبْحِ الْمَتَوَقِّدِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۱۶ ج ۱، زرقانی شریف ص ۴ ج ۲، الاستیعاب ص ۳ ج ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا!
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشيء احسن من شعر
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)
لے قاضی سلیمان منصور پوری وہابی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے۔ جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرہ)

مبارک نور سے مستنیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷۵ ج ۳، مطبوعہ مصر)
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں نے حضرت حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بارگاہ مصطفوی میں پیش کردہ شعر البدایۃ والنہایۃ میں درج کیا ہے۔

وَأَفِ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ أَلَمَاجِدٍ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ
ہے آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷، البدایۃ والنہایۃ ص ۲۳۶ ج ۳)

امام اہل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی
سیدنا حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَعْرَسَ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ نُوْرِ یَلُوْحُ وَیَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی
طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹۲ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بارگاہ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

مُوْیَبِّقٌ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بجلی کی طرح چمک رہا ہے

لے امام ابن کثیر کی کتاب البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ جات فخر الوہاب سید ابراہیم میسرسیا کوٹی نے بھی دیئے
ہیں۔ (دیکھئے سراجنا منیرا ص ۱۲۱، ص ۱۲۲)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَسَّ اسْتَنَادَ وَجْهَهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ قَسِيٍّ - اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

(صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶۵ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۱۸، نسیم الریاض ص ۳۳۹ ج ۱، دلائل النبوة ص ۵۳ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، از ابو نعیم حجة اللہ علی العالمین ص ۴۸۹ منتخب الصحیحین للنعمانی ص ۱۳۸)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو انہوں نے حضور پر نورؐ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدُّ نَاةٍ وَ لَوْ رَأَى اللَّهُ يَجْلُو !
وَجَعَلَ الظُّلْمَاءُ عَنَا وَالْغَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔
(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ
بَيَاطَ بَطْنِيهِ - سیدمسلان فخر کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ
التحیۃ والثناء نے دعاء فرمائی اور اپنے
دونوں نورانی دست مبارک اٹھاتے تو میں
نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی
(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقین نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات،
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

والتسلیمات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
 وَيُظْهِرُ فِي الْبِلَادِ دِيَاً نُوْرًا
 يَقُوْمُ بِهِ السَّرِيَّةُ اَنْ تَمُوْجَاً
 اور مشہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
 محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ
 لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں۔
 لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
 کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ
 ص ۱۲۴ ج ۱
 جب رسول معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ
 کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور
 منور ہو گئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے
 بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
 عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ

الکبیر و براء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلوار کی طرح تھا تو حضرت
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا يَلِ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 وَ كَانَ مُسْتَدِيرًا۔ (حجۃ اللہ ص ۶۸) کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔
 نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ نور سورج اور چاند

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، شمائل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار
 المحمدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، شفا شریف ص ۳۹ ج ۱، خصائص

الکبرای ص ۱۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۲۱ ج ۲، دارمی شریف ص ۳۲ ج ۱، انشراح الطیب ص ۱۳۴
منتخب الصحیحین ص ۱۳۶

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى
الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ أَوْ
فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي
مِنَ الْقَمَرِ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو سُرخ حُلّہ مبارک لیے ہوتے دیکھا اور چاند
بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں
رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف
اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت
اور حُسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمالی ترمذی ص ۱۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۲۵
ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۴، رحمۃ للعالمین
ص ۲۴ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروع مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے
قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال باکمال وے خیرہ
میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے
بیچکس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبودے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے
آنکھ چنڈھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حُسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبجانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا تمام
نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر
نہیں ہوا۔ اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا
تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ (النور المحمّدیہ) دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامَ حُسْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامَ حُسْنِهِ لَمَا
أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُؤَيْتَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا برابر بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری
نے روایت نقل فرمائی ہے

کہ سیدنا برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور کواری کی طرح چمکدارتھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
لَا بَلُّ مَثَلِ الْقَمَرِ۔
نہیں! بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،
خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۹ ج ۱، النور المحمّدیہ ص ۱۲، مدارج النبوت
فارسی ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۴۸۸

چاند اور سورج کی تشبیہ کے متعلق محدث تلامذہ قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے
ہیں کہ

رسول انس و جہاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو
سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعرانہ
اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے
وگر نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی
برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

تَشْبِيهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ
بِنُجُومِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ
الشُّعْرَاءِ وَالْعَرَبِ وَ
إِلَّا فَسَلَا شَيْءٌ يَمَّا
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَأَحَبُّ
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ۔

(جمع الوسائل بشرح الشامل)

جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام جلال الملئہ والدين سيوطي رحمه الله
تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

إِذَا سَجَدَ يُسْرَى بِيَاضِ الْبَطِيَّةِ -

(خصائص البكره ص ۱۵۷ ج ۱ طبرانی ص ۹۸)

يَعْلُو بِيَاضِهِ النَّوْرُ وَالْأَشْرَاقُ

(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ
فرماتے تو آپ کی بطنوں کی سفیدی دکھی جاتی تھی
ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی
تھی۔

نیز فرماتے ہیں

إِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا أَلْبِيَاضِ

(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد
ہے۔

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بِيَاضِهِ النَّوْرُ وَالْأَشْرَاقُ -

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نبی اکرم الزمان
محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ
کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب
مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبد البر
کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔
دبستان المدینہ ناری ص ۶۸) فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب سے کثیر تعداد
میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سراجا منیراً (ص ۱۱۱، ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

وَعَلَيْكَ مِنْ سِعَةِ الْمَلِكِ عَلَامَةٌ
نُورٌ أَعْرَسُ وَخَاتَمٌ مَحْنُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
دہا بیہ نجدیہ کے مشہور
محقق قاضی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -
یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔
(رحمۃ للعالمین ص ۲۷۳ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
سرور کائنات، باعث تخلیق
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحیات والتسلیمات کی بارگاہ بکس پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

نے یہ روایت دہا بیہ ہی کے ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۳۹ ج ۱ پر
درج کی ہے۔

۲ دہا بیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
رُخ نور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا۔ جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعدد احادیث میں
مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۸ ج ۱)
۳ یہ شعر نواب صدیق جھوپاوی نے اولہ المسائل ص ۱۲ پر بھی لکھا ہے۔

عنہ نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصبہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

إِنَّ التَّسْوِيلَ لِنُورٍ يُسْتَضَاءُ بِهِ
مُهَنْدٌ مِنْ سَيْوْفِ اللَّهِ مَسْلُوكٌ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے نیگی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۱ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۳، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۳
علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهَنْدٌ مِنْ سَيْوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

تو خدا کے محبوب دانائے غیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهَنْدٌ مِنْ سَيْوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

قاریں کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرمادیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بہت دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اس پر آپ خوش ہیں۔

فَصَلَ اللّٰهُ عَلَى نُوْرٍ كَرُوْشِدٍ نُوْرٍ لَا يَپِيْدُ

زَمِيْنٍ دَرَحْبٍ اَوْ سَاكِنٍ فَلَكَ دَرَعِيْنٌ اَوْ شِيْدَا

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت کیا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَاحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَسِيَ أَبْطِيئَهُ -
 نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں ہاتھوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔
 (صحیح بخاری ص ۱۶۸ ج ۲، ص ۹۴ ج ۱)

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْوَالِدُ يَقْلُنَ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا!
 مِنْ تِنْيَاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا اللَّهُ دَاعٍ

البدایہ والنہایہ لابن کثیر

کتاب الوفالابن الجوزی ص ۲۵۲ ج ۱

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۲۵۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ

ص ۲۳۲ ج ۲، ص ۲۲۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳۳ ج ۲

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے

سیدنا عوف بن ابو جحیفہ کا عقیدہ

ہیں کہ سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

وَحَدَرَ جَ وَسُؤْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِي
أَنْظُرُ إِلَى وَبِضْرٍ سَاقِيهِ

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
باہر تشریف لائے اور آپ کی پنڈلی مبارک
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

(صحیح بخاری شریف ص ۱۸۱ مطبوعہ مصر)

وہی چمک اور نورانیت ہے۔
محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف
میں تحریر فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ
أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ
الْأَثَارُ الصَّحِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَنْسِ بْنِ
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبِسْأَاءِ
بْنِ عَازِبٍ وَعَالِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی صورت مبارک کہ حسن و جمال اور
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔
جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، برار
بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن

بہ غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض
بن موسیٰ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ تفسیر حدیث و سایر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۲)
۳۷ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب
کے دیکھنے سے ان پر ایک وحشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان
کی اس حالت کو آثار گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط بکڑے رہو اور
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت
ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ابی ہالہ، البرجمیہ، جابر بن سمرہ، ام معبد،
ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،
عدار بن خالد، غریم بن نایک، حکیم بن حزام
وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَةَ وَابْنِ جَحْفَةَ وَجَابِرِ
بْنِ مَمَّاتَةَ وَامِّ مَعْبِدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ ابْنِ
هَالَةَ وَمُعْرِضِ بْنِ مُعَيْقَبٍ وَابْنِ الطُّفَيْلِ
وَالْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ وَحُسَيْنِ بْنِ نَائِكَ
وَحَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
مُسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور
برق کے اولوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے
آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک
دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَرْنُ
مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَرْنُ
مِثْلِ الْغَامِرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
كَالتُّورِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَائِيَاهُ

شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین نے آقائے نامدار حبیبِ کریم کو گوارا احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ - ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں
کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

أَنَا وَسُعُوتُ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ
وَبُشْرَى عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ
بَنِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ

۱۔ اس روایت کو دہلیوی کے مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۷
میں بھی درج کیا ہے۔
(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ -
تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور
نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن
ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۳ ج ۳،
مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، جواہر البحار ص ۱۱۳،
سیرت النبویہ للرحلان ص ۳، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱۳ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۱۳ ج ۱،
سیرت ابن ہشام ص ۱۶۶ ج ۱

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ
القوی روایت فرماتے

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ
أَسْتَعْنِي بِهِ عَنِ
الْمِصْبَاحِ -
جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ
کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں
رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا۔ کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (بیان المیلاد النبوی ص ۵۲)
نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن
ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور
عظیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ میں حضور پر نور

نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اس وقت حسین منظر یہ تھا۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ فَخَسَّجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُورٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالَ السَّمَاءِ۔

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا حسن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا مناسب سمجھا۔ پھر میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

(مواہب اللدنیہ ص ۲۸ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۹)

سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقیفہ سے جن کا نام فاطمہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُ إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِذِنْتُ لِقَوْلِ لِيَقَعَنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَضَعْتُ خَسَّجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریف

کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔ آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ص ۱۹) پس جب ان کو میں نے جنتا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفاء شریف ص ۲۱ ج ۱، خصائص البکر اے ص ۱۱۳، مواہب

اللذنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۸، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲، ۹۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۱۸

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَأَصَابَ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى
بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔
مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے
مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض
مخلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۳ ج ۱، خصائص الجبرائے ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۸، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت زین بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضرت ابو عبید رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ حضرت زین بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

يَا بِنْتِي كَوْرَ آيَتِهِ دَايِمًا
الشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔
اے بیٹی! اگر تو ان کے حسن مبارک کو
دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھا کہ سورج طلوع

ہو رہا ہے۔ حجۃ التذلل علی العالمین ص ۴۸۹، دارمی شریف ص ۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱

دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، خصائص الجبرائے ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۵ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المحرمہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۴۲ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳
ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ | علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی
 تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں
 میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریا
 شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی
 عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں
 ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ البیروت ص ۱۵۶) وہابیہ کے ہفت روزہ الاعتصام میں
 ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مورخ، لغز گشا، شاعر اور سخن گار ادیب
 بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔
 علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی
 تصانیف کی فہرست تین صفحات میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی
 محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان القاب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ
 الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتأخرۃ (ابن الطالع)، علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید
 زمانہ و حامل لواء السنۃ فی آوانہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان)، علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے
 ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفته محدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضواللذی)
 علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)
 فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمۃ الحفاظ حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح
 سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹۷) وہابیہ
 کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ
 اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)
 (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

واپس آئی تو ابواسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمَّا
اَدْقَبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ -
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۶،
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، خصائص لکبرائے
ص ۴۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۵۳ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و
صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے

حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ درشب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ ویدیم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ دشواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن بامی

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لہ دیوبندیوں اور ولایتیوں کے حتم علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں کَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَالْمُضَلِّ وَالْفَحْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَثِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ وَالْمُتَابِعِينَ اِلَى وَقْتِهِ قَا حَادِثِيهِ وَاَحْسَنَ - (سیرت النبی ص ۲۹) سرر الولاسیہ نواب صدیقی حسن خاں

مہوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔

(خطبات ماہ اس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوٰۃ والسلام کا انتقال پر طلال ہوا تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آقا و مولا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُرْتَضَى لِلْهُدَى وَالْتَقَى

وَاللُّرْشِدِ وَالنُّورِ بَعْدَ الظُّلْمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ مجسمہ ہدایت اور تقویٰ
میں اور جو ظلموں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

لَفَقَدِ الْمُصْطَفَىٰ بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالْمَنَارِ کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں

(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضور پر نور۔ نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان سیدہ

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاحْتَفَلِي وَسُخِّي وَاسْجُمِي

وَآبِكِي عَلَى نُوْرِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمُصْطَفَىٰ بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۲/۲۲۷، ۲۲۸ ج ۲)

سیدہ ارومی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر لال پر آپ کی چھوچی جان ارومی بنت عبدالمطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و اہم
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ وَمَعَاجِمِيْعًا
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ۲/۲۲۵ ج ۲)

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر لال پر ظاہری

فرقت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان
کرتی ہیں۔

سے فخر الوبابہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔
ام ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ اور جو
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے مکہ شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے
اپنی تاریخ البدیۃ النہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا۔
اور اپنے مولیٰ اور مہنتی زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسام بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے۔ حضرت ام ایمن کا نام برکت تھا اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابع میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)

حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

نبی پاک صاحبِ لولاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحابہ حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)

ناظر فرمائیے کرام: مندرجہ بالا احادیث شریفہ دیوبندی، غیر مقلد و ہابی اور اہلسنت و جماعت بریلوی حضرت ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی آخر الزمان سیاح لامکاں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نور تھے۔ سرور کائنات احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ناجی اور حنبلی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و اصحابی یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمان مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ راستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا اُترا۔ میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ ج ۱ - اصحابہ - البدایہ والنہایہ)

پنچاچھ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی سر فرید خان گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفد اربعہ میں سے ہر ایک کا قول قابل اقتدار ہے۔ ان کا منفرد قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیرہ امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر مقلدین و ہابیوں کے محدث اور مجتہد عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوال صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سالہ الہدیت ص ۳۴)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبان عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اُس میں ان کے واقعات مذکور ہیں وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سر نہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)

حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ الہدیت ص ۳۵)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر چلنے والا فریق حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ الہدیت ص ۳۶)

قاری کرام:- احادیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو الہدیت کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوانی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے ابھڑیٹ رہ سکتے ہیں؟

امر تسری صاحب لکھتے ہیں کہ ابھڑیٹوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل ہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفوی اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔
(ابھڑیٹ دہلی ص ۲۱۱ کاظم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔
(الاقصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۶۵)

لینڈا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

ناظرین صحیح کو امر: حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

مَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ تُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لِأَخَايَةِ
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءً صَلَاةً دَائِمَةً بَدَاؤًا مَكَ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا. (افضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ نُورُهُ سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے
علامہ فاسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خُلُقٍ وَهَذَا الْاَصْلُ فِيهِ
وَالْاَمْرُ بِمَعْنَى فِيْ اَوْعِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيْرًا وَيَحْتَمِلُ
ذَالِكَ هُنَا وَلَاشَكَّ اَنْ كُلَّ مَخْلُوْقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ نُورُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ وَمِنْ نُورِيْ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ کہ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ اللہ تعالیٰ

کہ علامہ نبجالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص

ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)

نیز امام سخاوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین عینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اُس سے
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اُس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
اور تمام مشکل امور اُس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ المحمدین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی۔ اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔
(جذب القلوب فارسی ص ۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کا درود ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی دین کے معنی میں ہے
یا محمد (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور امداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰت
میں لکھا ہے سیدنا عوث اعظم عوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معنویت
میں ایک اور درود شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ
مبارک کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ
الْبَهِيِّ وَالْبَيِّنِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ اَنْوَارِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ۔
(افضل الصلوٰت ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخِ النُّورُ كِي تَجَلِّي جَوْمُكَ نِي وَبُحْيِي!
رِه كِيَا بُوْسُوْهُ نَقْشِ كَفِي يَا هُو كَرِي!

اے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت، مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانوی بھون سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائتہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَتْسِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَالِكٍ (تھیدۃ النعمان ص ۲۳)
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

لے وہابیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داؤد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سالہ اجمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اس
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا
ہے۔ ائمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً کچھ لکھا ہے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن بائیں ہمہ ہم
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا
عَامِلًا وَرَعًا زَاهِدًا عَابِدًا إِنَّمَا فِي عُلُومِ النَّسْرِ لِعَلَّةٍ۔ یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲۵، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱۱
مطبوعہ لکھنؤ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا
وَرَعًا عَالِمًا عَامِلًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ دین کے پیشوا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار، عالم باعمل
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱)، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی امام الوہابیہ حافظ عبد المنان
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میر اور ثناء اللہ امرتسری کے اُساد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اے جلوہ نور خدا اے نور ذات کبریا ہے نور سے تیرے بجایا ہ منور کی ضیاء
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی! مہر درخشاں میں نہ تھی گرتو نہ ہوتا جلوہ زرا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ | علامہ ابراہیم
بیجوری اور علامہ

محمد بن قاسم حبسوں علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آئمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ داتا گنج ابلی حدیث
۴۲۴ بہت روزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے: اَمَانًا
وَسَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ نيز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی
ہے۔ (معیار الحق ص ۵) وہابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج امت، امام اعظم
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد زاہد متقی اور متورع تھے اور خوف الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا
امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف
اور آپ کے کمالات امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کامل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوت محمدیہ کی
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۹، ۱۰)
اکابرین وہابیہ شمار اللہ امرتسری، ابراہیم میر، داؤد غزنوی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء۔ احیاء المیت ص، الاعتصام ص) فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر
سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑیں نہیں (احیاء المیت ص ۱)
اے فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عامر احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد خدرم اللہ اجمعین اور دیگر کبار
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے
علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ
ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ
لَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ
إِلَّا غَلَبَ ضَوْوُهُ عَلَى ضَوْءِ
السِّرَاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہ
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوتے
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث صحیح کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے نقیبہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت
سے صلحائے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی
بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۶۸-۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تنبیہ
بن سعید بنی بعلانی جو اصحاب ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیر اہل زماننا ابن المبارک
ثمہ احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل ہیں (بستان
المحدثین فارسی ص ۵۷) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ
مِثْلُ بَنِ الْمُبَارَكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۷) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
اور مولوی اشرف سندھو بلوکی جو کہ دہلیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک
دور چند اشخاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلب علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق
حدیث تثنائیں اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۷ علمائے اسلام ص ۷۱)

(سیرت حلبیہ ص ۲۳۷ ج ۳، شرح شمائل محمدیہ ص ۲۲ فوائد حلبیہ ص ۳۶ ج ۱)
خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی
محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی
ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان
شاہد مبارک، نور الامم اور اللہ تعالیٰ کے
ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس
سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الخلائق
ممبر اعلیٰ کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

فَهُوَ السَّارِحُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي
وَالْمُهْدِي وَالْمُرْتَضَى
وَالْمُخْتَارُ وَالنُّورُ
الْمُبِينُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ
وَالْمُبَارَكُ وَالنُّورُ الْأَمَمُ وَالنُّورُ
الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

لہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے
فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔
خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند
شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے
گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں
کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام کو جبر الوالد ص ۶، ۲۹، ذریعہ ۱۹۵۲ء)
حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف
فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، دقائق، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت
اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس
سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ برستان ص ۱۸)

البشر و محجة الله على الخلق وخير
الخلق صاحب المنبر الاعلى والكر
ولد آدم حبيب الرحمن -
کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محرم
و اے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۰۰)

اب دوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
صبر قعہ تجلی علی ذالک الحمی
وہ جھڑٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت
میں میری عقل خود رفتہ ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۰۰)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام
ابن بنت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں
قال الأشعری انه تعالى
نور ليس كالأنوار والروح
النبوية القدسية لمعة من نور
والملائكة شررتك الأنوار
وقال صلى الله عليه وسلم
أول ما خلق الله نوري
ومن نوري خلق كل
شيء -
علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اس نور کے چمکے ہیں
ہیں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۱ مطبوعہ مصر)

امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوو اسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس تک پہنچی ہے۔ آپ ۲۷ھ میں بصرہ میں پیدا
ہوئے اور ۳۳ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِيْمَادِ
لَا مَرَكُنُ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي -

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

تفسیر نیشاپوری صفحہ ۸ ج ۱ بر حاشیہ
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيُّ لَيْضِي فِي الْجَدِّ رَأَى
لَيْسَ لِقُ نُورُهُ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا
كَإِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -
(مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۱۔ دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہم مرتبہ تھے (سیرت النبی ص ۱۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل، جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن مفتی کفایت اللہ دہلوی مفتی محمد شفیع کی صدقہ بھی ہے کے صفحہ ۲۳ پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیانہ و ہابہ مثلاً اشرف علی تھانوی مفتی محمد شفیع شبلی نعمانی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی سلیمان منصور پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے واضحی سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور والینیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَدِيدًا نُورِيًّا كَيْتُ يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔

زرقانی شریف ضلع ۲۱
قسم شب تار میں ازیہ تھا کہ جب اُس کی زلف و تا کی قسم

بے کلام الہی میں شمس وضعی تیرے چہرہ نور فرزا کی قسم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِأَدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔

(تفسیر کبیر ط ۳ ج ۲، جواہر البحار ص ۲۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

قَدْ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ بِهِ الْحَدِيثُ

لے فخر الوابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے استاد محترم حاصل لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(فقیر الوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری عفرہ)

(الہدیت امرتسر ص ۲۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

الصَّحِيح - (حَدِيقَةُ نَدْوِيَّةِ شَرْحِ طَرِيقَةِ مُحَمَّدِيَّةِ) صَحِيحُ حَدِيثِ شَرِيفِ مِيسِ آيَا هِيَ -
سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی
 قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

لے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام
 ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذاتِ گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی
 ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں
 ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی
 زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۵۸ یکم جنوری ۱۹۵۵ء) محدث الوہابیہ
 عبداللہ وپڑی لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید
 اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی
 کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی
 شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المحدث لاہور ص ۳
 ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھتا
 ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبداللہ
 السمرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیانہ صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے
 نابغہ روزگار علماء و فحول اساتذہ اور کبار فقہاء سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی
 تھی۔ (الاعتصام ص ۵۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و
 اسرار کے خزانے بہناں ہیں۔ (الاعتصام ص ۳ جون ۱۹۵۵ء) امام الوہابیہ والدیانبہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب
 علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز القاب لکھے ہیں (صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۳۲) قاضی سلیمان منصور
 پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ ج ۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف
 ثانی مجدد وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی خرابیوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح
 کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنا بریں حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار
 سوالات کیے اور ثانی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲۱ جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارکہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم با وجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشته است کما قال علیہ وَعَلَى آيِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَلَقْتُ مِنْ نُورٍ اِلهٍ وَبِحُجْرٍ اِيَّيْهِ دَوْلَتِ مِيْسَرِ نَشْدَه است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جبکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۱۹۱ ج ۲ مکتوب ۱۱۱)

علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی
المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے
آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے
تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ
کشف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی
کثافتوں سے متبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا
خالص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں
ہوتا تھا۔ (فضل القری از ابن حجر مکی)

اِنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ لُوْرًا
اِنَّهٗ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ وَ
القَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ لِاَنَّهٗ لَا
يَظْهَرُ اِلَّا لِلْكَثِيْفِ وَهُوَ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَصَهُ
اللهُ مِنْ سَائِرِ الْكثَافَاتِ الْجَسْمَانِيَّةِ
وَصَيَّرَهُ لُوْرًا صَرًّا لَا يَظْهَرُ
لَهُ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح قصیدہ ہمزید۔)

ٹہ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ الکمال الشیم ص ۳۱)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب دقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی

تَخْلِيْقِ لُوْرٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - باندھا ہے جس سے اطہر من الشمس ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المحدثین علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن سبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ

نے مفسر ابو بکر محمد دہلوی نے امام غزالی کو امام الزمان لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی حکیم جنوری ۱۹۲۲ء) وہابیہ نجدیہ کا آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی عبقریت و نابغیت کا پوری دنیا علم میں مشہور ہے۔ اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوبا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکما مغرب و مشرق نے انگریزی اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۷، دسمبر ۱۹۵۶ء)

نے وہابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا مہر و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ مبارکی میں بالمشافہہ بچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۱۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -
خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ
نور تھے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرُ
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغْوِي وَبِهَذَا
الْإِعْتِبَارِ سُمِّيَ الْمُصْطَفَى بِنُورِ
الْأَنْوَارِ وَبِأَجْبِ الْأَرْوَاحِ -
ذرقانی شریف ص ۲۷۱ ج ۱ مطبوعہ مصر

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی قدس سرہ
النورانی فرماتے ہیں کہ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ
میرا نور ہے۔ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکار محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک
نور الانوار اور ابوالارواح رکھا گیا ہے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کنتُ اَوَّلَ الْبَنِيْنَ فِي الْخَلْقِ يَعْنِي تَخْلِيْقَ كَيْفَ لِحَاظِ سَبَبِ
سبب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لِحَلْقِ لُؤْرِهِ قَبْلَهُمْ كَيْوَمَآهْ اَبِ
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (ذرقانی شریف ص ۱۶۲ ج ۱۳)
اَبْرَزَ الْحَقِيْقَةِ الْمَحْمَدِيَّةِ مِنَ الْاَنْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ كَيْ تَشْرِيْحُ كَرْتِ هُوَ
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّوْرِ الْاِحْمَدِيِّ لِمُشَارِ اِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيْثِ جَابِرِ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ -
مَرْفُوعًا يَا جَابِرُ اِنَّ اِلَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ لُؤْرَ نَبِيِّكَ مِنْ
نُورِهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔

لے ولایہ نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بکو کی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو غصبتین میں
شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۱۷۱)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی مرفوعاً
حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اشیا سے پہلے تیرے نبی کے نور
کو پیدا فرمایا ہے۔ (ذہرقانی ص ۱۱۷ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب

وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی جہی وضاحت ہو جاتی ہے
یا سَیِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ
اَلْمَقْصُودُ مِنَ الْوُجُودِ وَأَنْتَ النُّورُ الَّذِي
مَلَأَ إِشْرَاقَهُ الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ -
اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات
کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس
کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔
(افضل الصلوات ص ۱۱۸)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکس پناہ سالتاب
علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و

السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةَ
الْأَصْلِ النُّورَانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُورِ الْاَكُوْرِ وَسَيِّدِ الْاَسْرَارِ -
تَرْيَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبَسَارِ - سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ
الْاَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اَللّٰهِ وَافْضَالِهِ -
(افضل الصلوات ص ۱۱۷-۱۱۸)

۱۱ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین و ماہیہ کے نزدیک بھی مسلمہ محقق ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب
شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء و راہنما اور برابر میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف
لکھیں (طبقات اکبر اے عربی ص ۱۱۷) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۱۲ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری
تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہوں۔ (طبقات اکبر اے عربی ص ۱۱۷)

شیخ العارفين سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود
 شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ
 وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلَى آلِهِ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ (افضل الصلوات ص ۱۲)

سند المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ
 هُوَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهِ وَقَالَ بِهِ

نُورٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْوَادُ وَيُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْرَادُ سرور کائنات علیہ
 افضل الصلوة والتسليمات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اسی نور ہی سے روشن اور
 مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور بھید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص۔ بر حاشیہ نسیم الریاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریفہ میں طے لے
 بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور طے کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ سو بیس رات
 کے چاند کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهَةٌ فِي غَايَةِ النُّورِ پس نبی کریم علیہ آلہ افضل الصلوة و التسلیم کے چہرہ
 مبارک کو نور علی نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۳ ج ۱)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں اَمَّا النُّورُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَهُوَ فِي غَايَةِ مَنَ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعْنَ بَادَ اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللهُ نُورٌ خَدِ
 سَمَاءَهُ فِي كِتَابِهِ نُورٌ بَلِيغٌ لِيَكُنْ نُورُ مُحَمَّدٍ مِصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ شَرَفٌ اَدْرَعُ بَاخْوَبِ نَظَائِرِ

اے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیج ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم
 الرضوان پر۔

اے دیوبندی مولوی سرفراز صاحب لکھنؤوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقیہہ و محدث
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۱)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نزار پیدا ہوئے تو ان

کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الالف ص ۱ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ

لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شفاف شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ أَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت حلبیہ ص ۳۸ ج ۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ إِنَّهُ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَ

لَا قَمَرٍ لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِهَةِ أَبِيهِ مِنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسنی ہے جیسا کہ اندھیری

رات میں چاند۔

(شرح شفاف شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نجفانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جو اہل ہجرت شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَصْلُ فِي تَكْوِينِ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ -

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں بارگاہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

سید سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وسلم میں درود شریف کا ہر بیان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ اے اللہ ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

اے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد بلا دسوس میں آپ کی قبر میں سے نعش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہا گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برتی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بھرت پڑھتے ہیں اور پائیہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء رضی اللہ عنہم ۱۳۹، ۱۴۰۔ جامع کرامات الاولیاء فضائل درود شریف ص ۸۹)

اے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المصند ص ۱۱ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہمہ شاہ ولی اللہ کو اجازت ہمارے شیخ ابوظہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادریس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مولف سید شریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۲۲)

وَسَيُؤْتِيهِمُ الْإِسْرَارَ -
 دلایل الخیرات ص ۵۹ مطبوعہ مصر
 علیہ آلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں
 کے بھید ہیں درود بھیج -

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہرودوسرا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسماء
 شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے - (دلایل الخیرات ص ۳۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر درغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بسے طریق قرب و اصول
 و روشن شد بحال و کمال و بے ابصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں حضرت
 حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے
 کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوتے - اس سرور سے طریق قرب اور وصول - اور اس جناب کے
 جمال و کمال سے ابصار اور بصائر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۱ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدانکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی
 اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر مکونات علوی و سفلی ازاں
 نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ یہ ایک انمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
 اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

لے فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے) مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل
 اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کمی ایک تصانیف میرے
 پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں - (ماریخ المحدث ص ۳۹)

وہابیہ نجدیہ کے مشہور اسلم مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائپزکے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت
 نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر
 سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستلوٹوں کو از سر نو باری کر دیا - اسلام کے عقائد کو باقی اگلے صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و مطفی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲)

آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سر سے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور کے اسماء آنحضرت امت و نور اسایہ نئے باشند۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسماء شریفہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الابریز ص ۲۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(یعنی صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے بلما سو کو بے لقب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور دلائل انکار کے احوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق برگز نہیں کر انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرسبندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم شیخ احمد بن عبدالحق جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹ مارچ ۱۹۵۲ء) و ہابیہ نجدیہ کی اہم حدیث کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۲ء)

اے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فقیر قادری محمد نصیر اللہ قادری)

علامہ خرلوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عمر بن احمد خرلوتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔
(عصیدۃ الشہدہ ص ۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ برودہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

اِنَّ الْمَكُوْنَاتِ تَكُوْنَتْ بِاِضَافَةِ فَيْضِ
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيضُ مِنَ الْفَيْضِ
الْاَوَّلِ فَوْجُوْدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام
علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ برودہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عصیدۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود | خلعتِ حق را چه حاجت تا رپود!
(دثنوی شریف ص ۳۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اس کے

اے وہابیہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہسوانی کی زیر ادا رت شائع ہونے والی بیوں کے اخبار المحدث دہلی میں لکھا ہے
کہ مولانا روم المحدث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک نبردست عارف باشندہ اور کمال انسان تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

آباد اجداد تھوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کمترین خلعت کہ بدہر در ثواب! بر فرزند بر طراز آفتاب!
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے
بڑھ جاوے تو بھلا بھرنور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔
(کلیدِ مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
صاحب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

(بقیہ صفحہ ۱۲۴) بحر تصوف کے شاندار تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقتِ حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرار اہل توحید پختہ الہدیث اور صاحب تحقیق تھے۔ (الہدیث دہلی ص ۱۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبند یوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی معنوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اُس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اُس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکیر ص ۱۶ حصہ سوم۔ امداد المشتاق ص ۲۳-۲۴) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے رس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کر لیں۔ (از ارج ثلاثہ ص ۲۲۶)

سے سرار الوابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیخہ حضرات کی ترویج کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔ دیکھئے اخبار الہدیث امرتسر ص ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یکنْ لَہُ لَظْمٌ فِی النُّجُومِ وَالْاَنْشَاءِ وَلَہُ مَشَارَکَةٌ فِی سَائِرِ الْعُلُومِ مَعَ الْفَضَلَاءِ وَلَہُ لُصَانِیْفٌ کَثِیْرَةٌ مِنْہَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ (الفوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز بیکہ حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کہہ
 عدم بوجود آوردہ نور وے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے
 ظہور او موجود گردانید۔ آل حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز
 حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمت کے عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نور تھا۔ کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے
 واسطے موجود کیا۔

نور او چوں اصل موجودات بود !

ذات او چوں معطی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ض ۱۴ مطبوعہ نو لکھنور)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ
 النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَايَا حِينَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور میں جبکہ حضرت

آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغراری فی مدح سید الانبیاء ص ۱۸)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ

آپ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن

الْبَيْتِ - (جو اہل البجاری ص ۱۲)

اور منور ہو جاتا۔

جن کے آگے چہرے قمر جھلملاتے

ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۔ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ منیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی

چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے

آپ کو جو وہاں عشق تھا۔ اس کی حرارت آپ کی تحریر میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت

کا اعجاز تھا۔ جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفحات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر

کرائے۔ (شمال رسول ص ۹ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نبجانی علیہ الرحمۃ جو اہل بحار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 اِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ
 لِاَنَّهُ كَانَ نُورًا. (جو اہل بحار ص ۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا۔ کیونکہ
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جو اہل بحار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ
 كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نُورًا اصْنَاءَ الْعَالَمِينَ. (جو اہل بحار ص ۶۱)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نور تھے جن
 کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے!
 ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف
 لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے ندا کی ہے
 جن سے علامہ نبجانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ
 الْعَوَالِمِ عِنَى اے نور حق۔ اے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۶)

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔
 المتقدم المخلوق نوراً من
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْمَخْلُوقِ۔
 تمام مخلوق سے پہلے ان (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
 کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا

والدلالات الواضحات ص ۶ مطبوعہ مصر
 کیا گیا ہے۔

علامہ نبجانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورًا
 اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

علامہ نبجانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ. (وسائل الوصول ص ۱۸)
 (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عنقرض)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا - اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ احمد ذہبی دحلان مکی علیہ الرحمۃ بارگاہِ مصطفوی میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہے ہیں۔

عَلَامَةُ دَحْلَانَ مَكِّي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ كَاعْتِقِدِهِ
أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ
أَدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ
(افضل الصلوات ص ۲۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلیٰ آجگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبدقتد تک منتقل ہوتا ہے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ

کلیجے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے۔ سب نور آپ کے نور مبارک کا عکس ہیں۔
(بوستان فارسی ص ۱ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا

علامہ جامی قدس سرہ السامی کامرہون منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔
فَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُوْرٍ كَزَوْشِدِ نُوْرٍ لَا يَبِيدُ
زَمِيْنَ وَرَجَبٍ اَوْ سَاكِنِ فَلَكَ دَرْعُ شِقِّ اَوْ شَيْدَا اَكْلِيَاتِ جَامِي

اے علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے مقتدر مولوی عاشق الہی میرٹھی نے بھابھے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر بیکر مکر میں شیخ اشاعہ مولانا شیخ احمد دحلان مفتی ثنائیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ التخلیل ص ۱۸)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جن کی کتب یہ نامہ اور منطق الطیر درس

نظامی میں پڑھانی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مسند شخصیت اور سیر کا نہ ہلوی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں دیکھے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریائے لہتین! نور عالم رحمۃ للعالمین! |
آنچه اول شد پدید از حبیب غیب بود نور پاک او بے بیخ ریغ |
(عقائد الاسلام ص ۷۷)

علامہ محمد غبریم المالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ محمد غبریم بن محمد الداعری المالکی

الاشعری علیہ الرحمۃ فَاَنْقَذَ سُلْمَ نُورٍ |
يَدُلُّ وَيُكَلِّمُ اشعری تشریح کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔
فَاَنْقَذَ سُلْمَ نُورٍ الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِنْ اَسْمَاءِ النُّورِ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اَمْرِ نُوْرٍ وَاَنْقَذَ سُلْمَ نُورٍ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى لَهُ ظِلًّا فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ يَدُلُّ ذَا لِكَ النُّوْرِ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ وَيُكَلِّمُ عِيْنَهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ وَالزُّجُوْدِ الْمَحْمُوْدِ بِذَلِكَ النُّوْرِ |
(النوارخ العطرية ص ۱۹ مطبوعه مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سوج اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے۔ جو اس نور سے مٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ النوارخ العطرية في علل الفاظ العشرية في مدح خير البرية میں
كُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ!

بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضِ مُظْلَمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
 نُكَلِّ صِبْيَاءَ دُونَهُ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ
 الْكَائِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ صِبْيَاءُ دَهْمَةٍ
 ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السُّوَادِ بَدَا ذَلِكَ
 النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 پس ہر روشنی اُس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز
 ہے کے آگے بالکل بیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا
 ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
 (النوارخ العطریہ ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقَّاقَتْ رَيْتَهُ عِنَايَةٌ كِي تَشْرِيحٍ فِي لِكْهْتِي هِي كَرَهُو
 كَانَ فِي وَقْتِ الْإِسْرَاءِ عَبْدًا نُورًا خَالِصًا رُبِّ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى
 کے عبد ہیں۔ آپ معراج کی شب خالص نور عبد تھے۔ (النوارخ العطریہ ص ۳۵-۳۶)
 نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرَيْتَ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامٌ وَبِنَايَةِ حَضْرَتِهِ نُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي نُورِ پَاكِ سِي زِينَتِ حَاصِلِ كِي هِي۔ (النوارخ العطریہ ص ۳۷)

تصیّدہ میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ
سعد السعدي مدح سيد الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!
 صَحَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُومُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک
 موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوارخ العطریہ ص ۳۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُورًا نُورًا
 يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قُدُومًا

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ
 ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوارخ العطریہ ص ۳۹)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
 كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 مَنُورًا نَبِيَّ پَاكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا

جسم شریف منور تھا۔ (مشجر الاولیاء ص ۱۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
تَقِلُّ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا
تَلَا لَأَعْنِي جِبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔
(المقامات السندیہ ص ۱۱، مسالک الخلفاء ص ۲۵، الدرر المنیضہ ص ۱۶)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت
مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِذِكْرِ
ذَلِكَ نُورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۲۳۸ ج ۲، مسالک الخلفاء للسيوطی ص ۲۱، الدرر المنیضہ ص ۱۶
التعظیم والمننہ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
إِنْقَالَ النُّورِ الَّذِي كَانَ فِي وَجْهِ
عَبْدِ اللَّهِ وَالِدِهِ إِلَى وَجْهِهَا بِحَضْرَتِ

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ
کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اسفان الراغبین علی ہامشہ نور الابصار ص ۱۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شاه ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

سے فخر الوبابید ابراہیم میر سیاکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراجا منیر ص ۲۵) ابراہیم میر نے
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چون ہادی و مضل و معطلی مانع معزز و منزل و
 باسط و قابض و رافع مناقض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد متعددہ از اعلیٰ و ادنیٰ
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی از اہل حقیقت محمدی است
 و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي خَلَقَ اللهُ مَا خَلَقَ
 اللهُ نُورِي وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ
 لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس
 طرح ہادی - مضل - معطلی - مانع - معزز - منزل - باسط - قابض - رافع - مناقض اور اسماء غیر متقابلہ اور
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد متعددہ اعلیٰ - ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں - اور رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے - اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَخَلَقَ اللهُ مَا خَلَقَ
 اللهُ نُورِي سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا
 اَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا -

(الفاس رحیمیہ ص ۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۱۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علمی کے ساتھ ایک مقدس
 بزرگ مانے جاتے تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۱۴)

سے الفاس رحیمیہ غیر معتدین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے - دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی
 کتاب سراجا منیرا ص ۲۵ پر الفاس رحیمیہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں -
 (فقیر الہامد محمد ضیاء اللہ قادری مخدوم)

ہیں۔ بلکہ سزاوار الہابا بیہ مولوی شہناز اللہ امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت المحدث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت، مجددیت، قرآن دانی، حدیث نبوی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ
جس نے سمجھائے نکات دین ختم المرسلین
جس کے دم سے تازہ گلزار حدیث مصطفیٰ
چشم حق بین میں قرون اولیں کی یادگار
پاکباز و خوشخصال و باکمال و خوش کلام
جس کا نور جاوداں جان دل و روح و ماغ
جس کا سینہ دولتِ عظیم لدنی کا امین
جس کو کہیے رند میخوار حدیث مصطفیٰ
گنج فیضانِ خدا کے بال کا سرمایہ دار
(اخبار اہل حدیث امرتسر، ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
القوی اپنے نصیہ اہلب النعمین

شانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مَلْهُتًا
وَصَمَّصَامُ تَدْمِيْبٍ عَلٰى كُلِّ نَاكِبٍ!

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے بدایت یافتہ اور ایسی توار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی، غیر مقلدین کے سخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین مٹردہ میبود (تحاف النبلاء ص ۱۴) سزاوار الہابا بیہ شہناز اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (المحدث امرتسر ص ۴۴ اکتوبر ۱۹۴۱ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے خدا تعالیٰ نے بندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (دہابیوں) کے لیے مایہ ناز اور جاسے فخر بنایا۔ (المحدث امرتسر ص ۱۳ جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (المحدث امرتسر ص ۱۲ جون ۱۹۱۴ء) امام الہابا بیہ والد یازد سمایل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (بانی سنی تحریک)

کرنے والی تھی۔

(اطیب النعم ص ۱۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ در وقت تولد ایشان نورے

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفاء والکاملین۔ اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ۔
 (صراط مستقیم ص ۱) شمار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب المجد ثبانی ہند کے اُستاد اعلیٰ ہیں۔
 (المحدث امرتسر ص ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء) غیر مقلد و ہابیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی والے رقمطراز ہیں کہ المحدث
 شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک المحدث کا مجدد و اعظم اور موسس اول سمجھے جوتے ہیں۔ (تاریخ التقلید ص ۱۵)
 سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التقلید ص ۱۴) وہابیوں کی المحدث
 کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے
 درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ و ممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے۔ اس
 وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب
 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہتی ہوتا ہے۔ (المحدث امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) مولوی داؤد
 غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک المحدثین کی اشاعت ہوئی حضرت
 شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وساحت اور اسے پسندیدہ
 مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعصام لاہور ص ۲۲ جنوری ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے
 مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا نانا نانا سب المحدث
 خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے خلق کو فائدہ پہنچا وہ یہاں معلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲
 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء) تبلیغی جماعت (جو کہ دیوبندیوں و وہابیوں کی ہی جماعت ہے) کے مولوی ذکریا سہارنپوری
 نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں (فضائل درود شریف ص ۱)
 مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ (حسن العزیز ص ۱۴)
 قصص الاکابر ص ۱۲) الاعصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث
 (باقی کے صفحہ)

مشعشع شد کہ بہ سبب آں شہر ہائے شام ماورائشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب سے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے سرکہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور راہنما ابو یحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیائے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا۔ جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی مجدد لکھا ہے۔ (تاریخ اہم حدیث آثار القیامہ ص ۱۳۹)

۱۳۔ امام الوہابیہ والدیابہ اسماعیل دہلوی قلیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔

حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقاۃ واعزازنا و سائر المسلمین بمجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص) وہابیہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے ہزار تلامذہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار اہم حدیث امرتسر ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۲ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہِ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضور لکھا ہے۔ (سراج منیر ص ۱) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ اُستاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور حکمت رسی مُستلک ہے۔ (واضح البیان ص ۲۵) وہابی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ التعلیم ص ۲۵) وہابیہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۴)

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو مہ خورشید کی تنویر عبث
(گلزار معرفت ص ۷)

روشنی عرش نور لامکاں شیخ بزم عالم کون و مکاں
(مشنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حسد افزا ہے
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبیرل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
مستور پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعر مشرق کے معزز القاب یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو متام خویش دیدم
(ازمنان حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادی ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ ص ۷۷ حصہ اول میں درج ہے۔

غیر مقلدین و مابنی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ موحّد تھے۔ (ابجدیت امرتسر ص ۱۳۳ فروری ۱۹۱۶ء) غیر مقلدین کے مولوی عبدالمجید سوہدائی علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفستہ رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷۷)

بنور تو براندر وزم نگہ را کہ بنیم اندرون ہر دو مہ را

(ارمغانِ حجاز ط ۱)

عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰ سوخت چراغِ مردہ بر مشرقِ برافروخت

(ارمغانِ حجاز ط ۱۲)

یاز نورِ مصطفیٰ اورا بہاست یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است

(اسرار و رموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ امت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چشمِ ہستی صفت دیدہ اعمیٰ ہوتی دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب تہلمی علیہ الرحمۃ

میاں محمد صاحب کھڑی شریف واسے جو کہ مشہور و معروف کتابِ سیف الملوک کے مصنف بھی ہیں اور مقامِ ولایت

میں بھی آپ کا سبب اونچا مقام ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ عجیب و دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہا آدم جہدھوں نہ ہو یا اول اسخرد وہیں پائیں او ہومل کھلویا

کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سوچ چن آسے تھوں وی نور محمد والا دیند اسی چمکارے

ستھے نور اوسید نوروں اوسد نور حضوروں اسنوں تخت عرش اعلیٰ موسے نون کوہ طوروں

(سیف الملوک ص)

قارئین کرام:- مندرجہ بالا سہ فرقہ (اہلسنت وجماعت، غیر متقلدین ولبانی اور دیوبندی) کے مسندِ مستند محدثین، مفتیان اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ حضراتِ نبی مکرم، شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ما راکہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱۱، مرقات باب الاعتصام۔ رد المحتار ص ۱۵۵ ج ۳۔)

ص ۲۲ ج ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص ۱۔ اعلام للوقیعین ص ۲۹ ج ۱ لابن قیم۔ البدایہ والنہایہ ص ۲۲۵ ج ۱۰۔ الزیلعی ص ۱۳۳ ج ۲۔ ریاض النفرہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ کتاب الموفق ص ۹۵ ج ۱۔ مستدرک ص ۳ ج ۳۔ ابوداؤد طیالسی ص ۲۳۔ موطا امام محمد ص ۱۱۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹۔

بستان العارفین للسمقذی ص ۹۔ عمدۃ التحقیق لشیخ ابراہیم المالکی ص ۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل للنجدی ص ۲ ج ۱۔ اخبار المحدثات ص ۳ ستمبر ۱۹۱۵۔ قرۃ العینین فارسی ص ۳۳ مقاصد الحسنۃ ص ۲۶۶

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیے۔ (المحدثات امرتسر ص ۱۹۰۸)

بلکہ امام الوہابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبدالصاحب کو چپین والوں کو خط میں لکھا کہ میں قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش سے پھرتے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۴ فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ دانائے غیب دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ بے دین اور گمراہ ان پر چپاں ہو گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیہم الرضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے پیش کی جاتی ہے جو صرف بہت دھرمی اور ناقابل اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صا جبہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرتے ہیں۔

(فتاویٰ ستاریہ تفسیر کبیرہ اسنی المطالب)

اسماعیل دہلوی قاتل | وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل سمجھے جاتے ہیں کہ:
 ”وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالمتاب است کہ
 چوں نور او در تمام عالم منتشر شود لا بد ظلمت شبینہ بدر رود و آنچه در محاذات آفتاب ہے
 واقع است بتابش اوتابناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچه اندرون خانہ از
 محبوب است ہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریخی شب تار از معدوم چہ نور لطیف
 او در رگ و ریشہ تاریخی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض بر کشیدہ۔“

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالمتاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام
 جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریخی دور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب
 کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریخی سے پاک ہو جاتی ہے
 مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی
 تاریخی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریخی کے رگ و ریشہ
 میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی حد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲۱)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفکر اور مجدد نواب
 صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ

”گفتہ کہ سلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت میشود چہ از روتے احمدیث صحیحہ نور محمدی
 در صلب آدم و ولایت بود و از جنین بین رد میتافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے تعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ:
 وقت نظر و وسعت مطالعہ زید و ثقہ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن
 بے حد صاف ہے۔ ت سے اہل حق رہا۔ سے بھی ان کی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات النبی ص ۴۶-۴۷)۔
 وہابیہ کے مولوی اسٹرن نے لکھا ہے کہ نواب صدیق حسن خاں اہل حدیث مسلک کے علمبردار ہیں اور وسیع نظر
 محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۲۹) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اعصام، لاہور نے نواب صدیق
 حسن خاں ثنائیہ امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اوخر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ پر)

وَمَنْ تَهَيَّأَ آلَ عَرَبٍ وَكَفَى بِذَلِكَ لِيَهْتَدِ مُشْرَفًا وَفَضْلًا وَتَقْرَبَ مَسَاوَاتِ اِيْنِ
 اِسْتِ نُوْرٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ اَبَادِمَ وَادَمَ حَلَّ بِالْهِنْدِ وَتَحْقِيْقِ اِيْنِ قِيَاسِ وَكُتُبِ مَنْطِقِ بَابِ حِسْبَتِ
 كَانَتْ اِلَادِمَ اَرْضُ الْهِنْدِ مِنْهَبَطًا
 وَفِيْهِ نُوْرٌ رَسُوْلِ اللهِ مَشْعُوْلٌ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات
 سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں
 امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی
 جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے
 ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علی صاحبہ
 الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش
 کر لو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۲۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہم حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتماد ص ۶ دسمبر ۱۹۵۶ء) نواب صدیق حسن خاں
 آسمانِ قلت پر دین بھاری کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفشانوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے
 میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے بزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ مستقیم پائی۔ (الاعتماد ص ۶۹ ماہِ
 ۱۹۵۶ء) و بابر یہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں ولایوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و ناصر
 سنتِ سنیہ نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و
 ہند کے اہم حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف
 کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتماد ص ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ
 نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پختے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۸ ج ۱)۔ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی
 لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہم حدیث رو سے میں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار
 تو رہتی دنیا تک تاریخِ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۹ یکم مئی ۱۹۴۲ء)۔ بھوپالوی کو سردار
 اہم حدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۳۷)

مفسر الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی اولیٰ المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: "طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از افاق ہند بودہ است زیرا کہ آدم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود ازوے با صلاب دیگر بتدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبداء این فیض سردی ہندست و غایت و منہتی و مظہر وجود و معضری و مجلائے او عرب و کفی بالہند شرفاً و فضلاً و رکعب بن زہیر حیث قال ۰"

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول

جو سہری گفتہ مہندیغ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گو یاندا باذان تلت حنیفیہ و ضرب نبوت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد و در خزائن عامرہ گفتہ استنباط عجبی کہ کردہ ام کہ حلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس این ست نور محمد حل بآدم و آدم حل بالہند نور محمد حل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطق باید جست۔

ہدایۃ السائل الی اولیٰ المسائل ص ۲۱۶ ۲۱۷ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد و بابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینا آدم علیہ السلام سے لے کر سینا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت در پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مشک فیت کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در اصاب آباء و ارحام انہات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در محتم ظاہر گردید و این نیز یکی از فضائل بعیدہ ہند است و نعم ما قبل ۰

کانت لآدم ارض الہند منہبطا! و فیہ نور رسول اللہ مشعول!

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد نواب صدیق حسن خاں جھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ اِنَّهُ سَبَبٌ لِتَخْلِيْقِ الشَّارِي وَتَمَمِّاءِ
 نُورِ الْهِي تَجَلَّى رَحْمَةٍ حَتَّى اَنَا رَحْنَادِ سِ الْعَبْرَاءِ
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (نفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار۔ شیخ الاسلام۔ مجتہدین لکھتے ہیں کہ:
ثنا اللہ ام تسری ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

لے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو رب ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش
 ابو الوفا ص ۱) مولوی ثنا اللہ ام تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ ثنا اللہ (بلاشبہ برصغیر ہندو
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابو الوفا ص ۱) وہابیوں
 کے مولوی ابو مسعود قمر بناری نے ثنا اللہ ام تسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۵ ج ۱) مولوی
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب ام تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرورائے ثنا اللہ عالی مقام + اے فقہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۲ ج ۱) اے سیاح آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے بری + اے فقہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۲ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۴۱) اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۴۱)
 ثنا اللہ ام تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش
 ابو الوفا ص ۱) سیرت ثنائی ص ۴۱) حضرت علامہ ام تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی
 تھی۔ کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسبین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱) ستمبر ۱۹۵۹ء حضرت
 مولانا ثنا اللہ صاحب ام تسری ہندوستان میں جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کاروائیے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔
 (الاعتماد ص ۱۵ جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ۔ کہ خالد بزمی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے گلزار تھے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۳ ج ۲ مطبوعہ بمبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب ترکِ اسلام میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر۔ سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

(ترکِ اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الوارِ حق

شمع توحید

کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا ستمش روشن وہ الوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمع توحید ص ۴ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار اہلحدیث امرتسر کے ٹائٹل پیج پر چھوڑ

بقیہ صفحہ ۱۴۱) ادب کے قلم ذخار تھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ صد فخران کی ہستی تھی + وقار و ناز کے کہسار تھے ثناء اللہ (الاعتصام ص ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء)۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ دانگ

عالم میں مشہور ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ ہے۔ (الاعتصام

ص ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعظیم حیدر آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی

رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۵۵ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے

مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائی ہیں جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اہلحدیث امرتسر

ص ۲۹ مئی ۱۹۲۶ء) مولوی ابراہیم میرسیا کھوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان جلتی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ صاحب

امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری

اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔

(اہلحدیث امرتسر ص ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمع توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقیت، مجمع اوصاف،

مفسر، محدث، فقیہ لکھا ہے۔ (شمع توحید ص ۵)

لے فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا کھوٹی اخبار اہلحدیث امرتسر کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ پر)

پُر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ وہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیمات کو نور تسلیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا

کہ جس کی نور پاشی سے جہانِ بحر و بر چمکا (المجلیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

اسی اخبارِ المجدیث، امرتسر میں مولوی محمد خلیل خاں جو نپوری وہابی نے سردار الوہاب بیہ شہناشہ

امرتسری کے اخبارِ المجدیث کی تعریف کرتے ہوئے نورِ مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم

کو سردار الوہاب بیہ شہناشہ امرتسری نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔

عجب ہے نورِ مصطفیٰ سے صنوفِ مگن المجدیث (المجلیث امرتسر ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء)

جو کہ مولوی شہناشہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔

اخبارِ المجدیث امرتسر میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخی دے کر نعت شریف لکھی

ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد ولبر میرا وہی ہے

(المجلیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المجلیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

جن کی تفسیر محمدی وہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی

ہے۔ اور وہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

حافظ محمد لکھو کے والے

(بقیہ صفحہ ۱۲۲) اخبارِ المجدیث امرتسر ۶ یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ المجلیث ۹ جون ۱۹۱۴ء۔ المجلیث امرتسر ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء

۱۹۲۰ء نیز میر سیاکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار میز طیب و خبیث (المجلیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۱۴ء)

۱۔ مفتر الوہاب بیہ شہناشہ صاحب لکھو کے والوں کے متعلق وہابیہ کے آرگن الاعتصام، نقاب لکھا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

دو ہا بیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

صلی صابہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبیہ ان خوبیاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

آگے وحی نبوت تھیں بھی خوبیاں لوکان بھاؤن

اوہ نور نبی و آپے دیند لوکانوں روشنائی

بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کافی

(تفسیر محمدی ص ۳۲ منزل چہارم)

مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نبی سعید داں محمد مصطفیٰ علیہ التمجید و الثناء کی ولادت

باسعادت کے وقت جو نور سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ

یوں کرتے ہیں۔

تے جمن دیلے مانی ڈوٹھا نور کنوں چپکارا

جو شام ولایت شہر سیاوے اس نوروں اشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۹)

وہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور

پوری جو کہ رحمۃ للعالمین کتاب کے مصنف ہیں حضور پر نور

قاضی سلیمان منصور پوری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس

پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی

بھی آقائے نعت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۱۳۵) کہ عالیجاہ مقبول بارگاہ نجد و پنجاب حافظ الحدیث والکتاب مثل القاب عابد وزاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی مدرسہ اہل جامعہ محمدیہ (الاعتصام ص ۸، اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار المدینہ میں ہے کہ محمد پنجاب ولایت حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کو کٹ کر پریشادہ سرگرم ہتھتھے۔ (اہل حدیث امرتسرہ مارچ ۱۹۲۱ء)

سے سرالوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل منصف تسلیم کیا۔ (امجدیث امرتسرہ نومبر ۱۹۲۲ء)

مولوی داد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ الاعتصام لاہور

۲۱ یکم جولائی ۱۹۶۰ء مولوی محمد علی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلنشین اور مدلل ہوتا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵، مارچ ۱۹۲۲ء)

شرف ملاحظہ فرمائیں جس کے روح پرور اشعار یہ ہیں۔

پیدا ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام چمکا : حق صریح چمکا صدق دوام چمکا
 روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل : جب نیز رسالت بر خاص و عام چمکا
 بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا : مصر اور ہند ایران سپین دشام چمکا
 چمکا وہ نور عالم سردار ولد آدم : چشمان جورین پر جس کا ہے نام چمکا
 شان محمدی سے اندھے ہیں اہل ظلمت : وہ نور حق ہے جس سے ارسلنا محمد چمکا
 (سید البشر ص ۵)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شان رسالت بیان کرتے ہوئے
 فارسی میں نور مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ :
 احتشام او ہویدا از کلام ذوالجلال ! نور او پیدا و ہم پنہاں آیات مبسوتین !
 (الجمال و الکمال ص ۳)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف میں رحمتہ للعالمین کتاب
 میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النوار کا ایک اسم شریف
 نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی روح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے
 وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فهو علی النور من ربه (ذمر ع ۲) کے نورانی خلعت سے
 ممتاز ہے۔ اس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ و اتبعوا النور الذی انزل
 معہ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ
 میں نور بتلایا گیا ہے۔ قد جاءکم من املہ نور و کتاب مبین خازن و معالم میں
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوح امرا اور تہن نبوت میں نور ہیں اور
 حضور ہی ہی ہم یہ قلوب کے لیے نور ہے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے ذیل پر غور کرو
 اور دیکھو کہ مجیب الدعوات روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذات سبحانی کس کا سوال رو
 بھی فرماتی ہے۔ اللھم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصری نوراً و فی سمعی
 نوراً و عن یمیننی نوراً و یساری نوراً و فوقی نوراً و تحتی نوراً

وَأَمَّا لِي لُورًا وَقَلْبِي لُورًا وَأَجْعَلْ لِي لُورًا وَفِي بَشَرِي لُورًا وَفِي دَمِي لُورًا
 وَفِي شَعْرِي لُورًا وَفِي لَبْسِي لُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي لُورًا اللَّهُمَّ أَعْظِمْ
 لِي لُورًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لُورًا - الہی میرے میں لُور ہو۔ میری آنکھوں میں لُور ہو۔ میرے
 کانوں میں لُور میرے داہنے لُور میرے بائیں لُور میرے اوپر لُور میرے نیچے لُور۔ میرے آگے لُور میرے
 پیچھے لُور لُور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں لُور ہو۔ میرے خون میں لُور ہو۔ میرے پٹھوں میں لُور
 ہو۔ میرے بالوں میں لُور ہو۔ میرے چہرے پر لُور ہو۔ یا اللہ مجھے لُور عطا فرما۔ یا اللہ میرے لُور کو بڑھا۔
 یا اللہ مجھے لُور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانس سعادت میں کہتے ہیں

إِنَّ الرَّسُولَ كَنُورٍ لِيُسْتَضَاءُ بِهِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری صاحب حضرت سے! قاضی صاحب مضمون پوری نے کیسا روح پرور اور وہابی کش سرور کائنات
 مفتخر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف لُور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت
 واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لُور ہونے کے منکر دارہ
 اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف
 منہ خاتم النبیین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے
 ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم لکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ
 دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سرور شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سرور الوبابہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجانے پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے
 اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (الہدیت امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سرور الوبابہ شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے
 الہدیت امرتسر ص ۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ الہدیت امرتسر ص ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج، کافر، مرتد ہیں کیونکہ محض تم انبیتیں بھی آتے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!

کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباء نے اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشر انور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب سید البشر میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سُرخی دے کر وہابی کش جملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا راز، چاہنے والوں کا آقا، علموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے شمار اولاد کا آقا، اور درویشوں کی دوا، چارہ گروں کا درویش، مسادات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سردار ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۲)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضمیمہ پانچی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افزو زو بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۶۱ ج ۲)

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکارا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس سے گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبدالمطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے چھوٹ چھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۶۱ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۵۱ ج ۱) مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۶۱ ج ۱) الحدیث ام تسریٰ حکیم اگست ۱۹۲۱ء

مولوی نور حسین گرجا کھی جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَحْوَى لَنَا
سَوَجٌ وَأَنْكَرٌ مَحْمُودٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!
فَالشَّمْسُ نَيْرَةٌ بِنُورِ مُحَمَّدٍ
سَارَا عَالَمٌ رُوشَنٌ كَيْتَا مَشْرِقٍ مَغْرِبٍ تَائِبٌ!
بَلْكَ سَوَجٌ يَحْتَسِبُ وَدَهْرٌ رُوشَنٌ بَدْرٌ مَنِيرٌ حَقَّانِي
جِسُّ نِي كُورِ دِلَانْدِي تَائِبٌ نَحْسِي شَمْعٌ نُورَانِي
خَيْرُ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِيٌّ شَهْرٌ مَدِينَةٍ وَاللَّ
جِسُّ نِي مَشْرِقٍ مَغْرِبٍ تَائِبٌ كَيْتَا نُورٍ أَجَالَا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی و اکفر مشرک نے بھاجڑاں چاہیاں نی

جھٹھے بدر منیر و انور چمکے او جھٹھے رمنبیاں کدوں سیاہیاں نی

نور نبی و اجنھاں نول نظر آوے ہویاں اوہناں دے قلب صفایاں نی

اوہناں چھڑا اوال رجال سارے نبی نال مجتہاں لائیاں نی!

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳)

راسخ عرفانی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا ریٹا کا ہے بغت مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ بغت شریف وہابیہ کے مشہور آرگن

’الاعتصام‘ نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشکِ ضیائے مہر ہیں الزارِ مُصطفیٰ
وجہ سکوں ہے جلوہ رخسارِ مُصطفیٰ

(الاعتصام حکیم مابین ۱۹۵۷ء)

احسان الہی ظہیر | وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمان الحدیث لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چاند، سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جب سے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۷۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی | جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر نگرانی شائع ہونے والا ’الارشاد جدید‘ جس کے ٹائٹل پیج پر

ترجمان الہدیث کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز صرف خدا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ حُجْرِ اصْلِ عَلَی صَاحِبِ قُرْآنِ
دی عبدِ صنمِ کیش کو معبود کی پھان!

(الارشاد جدید ص ۳۲ حکیم مئی ۱۹۵۶ء)

حافظ عبدالشہ وپڑی | محدث وہابیہ عبدالشہ وپڑی (حافظ عبدالقادر وپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت وجماعت کے عقیدہ ’نور‘ کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سرار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبدالشہ صاحب (وپڑی) نے اپنے اخبار ’تنظیم الہدیث روپڑ‘ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

أَنْتَ الَّذِي مِّنْ نُورِكَ الْبَدْرُ اِكْتَسَىٰ !

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَاكَ !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اڑھا ہے۔

اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (منظالم روپڑی ص ۴ مطبوعہ امرتسر)

سردار الوہاب بیہ شمار اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند

رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (منظالم روپڑی ص ۴ مطبوعہ امرتسر)

حافظ عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی

کے نور سے منور ہے۔ (منظالم روپڑی ص ۴)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ علیہ شریف

مولوی مصصام صاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آدے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سرلیاں پھر لیاں ماردا اے

کوئی مٹر آکھے کوئی بدر سمجھے چتد چو دھویں رات شماردا اے

نکلے ایڈستعاع سبحان اللہ پر تو کندھتے پوے رخساردا اے

کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار

مستھا ہسدا نور غلیق چوڑا غصتے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے

اماں عائشہ قربان حیران ہوتی مڑھکا متھے وبع نور اُبحاردا اے

چوڑی پیشانی سجدی ! اک لاٹ نور دی وجدی

نک پتلا چمکاں ماردا مرکز گویا انوار دا !

جے سھوڑا تبسم آگیا ! ویہڑے نوں چپانن لاگیا

نوری ششواں وجدیاں بھڑکاں نہایت سجدیاں

مدثر وں سرشار ! واللیل نور انوار !

قارئین کرام :- غیر مقلدین و مابی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام وہابی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہلحدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے تفرق تک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہلحدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرس رہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرس تک ہوتے تھے۔ یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں۔ یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرس کا تقریر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتحپوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء)

وہابیہ کا مشہور اخبار اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی ٹکرانی سے سینچا اور پردرشن کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور سزار ہا کی تعداد میں طلبہ علم وہاں سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء)

غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا مگفتہ آید در حدیث دیگران ہو رہا ہے۔ (تراجم علماء حدیث ہند ص ۶۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار جذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء)

سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہلحدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۵ نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبد اللہ دوپٹری لکھتے ہیں کہ اصناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ عہد میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲ ج ۲) (باقی کے صفحہ پر)

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نالوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نالوتوی نے بھی مسلکِ حق

اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔
کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقلِ نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور
تورات دن ہی اور آگے اُسکے دن شب تار
(قصاصد قاسمی ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نالوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اول تھے اپنے قصیدہ میمییہ

در لغت سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم
طراز ہیں۔
خدا نے نور کیا وہ مہر را نورانی
کہ جس کے سامنے آئے نظریے نورِ ظلام
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانتِ عرض
سما وارض و جبال و شجر رہے جی تمام
وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں
کہ جیسے ضمتہ سے کسرہ کا کیجے اشمام
(بیاض یعقوبی ص ۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور

صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے
ہیں کہ مستحقِ تعالیٰ در شانِ حبیبِ خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ
نور و کتابِ مبین و مراد از نور ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نسبتِ حق تعالیٰ نے

بقیہ صفحہ غیر مقلدین و لایہ کا ترجمان "الارشاد جدید" لکھا ہے کہ لای سلاتی ہو مولانا محمد قاسم نالوتوی کی روحِ پاک
(۱۵۵)
پر مولانا عبدالقدوس گنگوہی کی روحِ پرچن کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور
نورِ سنتِ نبی کریم اس برآغلم میں پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ سبب نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تو اتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص

جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ نہ ہو کیوں مل کے پھر نور علی نور (اشرف الموعظ ص ۱۲۱ تلخ الصدور ص ۱)

مولوی اشرف علی تھانوی

نبی خود نور اور تارن ملا نور!

اپنی شہرہ آفاق کتاب نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چنین یاری کند! تا کہ نورش چوں مدد گاری کند
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۷۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ص ۱) اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۱ ج ۲)

لے سزاوار الولا بہ ثنار اللہ امر تری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمنوا تھے۔ (اہلحدیث امر ترم ص ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل کمال اور معدن حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخِ باندھ کر لکھا ہے۔ پہلی فصل نورِ محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نورِ محمدی کا اول الخلق ہونا باذلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اذلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۶)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب **مولوی انور شاہ کشمیری** عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب
دید بشنید آنچه جزوے کس بشنید و ندید
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

اور تشریح کرتے ہوئے انوارِ محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتِي الرُّسُلِ الْكِرَامُ بِهَا!
فَإِنَّمَا أَتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اول ما خلق اللہ نورہ۔
(عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ
کے ملک کردی بہ پیش آدم حن کی سجود
نور تو دروے نبوی گرو دلجبت اے ہدی

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توگماخی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات ایومیہ ص ۷ ج ۷)

اے ہادی کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر الوردہ ص ۲۵)

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو

ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیدہ اعتقاد رکھتے ہوتے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام سے کر وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ یعنی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمیہ

لے وہابیہ نجدیہ کا میگزین الاعتصام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفیظ الرحمن سیوہاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آروی، مولانا سید تقی رضا احمد سیوہاری افتاد مسائل حجت و سند ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

وہابیہ نجدیہ کے مولوی داود عزیزی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے نڈھال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی علم و فضل میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ اور تدبیر و اخلاص میں بہت اونچے مقام پر تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے مولوی داود عزیزی نے ان کی تدفین کا بیان بھی پڑھائی (الاعتصام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق و ہابی لاک پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ کا بیان پڑھا۔ (الاعتصام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مفت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد درحاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیبہ در فیقہ تقویٰ کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی (حسین احمد) کا ثانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ جملہ کمالاتِ عالم و عالمیاں ہے یہی معنی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلاكَ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ لُوْرِي وَاَنَا نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وَاغْيَرِهِ كے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۱ مطبوعہ دیوبند)

مولوی عاشق الہی میرٹھی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی لُورِ انیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ظلمت کہہ عالم کو لُورِ بخشنے والا وہ پیغمبر دُنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیانتِ رُسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیتِ انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریخی میں ڈوبا سہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ النخیل ص ۱)

مولوی محمد طاہر قاسمی | جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے لُورِ عقل کو پیدا فرمایا۔

جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے جھک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد وجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ لُورِ عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ لُورِ محمدی بلحاظ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بلحاظ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے لُورِ محمدی کا اول و آخر لُورِ خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن او کسی کے لُورِ نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲-۲۳ مطبوعہ ادارہ تاج المعارف دیوبند)

مولوی ادریس کاندھلوی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادریس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

لُورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَرَّاحٌ مُنْبِرٌ كَشَمْسِ الصُّنْحِ ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيَا وَا لُوْرٌ قَدِيْمٌ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبحی کے سورج کی مانند چراغ روشنی دینے والے ہیں تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نور قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات صریحی ص ۱)

مولوی ادریس صاحب کاندھلوی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک

وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مبارک حجروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان

حجروں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی

بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

يَا بَدِيحَ الدَّلِّ وَالْغَبِجِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمَصْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

اِنْ بَيْتِنَا اَنْتَ سَاكِنُهُ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۶۲ ج ۱)

کاندھلوی صاحب عقائد الاسلام، کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین! نورِ عالم رحمتہ للعالمین!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بود نور پاک او بے بیجِ ریب

(عقائد الاسلام ص ۷۷)

مولوی ادریس کاندھلوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نور مبین

کہا گیا ہے۔ (بشارت النبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

قاری محمد طیب دیوبندی

صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نور انیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نور انیت اور جاذبت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آنا۔ بینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

بلند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک دہک میں سورج جیسا محسوس ہونا منقح حدیث گان الشمس
تجری فی وجہہ گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر
فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۹-۴۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی
اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۳۹)
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب "آفتاب نبوت" کی ابتداء میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق
اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَ
و شَمْسِي خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

دیوبندیوں کی مقصد شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی جن کی
کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہلسنت وجماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنِي الْعَرَبِينَ لَهُ نُورٌ يَعْلَمُو (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی مبارک
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح بہم پہلے
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ
الصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زنان قریش کی طبیعتوں کا
میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لے مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے
آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمہ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے علامہ بریلوی کی تعلیم حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف شنوی اردو ص ۳۵ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (شکر النعمۃ ص ۲)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈا بھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۳۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۳)

ستید و سرور محمد نور جاں
بہتر و بہتر شفیع مجرماں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈا بھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تقاریظ اور تائیدات درج ہیں۔ مصنفی
کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی
میرزا علی محمد اشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، فقیر محمد ضیاء اللہ قادری (غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سوامی لکشمین جی مہاراج | ایک ہندو سوامی لکشمین جی مہاراج نے اپنی معرکہ الہ آباد کتاب عرب کاچاند میں نورِ محترم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ انوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں الکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

۱۰ امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کاچاند کے متعلق تحریر لکھتے ہیں۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مُسَمِّم (سوامی لکشمین جی) کے قلمِ حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ صد تحسین و آفرین ہیں۔ صحتِ واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (المجلیث امرتسر ص ۱۹، کالم ۲-۴ مئی ۱۹۳۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ (اس کتاب کو) پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے۔ (المجلیث امرتسر ص ۲۹، مارچ ۱۹۴۰ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ عرضند قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (المجلیث امرتسر ص ۲۹، اپریل ۱۹۳۸ء)

جنگا دیا۔ (عرب کا چاند ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی لکشمین ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم، عرش و کرسی بھی کچھ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداک کا نور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السلام بھرتی اوریں علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح آچکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صدمہ و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا چاند ۳۹)

سرخس پر شاد شاد | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نور انبیتِ مصطفوی کی ضیا پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

روپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا کا نور ہے نورِ پیمبر !

خدا کی شان ہے شانِ محمد

دلورام کوثری

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۲)

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

ہوئی کافر نور احمدی سے شرک کی ظلمت

سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

شکر لال ساقی

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۲۲)

گرونانک سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختار کل محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

بُن ڈٹھا نور محمدی بُن ڈٹھا نبی رسول !
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خداتے دو جانا نور محمدی جو خاصہ یار کہاتے
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جانا نور محمدی جس چا بن کیتا آ
(جسم سا بھی بالا ص ۳۲)

پروفیسر جی ایس دارا جو کہ بیرسٹرا ایٹ لارڈ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ (ایڈیٹر "انڈیا" لندن) جو کہ سکھ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب "رسول عربی" میں محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نور الہی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اسے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا ہی اچھے ہوں گے تیرے بخت جو تو نے جیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی ص ۲۵)
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ "وہ احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم بن کر آنکھوں کے سامنے تھا"
(رسول عربی ص ۳۵)

لے دہا بیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں کہ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف سے عشق و محبت کے آب کو شرک بوندیں ٹپکتی ہیں۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ایک روال کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (رسول عربی ص ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ہندوؤں کے اٹھروید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے اٹھروید کے ایک منتر میں سرور کائنات مہر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

اَدُمُ جَنّاهُ اَبُ اشْرَتُ مِزاشْنَسُ اسْتَوْشِیْتِ کورم ششٹیم سہسہرچہ نوٹیم ریشیشو اودو مہے
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (حفاظت میں) لیتے ہیں۔
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدُمُ : یہ	ششٹیم : ساٹھ
جَنّاهُ : اے لوگو	سہسہر : ہزار
اَبُ : احترام سے	چہ : اور
اشْرَتُ : سنو	نوٹیم : نوے
مِزاشْنَسُ : محمد	ریشیشو : دشمنوں میں
اسْتَوْشِیْتِ : تعریف کیا جائے گا	اودو مہے : ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
کورم : ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے	
اہ گادہ پرباید ہوم اہ استواہ اہ پر و شاہ اہو سہسہر کشنا لچا پو شان شیدی	
لفظی ترجمہ:	پرباید ہوم : بڑھوتری کرو۔
اہ : یہاں	اہ : یہاں
گادہ : ایسے گایو (قدسی لوگو)	استواہ : اے گھوڑو (بہادرو)
اہو : یہاں پر	اہ : یہاں
سہسہر و کشنا : ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔	پر و شاہ : اے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

اپنی : ہی

پوشاہ : عزیز نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادر) یہاں اے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ عزیز نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنبرہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے رنبرہ : شریعت

پتوہ : رب سے پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پٹھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صداقتوں کا

ذکر ہے۔

۱۱. حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

۱۲. سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک وید ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک خاص فوقیت رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، بکھیوں کی بھینٹا ہٹاؤ اور گیت کے ہیں۔

(فقیر الہیام ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دینے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مرتبی۔ رعد والا۔ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۲) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال کر دیا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۳) انہوں نے دُعا کے معجزوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی۔ جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچواں آیت ۱۲۵ مترجمہ بالوپیاری لال صاحب زمیندار برودھا مطبوعہ ودیاسا گر پریس برودھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے اُن خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنہل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت دلعت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنی 'ناک عرب' کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی انہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام اُمستی ہوگا۔ اُمستی کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ جس کے معنی امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو داس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور داس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کھکی پوران میں بکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پہاڑ کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبوراً چلا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ کہ پہاڑ کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

آخر میں سری کرشن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔
(میلادِ نامہ ص ۴۴، ۴۵)

قارئینِ کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجتہم، شفیقِ معظم، محبوبِ ربِّ اکرم، مدنی تاجدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیاتِ طہنات اور مفسرینِ عظام کی تفسیراتِ مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابین کی تأییدات اور مبذوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی قرآن وہی یسین وہی طہ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ
الصلوة والسلام سے ہوئی مگر سرورِ کائنات، معجز
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتہد محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مفسرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفاسیر
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام
نے فرمانِ خداوندی وَاذْخُرْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِثْلًا قَوْمًا كِي حَقِيقَتِ بِيَانِ كَرْتِي هُوَ فَرَمَا بَا۔
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاخِرُهُمْ
میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة
وَالسَّلَامِ سِيْ هِلْمِيْ بِيْدَا هُوَا هُوَلْ اُوْر مَعْبُوْثِ هُوْنِي
فی البعث (احادیث المنقاة ص ۷)
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱، مقاصد الحسنہ ص ۳۲۷) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور بیوطی ص ۱۸۴ تفسیر ابن جریر ص ۱۵ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ اخصاص الکبریٰ ص ۹
دلائل النبوت ص ۱۱ از ابو نعیم۔ جواہر البحار ص ۶۹۱، انوار المحمدیہ ص ۱۰۰ از نبھانی، شفا شریف ص
مواہب اللدنیہ ص ۱۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للخریوطی ص ۱۰۰ (آفتاب نبوت ص ۱۰۰)
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف و دھایا
جو وچ پیدائش اول حلقیا پچھے دُنیا آیا
(تفسیر محمدی ص ۲۰۰ منزلِ پنجم)

قاری محمد طیب یونبندی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدر مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تفضل اور فرق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔

يَذِكُ الرَّسُولَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مرتبے، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین (انبیاء کرام علیہم السلام) باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مرتبے اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بکلی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں موضح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہونے کی وجہ سے مرتبے ہیں۔ ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مرتبے ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہائے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کر آتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبدار بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی ادلہت کا ترانہ الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا دَاوُدَ مُمِيبِنَ الرُّوْحِ
میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے
درمیان ہی میں تھے۔ (یعنی ان کا ضمیر ہی کیا جا رہا
تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت

بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

دآفتاب نبوت صلاتاً صلاً از قاری طیب دیوبندی

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی
ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب

کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد
کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا
اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا
بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت)
کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف
نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (دآفتاب نبوت ص ۱۲۴۔ ۱۲۵)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی
اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی
ہوئے ان کی خاطر سے پیدا سبھی
(حیات وحید الزمان ص ۱۱)

سید الشافعیں، امام الاولین و الآخِرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صحابہ کرام
عمرفاروق، عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا
کیا مَتی کُنْتَ نَبِیًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

وَآدَمُ مَبْنِیْنَ الدُّوْحِ وَالجَسَدِ
(مقاصد الحسنہ للسحاوی ص ۳۲۷، آفتاب نبوت ض ۱۱،
آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے درمیان
میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

(الحادیث المشاہیر ص ۱۱۱)

(تفسیر درمنشور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱، ترمذی شریف ص ۲۲، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی
ص ۳۳، عرائس البیان ص ۲۳۸، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۳۲، جواہر البحار ص ۴۹،
انوار المحمدیہ ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، لفظ سطلانی زرقانی شریف ص ۳۹)

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے
لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے
اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(نشر الطیب ص ۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ
النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ
فِي طِينَتِهِ۔
بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو
چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی
میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۳، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱، کتاب الوفا ص ۳۲، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱،
مستدرک ص ۴۱۸، مقاصد الحسنہ ص ۳۲۷، اشعۃ اللغات ص ۴۹۹، تفسیر محمدی ص ۱۱)

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت
سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدثین
کے ممبر تھے۔
(اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۳۰، جولائی ۱۹۴۳ء)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ان کو سراہا افضل و کمال، معدن حسنات و خیرات جیسے معزز القابات لکھے ہیں (حیات اخرف)
مشہد

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب لِمَ كُنَيْتِي أَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعُ رَأْسَكَ اپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو فَ رَفَعَ رَأْسَهُ پس انہوں نے سر مبارک کو اٹھا پھر اِی نُوْرٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرَادِقِ الْعَرْشِ تو انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّوْرُ یَہ نور کیسا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُوْرٌ نَبِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ! یہ میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا۔ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ مُحَمَّدٌ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی
سَمَاءٌ وَلَا اَرْضًا

(انوار المحمدیہ ص ۱۷۷، جو اہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۹، زرقانی ص ۲۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲۱، زرقانی از محمد بن عبد الباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

اے اللہ تعالیٰ نے سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاصْطَبَبَ فَكُنَيْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۹، کتاب الوفا ص ۱، مستدرک ص ۲۱، زرقانی شریف ص ۲۲)

۲ وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی ما خلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۷، اپریل ۱۹۰۹ء، المہر حدیث امرتسر ص ۵، فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۱ ص ۵۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱ ص ۲۳۸، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۵۴۸، زرقانی شریف ج ۱ ص ۳۷، مدارج النبوت ج ۲ ص ۲، مطالع المسرات ص ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲، شرح بدأ الامالی ص ۳۵، عطر الوردہ ص ۲۴ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹)

(بخیرۃ الاسلامی ص ۲۰)

جو کہ امام العارفین اور حجتہ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

پیدا فرمائی وہ سینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابرز ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى نُوْرًا
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کائنات کی اصل اور روح حضور

پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والتسليمات

ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس

وقت نہ پانی تھا۔ نہ مٹی تھی۔ نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

اَنَا اَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُوْدِ الْعَالَمِ
وَلَا مَاءَ وَلَا طِيْنَ وَلَا جِسْمَ وَلَا اَدَمَ

۱۔ محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کَانَ مِنَ الْاَعْجَابِ وَفِي الْحَدِيثِ مِنَ الْحُفَاطِ مَا عَلِمْتُ اَنْ اَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ صَفَّ مَا صَفَّ هَذَا الرَّجُلِ۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء اُمت میں کسی کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۴) وہابیہ کے ماہنامہ الاسلام، دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے درمیں رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۳۱-۱۳۲ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے
کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي
خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ -
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(الميلاد النبوي ص ۲۲، ۲۳)

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سر زمین پر سرور عالم اگر پیدا
تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُوْرًا نَّبِيْنًا عَلَيْهِ
عَلَامَةُ عَمْرٍو بن احمد خرپوٹی علیہ الرحمۃ | السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ - بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصيدة الشهداء ص ۳۷
از علامہ خرپوٹی)

علامہ محمد المہدی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرماتی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ -
(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ
خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ
شَيْءٍ -
اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب
سے پہلے پیدا فرمایا پھر اُس سے ہر اچھی چیز پیدا کی
اور پھر اُس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جوہر البحار فی فضل النبی المختار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۸-۹۹)

نبی مکرم، شفیع معظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الفطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُساذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورًا نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ يَدُورًا بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ.

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں مشیت خداوندی تھی دورہ کرتا رہا۔ جب کہ لوح قلم۔ جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

فَسَمَّ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْعَرْشَ.

تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔

پھر اس چوتھے حصے کے چار حصے کئے

فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو
پیدا کیا

وَمِنَ الثَّانِي الْكُرْسِيِّ وَ مِنَ الثَّلَاثِ
بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ.

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور
تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ.

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے
سے ان کے دنوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے حصے سے ان کے
اش و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ
محمد رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم.

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورَ أَبْصَارِ الْمُؤْمِنِينَ
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَ هِيَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّلَاثِ
نُورَ أَنْسِهِمْ وَ هُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

تیسرے حصے سے

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۷۱ ابن جریر، مواہب اللدنیہ ص ۲۴۰، زرقانی شریف ص ۲۴،
انوار المحمدیہ ص ۹، عصیدۃ الشہدہ ص ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸، مدارج النبوت ص ۳۰۹، مطالع المسترشد ص ۲۱۱
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا
وجود سرور دین سے وجود ملک ہستی ہے
کہیں جن دل بشر پیدا کہیں شمس و قمر پیدا
محمد سے ہوئے بحر و براہ و خشک و تر پیدا
مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ

اول الخلق ہونا با ولایت حقیقیہ ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نشر الطیب ص ۴۵ مطبوعہ دیوبند)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کے مبنوا تھے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲، ۲۰ جون ۱۹۲۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے قصیدہ میں اسی بے لکھا ہے۔
 وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِينَا لَمْ يَخْتَدِ وَصَصَّامٌ قَلْبُ مِيرٍ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ
 (قصیدہ الطیب انعم ص ۱۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں
 تحریر فرماتے ہیں۔

بدان کہ اول واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
 چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَسَاءَ مَكُونَاتِ عَلَوِي وَسَفَلِي اِذَا نُوْرُو
 اِذَا نُوْرُو جَوْهَرِ پَاكٍ پیداشدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و
 ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدور این
 کثرت از ال وحدت و بروز و ظهور مخلوقات از ال جوہر عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔
 ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم
 و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔
 کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ
 ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت،
 دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم
 ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدور اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

لے غیر مقلدین کے مستند عالم ابراہیم میرسیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم میراکو
 علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کمالاتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک
 تصانیف میرے پاس موجود ہیں۔ جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹) غیر مقلدین
 کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے اخبار محمدی دہلی میں شیخ کو سیدی خاتم المحققین و المحدثین علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
 الباری لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۵ جولائی ۱۹۳۲ء)

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔ (مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)
 اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء
 علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ میں نظماً بیان کیا ہے۔

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَائِيَا
 حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
 هُوَ فَرْدٌ بِاللَّهِ وَالْكَلِّ مِنْهُ
 لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ
 مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ
 قَلَمٌ كَاتِبٌ وَكُوحٌ وَمَاءُ
 مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلَاكِ كَانَتْ وَمَادَا
 رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ
 عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکال تمہارے لیے
 چنیں و چنناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
 فرشتے خدام رسولِ حشم تمام اُمم عن سلام کرم
 وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابسیہ بھی عارفِ ربانی
 حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ عالمِ حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

لے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۳۲ پر امام ربانی قیومِ زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد
 سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اولیاءِ عظام میں شمار کیا ہے۔

ملکِ سن علی بامعنی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دور اور پُر فتن عہد میں فاروقی خانوادہ کا ایک پاک باطن شرف نگاہ
 عالمِ ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی حلقہ علمائے جلیل عالمِ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید
 کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادینیت کی جڑ
 پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بلیغ اور موثر اسلوبِ بیان اور دلآویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں میں

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سایر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشار عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگرال را این دولت میسر شدہ است۔

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود نور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۱۱۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی **من نورہ** کے معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

دبقیہ صفحہ ۱۸۰) اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشاروں اور نکتوں میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجددیہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجدد کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی تمنیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جھگڑے نمٹائے جاسکتے ہیں۔ (تعلیمات مجددیہ ص ۱۲)

۵۔ اعظم حضرت عظیم البرکت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عین ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا اہل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عز و جل جسے اور کڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شے میں سلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (سلاوۃ الصفا فی نور المصطفیٰ ص ۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے | ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر
 محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی
 ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت
 امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے
 کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ
 يَدَيْ دَرَجَتِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا
 ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنجان ص ۹، سیرت حلبیہ ص ۱۹، زرقانی ص ۱۹، جواہر البحار ص ۱۱، نشر الطیب ص ۱)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف
اشرف علی تھانوی کا عقیدہ | کو درج کر کے اپنے عقیدہ تہذیب دیوبندیوں اور وہابیوں کو

تلقین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر
 زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

ناظریضے:- فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

مدنی تاجدار، حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف
جبریل امین کی عمر | صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَّرْتَهُ مِنَ السِّنِينَ
 تمہاری عمر کتنے سال ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے
 اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
مَرَّةً رَأَيْتَهُ اثْنَيْنِ سَبْعِينَ
أَلْفَ مَرَّةٍ -
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَعِدَّةٌ رَبِّيُ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَا
ذَلِكَ الْكَوْكَبُ -
یہ سن کر حضور پر نور علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات والتسليمات نے فرمایا۔
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت حلبیہ ص ۴۹، جواہر البحار ص ۶۶، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ص ۹۴)
محمد سر وحدت ہے رمز اس کی خدا جانے
شرعیات میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں | مندرجہ بالا مستند روایات صحیحہ سے اظہر من الشمس
ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو
ابو البشر کہتے ہیں۔

وسیلہ مصطفیٰ سے لغزش معاف | رحمت عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنار
کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رب بحق محمد لما عقرت لى اے میرے پروردگار
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے تو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کیف عرفت محمد اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا انک لما خلقتنی

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ
 مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ
 إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ ۱۔ اے رب تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
 فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس مہستی کا نام تو نے اپنے
 اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا
 اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا تُو خَفَرْتُ لَكَ بَشَكٍّ مِمَّنْ نَعَزَّ بِغَيْرِ مَعْفٍ
 فرمادی۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۱۔ اگر محمد مجھے علیہ التمجیۃ والثناء کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی
 نہ فرماتا۔

(خصائص اکبری للسیوطی ص ۱۱، الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۱۱ لابن جوزی۔ بیان المیلاد النبوی
 طبرانی شریف ص ۸۲، ۸۳، مستدرک ص ۶۱، ابن عساکر ص ۳۵، شواہد الحق للنہجانی ص ۱۲، انوار المحمدیہ
 ص ۱۰۹، زرقانی شریف ص ۶۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۲، تفسیر عزیزی ص ۱۸۳، افضل الصلوات ص ۱۱)
 امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ
 مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ
 مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ
 آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا تو تسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ
 وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم!
 نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق بچین!

مولوی اشرف علی تھانوی | نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنے صحیح میں روایت
 کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

تم کو پیدا نہ کرتا۔

نشر الطیب ص ۱۸، مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِيْ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى مُخَاطَبًا لِاَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَوَرَدَ اَيْضًا لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔

(عطر الوردہ ص ۲۴ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دُنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دُنیا کا وجود ان (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے بارِغِ عالم میں بہا رہا!

گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو گر وہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَکَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضُرُوْرًا مِّنْ

لَوْلَا لَمَا تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(قصیدہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اور کیونکر دُنیا کی

طرف ضرورتیں ایسے نفسِ زکی کو بلا سکتی ہیں۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دُنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے تو دُنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

(طیب الوردہ ص ۸۹)

مجید الف ثانی علیہ الرحمۃ | نے مکتوبات شریف میں تحریر فرماتا ہے کہ لَوْلَا لَمَّا خَلَقَ اللهُ

سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَّا أَظْهَرَ التَّرْبُوبِيَّةَ. اگر حضور
پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات نے اس عالم دُنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ
سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ (مکتوبات شریف ص ۱۰۰ نمبر ۱)
جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جدید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ
مولوی ذوالفقار علی دیوبندی | ہیں نے بھی حدیثِ قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَا لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَ لَوْلَا لَمَّا
يَعْنِي اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ
لَمَّا أَظْهَرْتُ التَّرْبُوبِيَّةَ. ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے
دعطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند) تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ | محدثینِ عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ تنظیم
الہدیت، جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے ہیں درج ہے کہ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) نے اپنے
مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے
نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل
کا سہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے
کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۳، نومبر ۱۹۵۹ء) ہفت روزہ الاعتصام جس کے
سرپرست داؤد غزنوی تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار
کے خزانے پنہاں ہیں (ہفت روزہ الاعتصام ص ۱۰ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں
کہ مکتوباتِ علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مسافرخین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیماتِ مجددیہ ص ۱۰)

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
بارکات کے وسیلہ جلید سے تمام آسمان اور زمین
دالوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

ربیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۰ زرقانی شریف ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۹
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کی
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۱، جواہر البحار ص ۱۵۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱، شرح قصیدہ از شیخ زادہ ص ۱۱)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کان نور نبینا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یرای فی وجہ آدم علیہ
السلام مثل نور الشمس المضيئة
فی حال کونہا فی قبة الفلك وکنور
القمر البضی اذا تجلی فی حال تمامہ

سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور
قبة الفلك پر سورج کی طرح اور آسمان کے درمیان
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم
علیہ افضل الصلوة والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک
اسی نور مبارک سے ہی آسمان اور اس کے

وَسَطَ السَّمَاءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ
السَّمَوَاتُ وَالسَّرَارِقَاتُ وَالْعَرَشُ
وَالْكُرْسِيُّ۔ (الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۶ مطبوعہ بیروت)

پائے۔ عرش اور کرسی منور تھے۔

نور محمدی کی تسبیح کی آواز |
رأس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور
اللہ مرقد ہماروایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَدْعَا ذَٰلِكَ النُّورُ
فِي صَلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَبْثِيئًا
كَنَبْثِشِ الطَّيْرِ۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَذَا تَسْبِيحُ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُدْعُهُ
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ
الزَّاهِرَةِ۔

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک جموں
میں ودیعت رکھوں گا۔

ربیان المیلاد النبوی ضء الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۵

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے

سراج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

امام اجل، جلال الملتہ والدین اسیوطی
کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔
حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص گبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حضرت حوا کی پیدائش | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جنسی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ در اس خواب از استحوال ضلع یسری حوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام حوا اس لئے رکھا گیا کہ وہ حوی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔
(مدارج النبوت ج ۲)

حضرت حوا کا مہر | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیجو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔
(نشر الطیب ص ۱۰۰ از اشرف علی تھانوی۔ سلوة الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۰۰، مدارج النبوت فارسی ج ۲، بیان المیلاد النبوی ص ۱۰۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۰۰، ذرقانی شریف ص ۲۳، انوار المحمدیہ ص ۹)

کرامت محمدی | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت حوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہوئیں اور نور محمدی ان کے رحم صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ ذرقانی، اور علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن حوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوًّا بِشَيْثٍ اِنْتَقَلَ
عَنْ اَدَمَ اِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ
فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ الْاَشْيَاءِ
فَاِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحَدَّ كَرَامَةِ مُحَمَّدٍ

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الفبا ص ۳، انوار المحمدیہ ص ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱، المیلاد النبوی ص ۱

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے پھر شیت
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت
کی وجہ سے تھا۔

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سرکار سیدنا حوا علیہا السلام حضرت شیت
علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکار سیدہ حوا علیہا
السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ

نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

يَأْتُونَ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ

نَهَا بِشَيْتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا

وَضَعَتْهُ رَأَتْ حَوًّا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

نُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَأُسْبِثَتْ

وَضَرَبَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَ حَوًّا وَبَيْنَ إِبْلِيسَ حِجَابًا

مِنَ النُّورِ غَلْظَةً مَسِيرَةَ

خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ

ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشَيْتَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَمْ يَزَلُ

إِبْلِيسُ لَعْنَهُ اللَّهُ مَجْبُوسًا

بِمَنْ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ

بِشَيْتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - (الانوار ومصباح السر والافكار ص ۹ مطبوعہ بیروت)

فرشتے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور
ان کو شیت علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت
حوا نے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت تک ایک
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال
کا بعید عرصہ تھا حائل کر دیا تھا۔ اور اس مدت
کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا وسوسہ
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیت علیہ السلام
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

پیشانی شیش میں نور محمدی کی چمک | جب شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بلخ سینین والنور کیشرق من عنریہ رانی السماء جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی ان کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔

(الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۷)

حضرت شیش سے عہد نامہ | راس المحمدين عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی زوایت رقمطراز ہیں۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند شیش علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے نعت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گرے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

فَلَمَّا آتَىٰ آدَمَ بِالْمَرْثَةِ أَحَدًا
بَيَدِ وَلَدِهِ سِيشٍ وَقَالَ يَا بَنِيَّ
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَمَرَنِي
أَنْ آخِذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أُوِي
فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا
فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے جبرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! إِنَّ رَبَّكَ يُعِدُّكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَىٰ سِيشٍ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ عِبَادُ الْمَلَائِكَةِ السَّمَوَاتِ۔

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت شیش علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمانِ خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیت علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی حلے (جوڑے) جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے و زوجه اللہ یمخو ائلة البیضاء کانت فی طول حواء وحسینها وجمالیها۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی محو املہ بیضا سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت حوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور و الافکار ص ۴)

زوجہ شیت کو آسمانی مبارک انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ

مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

هَنِيئًا لَكَ يَا بَيْضَاءُ قَدْ اسْتَوَدَّ
دَعَاكَ اللهُ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علی صاحبہا
الصلوة والسلام کو ودیعت رکھا ہے۔

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور و الافکار ص ۴)

حضرت انوش سے عہد سرکار سیدنا شیت علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے
سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (انوار و مصباح السرور و الافکار ص ۴، مدارج ص ۴)
قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ انبیاء کرام
رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کرام کی بہت بڑی شخصیت علامہ
انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا
آلوسی رَبَّنَا ظَلَمْنَا انْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ

تَعْفُرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا كَيْفَ نَحْيِيكَ قَالَ كَلِمَاتٍ هُنَّ كَلِمَاتٌ عَلَيْكَ وَلَسْتَ بِرَبٍّ مُنْجِمٍ

تیل رَأَى مَكْتُوبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ
حضرت آدم علیہ السلام نے عرشِ معلیٰ کے پائے پر

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَفَّعَ بِهِ وَإِذَا
أُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلَى عَيْسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلْتَطْلُقَ الْكَلِمَاتُ عَلَى الرُّوحِ
الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَيْسَى بَلٌ وَمَا مُوسَى
بَلٌ وَمَا الْأَنْبِيَاءُ إِلَّا بَعْضٌ مِنْ ظُهُورِ
النُّوَارِ وَزَهْرَةٌ مِنْ رِيَاضِ
النُّوَارِ -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو
اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح
اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان
پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ
اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام
سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے
انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۶. مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید
الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ
(اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے) ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعِي حَيْثُ يَخْصِفُ النُّورُ
أَنْتَ وَلَا مَضْغَةَ وَلَا عَلَقُ
أَنْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغُرْفُ
إِذَا مَضَى عَالِمٌ بَدَا طَبِيقُ
فِي صُلبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
خَنْدَفٍ عُليَاءٍ تَحْتَهَا النُّطْقُ
الْأَرْضُ وَضَاعَتْ بِنُورِكَ الْأَفْقُ
وَسُبُلَ التَّرْسَادِ مَحْتَرِقُ

مِنْ قَبْلِهَا طَبِيتَ فِي الظَّلَالِ وَفِي
ثُمَّ هَبَّتِ الْبِلَادَ لَا بَشَرُ
بَلْ نُطْفَةٍ تُرَكَّبُ السِّفِينِ وَقَدْ
تَقَلُّ مِنْ صَالِبِ إِلَى رِحْمِ
وَرَدَّتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُسْتَبْرَأً
حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنِ مِنْ
وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ
فَتَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ

(کتاب الوفا ص ۳۵ - خصائص الکبریٰ ص ۹۷ - مواہب اللدنیہ ص)

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفسر مولوی
مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی

کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف
 علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی
 مد نظر رکھئے۔

ترجمہ :- زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز ودیعت گاہ
 میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ
 السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سالیوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور
 ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے
 ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے
 تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے۔ اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف
 نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے
 کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور سبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاع ظاہر ہے۔ اور یہ نزول
 الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ
 (صلب آیا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور
 حالت یہ تھی کہ نسربت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔
 (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ)
 نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زبودش گز گشتی راہ معنوح . بچودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل

ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گذر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں مخفی تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہدِ ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جبل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۵ تا ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری

شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ | جو کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ
يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ
(قصیدہ برونہ شریف)

وَكُلُّ اِي اَتَى الزُّسْلُمِ الْكِرَامِ بِهَا
فَاِنَّهُ شَمْسٌ فَضِلُّهُمْ كَوَاكِبُهَا

۱۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرض فالج کا ہو گیا تھا۔ جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

(نشر الطیب ص ۲ مطبوعہ دیوبند)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اور اول وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتابِ فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاءِ علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقتِ غیوبتِ شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شبِ تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوضِ طاہری و باطنی روح پر فتوحِ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور و وجودِ باوجودِ خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغِ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر الوردہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عمر بن احمد خرلوتی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ إِنَّ كُلَّ آتَى وَصَلَ إِلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ فَهُوَ مِنْ نُورِهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِأَنَّ كُلَّ مَا فِي الْكُونِ مِنْ نُورٍ لَا يَكُونُ إِلَّا بِشَكِّهِ وَجُودِهِ كَمَا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ كَرَامَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَوْنُهُمْ مِنْ نُورِهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور مبارک کی طفیل ہیں۔ اور کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ سب آپ کے نور پاک کی بدولت ہے۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ إِنَّ نُورَ الْأَنْبِيَاءِ اسْتَدَّ مِنْ نُورِهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عمیۃ الشہدہ ص ۱۱)

فرماتے ہیں کہ إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِأَفْضَلِ نَبِيِّهَا۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔ (شرح شیخ زادہ بر حاشیہ عمیۃ الشہدہ ص ۱۱)

اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِ مُسْتَجِيرًا
فَادْعُو رَبَّ عَلَيْهِ وَادْرُسْ بِسَبَبِهِ
رَفَعَهُ إِلَيْهِ وَنُوحٌ بِهِ فِي الْفُلِكِ
تَوَسَّلَ وَيُونُسُ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ
أَيُّوبُ بِهِ تَضَرَّعَ.

(الميلاد النبوی ص ۲ از محدث ابن جوزی -)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع
مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عالیہ میں ہدیۂ عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي تَوْلَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرُءٌ كَلًّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَىٰ كَوَلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكُتَّابَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے۔ اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلِ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهَا
 بَرْدًا وَقَدْ خَدَّتْ بِنُورِ سَنَاكَ
 آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر
 ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ أَيُّوبُ بِضُرِّ مَسَّهُ ! فَأَرْبِلَ عَنْهُ الضُّرَّ حِينَ دَعَاكَ
 اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے
 پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | کُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا وَرَدَ بِهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
 سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔
 حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔ قَدْ خُلِقَ

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ
 حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو سراج منیر

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ
 مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ
 أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشُّهُودِ عَلَى أَنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ
 مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَنْقُصْ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔
 بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کر لئے
 جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع
 نہیں ہوتی، اس حقیقت پر جملہ اہل ظاہر اور شہود
 کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہ السلام
 کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام کے نور مبارک
 میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۹)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العراب والعمم
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں لکھتے ہیں۔

وَإِذَا مَا آتَا نُوحًا وَمُوسَىٰ وَآدَمَ
 وَقَدْ هَالَهُمُ الْبَصَارُ بِبِكَ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذِهِ ۝
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَخُولُ رَبَّهُ

بَنِي وَلَمْ يَطْفُرْ هُمْ بِالْمَاءِ رَبِّ
شَفِيعًا وَفَتَا حَا لِبَابِ الْمَوَاهِبِ

(اطیب النغم ص ۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبجانی
نور محمدی کی برتری اور عظمت علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے
النوار انبیاء علیہم السلام امر کرد اور پروردگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب النوار ایشان پس نظر کرد
آنحضرت و پوشید النوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے
النوار ما را گفت اللہ تعالیٰ ای نور محمد بن عبد اللہ است اگر آرید لوے میگردانم شمارا
انبیاء گفتند ایمان آوردیم یا رب بوسے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جل جلالہ
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ :- یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان النوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر
غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مسلمین تارے ہیں تم نہر مسبین!

سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا: اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۲، ۳۔ مواہب اللدنیہ۔ النوار المحمدیہ ص ۵ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیبِ کریم و گارِ مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذات بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی بلا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم المبرکت، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگارِ عالم کی بارگاہ
میں دُعا مانگی۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول
انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے
اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور
انہیں خوب ستھرا فرما دے، بے شک تو ہی ہے
غالب حکمت والا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔
(پ ۱۵ ع)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم کون ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۴۹، ۵۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -

شواہد النبوت للجہانی ص ۸، ۹ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ۲۴ - شفا شریف ص - جواہر البحار

ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۳۴ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۶ -

مولوی ابراہیم میرسیا کوٹلی - نشر الطیب ص ۱۲ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر حالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے خلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعثِ تخلیق کائنات، سرور کائنات، حضور پر نور، نور علی نور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب موبہاں
سیاح لامکاں، سید مسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو
کہ درج کیا جاتا ہے۔

کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ تو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل ہیں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (پ ۹ س ۱۷ اعراف زکوٰۃ ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت تورات میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَرَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَشْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

اے حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ سے فتح ع ہما اور ان کی صفت انجیل میں۔

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو سے ملا: اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ
خطا کاروں کو معاف کرو گے۔ خدا اُس وقت تک
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کروے
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بنیا اور بہرے
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل
کشادہ ہو جائیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا
لِلْأُمِّيَّاتِ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكَّلَ لَيْسَ لِفِطْرِي
لَا غَلِيظٌ وَلَا سَحَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَ
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْفَحُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّىٰ يُقِيمَ بِهِ
الْمِثْلَةَ الْعَوَجَاءِ بَانَ يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَ تَجِبُ بِهِ أَعْيُنًا
عُمِيًّا وَآذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

صحیح بخاری - دارمی شریف ص ۱۲ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصال اکبر ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳
ایک روایت میں جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف درج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ
وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ
الْعَمَادُونَ وَاللَّهُ فِي السَّرَّاءِ وَ
الضَّرَّاءِ وَفِي كُلِّ مَنْزِلٍ وَ
يُكَبِّرُونَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَعَاءَةُ السُّنَنِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا رَأْسِ
كَنَاسَةٍ وَتَوْتِرُونَ عَلَى رُؤْسَا
لِيَهُمْ وَتُوضُّونَ أَطْرَافَهُمْ وَ
أَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
كَأَصْوَاتِ النَّخْلِ -

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند بندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

(سنن دارمی ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۲۸، کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، شواہد النبوت ص ۱۱)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی

جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص ان انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سنا دی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ ان انبیاء کے لئے ہوتے صحائف اور ان کے کلمات طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم ان کے محرف و مبدل صحائف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منظر تھے۔ اسی لیے بہت سے ذی علم اور سمجھدار اہل کتاب خلوص اور نیک ظنٹی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحف سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہرب نے آپ کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہو گا۔ میں نے کتب سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔

یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ تشریف لے گئے تو وہاں نسطور اہرب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزماں ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجۃ البکریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزماں ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکین قلب میسر نہ ہوتی چنانچہ یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیش گوئیاں دیکھیں جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نجاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم کیا اور مسلمان ہوا۔ کچھ کے ابتداء میں قیصر روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام عنایتا ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بد عالم صاحب
مولوی بد عالم دیوبندی

قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا متحمل کھینچ دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ یجد و نہ مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی باڈ شاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفاسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے

بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب سیرت تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گرما گرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنہ ص ۴ ج ۴)

غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے
ابراہیم میر
ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا ہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحابہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد بعہد کی تحریفیات لفظیہ و معنویہ کے ان جو اہر ریزوں پر پر وہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفیات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ کو چھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (انجیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استثنا باب اورس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹولہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ (الاحقاف ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ اُمتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصلِ کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (سیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابن قسیم دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن قسیم نے بھی لکھا ہے کہ اہل کتاب کے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو شرح)

قارئین حضرات :- اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سُرر مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التبارک و التعلیٰ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ توجہ تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِمْ - (پا ع ۱۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي مَجَّدَ لِعَتَّةٍ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ -

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔
جس کی نعت اور صفت ہم توراہ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۲، تفسیر مہیشاپوری ص ۲۲، ج ۱، سراج المنیر ص ۱۷، مدارک صحیح، ابوالسعود ص ۹، ج ۱، جامع البیان ص ۱۴)
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانصُرْنَا
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ - (تفسیر کبیر ص ۲۸، ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
لِيَسْتَفْتَحُوا لِيَسْتَنْصِرُوا
بِهِ عَلَى النَّاسِ -

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ
اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو
کو مبعوث فرما۔ جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۳۱، ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي
مَجَّدَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يَعْذِبَ
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ - (تفسیر ابن جریر ص ۲۱، ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔
تاکہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ -
(تفسیر ورنسٹور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلہ سے
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے
کر دو فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

ان یهود کالوا یستفتون علی
الأوس والخزرج برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

کانت یهود تستفتح بمحمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی کفار
العرب کالوا یقولون اللہم
ابعث النبی الذی نجد فی
التوراة معذ بہم وقتلہم (کتاب الفوائد ص ۴۳-۴۵)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ

اور طریق مستعدہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب

بنی اسد اور بنی عطفان جبینہ۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ

اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دعا سکھائی

اللہم ربنا اننا نسئلك بحق احمد
النبی الامتی الذی وعدتنا ان

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی دُئی

احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے

ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا

ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل

فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم

کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اُترنے سے پہلے

جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دُعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ بر حاشیہ قرآن پاک تاج کمپنی)
 فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو ملزم گردانتا ہے کہ آپ کے
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعائیں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ پر فتح
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۱ ج ۱)

سید الوہاب بیہ مولوی شہار احمد تسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا بِالنَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے وسیلے سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الرحمن ص ۱۲۱)
 شیخ الوہاب بیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آئے اسٹیں پیش یہودی طلب فتح کرے
 جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر حرمت اس نبی سے
 آپر انہاں جو کافر ہوئے بد تنہاں شرور و طردے
 جو دوج زمانے آخر جدی صفت تو ات پر صندے
 تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی من آیا
 (تفسیر محمدی ص ۱۱ ج ۱)

مولوی محمد علی کاندھلوی جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے
 اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ
 بخاری مستدرک حاکم، دلائل ہیبتی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن
 کر اوس و خزرج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بدیہا
 کا باعث بنی۔

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دُعا کرتے کہ ہم کو نبی آخِر الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کاندھلوی صاحب لیستفتخون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دُعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ لِمَا لِيَدُكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبَ مَهْجَرُونَ كِي دُعَاؤُونَ كِي ذَرِيْعَةِ اللّٰهِ سِي مَدُوْجَا هِيْتِي تَحْتِي۔
حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دُعَاؤَ کا سہارا لیا
اللّٰهُمَّ اِنَّا لَسَاَلُكَ النَّبِيَّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تَخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخِيْرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔
(قرطبی ص ۲۶ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دُعَاؤَ مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ دُعَاؤَ نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دُعَاؤَ مانگا کرتے تھے کہ یہودی وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ

اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی

کی بعثت پر منتظر تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے

ہم پر ظلم کرے۔ جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔

(معالم القرآن ص ۳۹۴ تا ۳۹۶)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ بُوندن این یہودیاں قبل از نزول این کتاب معترف و مقررہ نبوت این شخص و بزرگی او بر جمع انبیاء زیر کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام این پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایفتر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام این پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ این پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او محکم لشکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک لشکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۲۲۹)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی | فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ط ۱ ج ۲)

کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

ابھی لکھتے ہیں کہ

مولوی بد عالم نے دائم آں گل رعنا چہ رنگ بود + کہ مرغ ہر چہنے گفت گویئے او دارد
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا
تھا وہ شاہان تخت نشین ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی
آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے
مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے جا بجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و
تحریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

ابن تیمیہ جو کہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بد عالم
ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی
کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

قاریض کرام :- اب آپ کے سامنے موجودہ محرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلوات
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ دسج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے
اور محبوب رب العلا کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی: تورات سفر یہوش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے
بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا کوزرے کا۔ (۱۲) اے
یعقوب بیٹو جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۰) یہود اس سے سلطنت نہیں چھوٹے گئے
اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا اہل موتوں ہو گا۔ جب اس شیعہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی نیت ہوں
گی۔ (۱۱) یہوش۔ باب ۱۱

یہودیوں کی شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ ان کی نیت ہے کہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں مگر نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی۔ جیسا کہ قرآن نے بنی نضیر اور خیبر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جہد کے قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہارِ مناسبت ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سیدہ سلاہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
كَارِسُولُ ہوں۔ (پ ۹ ع ۱۰)

توریت کی کتاب استنثار میں حضرت سیدنا
موسےؑ کیلئے اللہ علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استنثار باب ۱۸ آیت ۲۱ تا ۲۸)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گزشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس نبی کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت نبی آخر الزمان شفیع مجرمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

شہنشاہ کون و مکان کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسا کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پیچھا کرتا اور اُس راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرور انس و جہاں، سیاح لامکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکان پر بلایا اور قُرب کا بیان دینی اَفْتَدَانِ قَابِ قَوْسَيْنِ اِذْ اَذْنٰی سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔ وہ آپ کی رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحْكَمُوْكَ فِیْمَا تَحْتَجِبُۙ بَیْنَهُمْۙ اُوْر وَاَرْسُلٰنَا لِّلْعٰلَمِیْنَ اٰیٰتِ شَرَفِیْۤہِۙ فِیۤہِۙ نِزْرٌۭ رَّوِّدِۙ عَالَمِۙ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ارشاد فرمایا ہے

اَعْطِیْتُ بِمَغَافِرِۙ حَزْرًاۙ بِنِ الْاَرْضِۙ
مجھے زمین کے سبھی ازل کی کنیا، عطا کی گئی ہیں۔

(صحیح بخاری شریف سے مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پیچھا کرتے ہوئے ایسے دشوار ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قوم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین پر قادر ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغِيظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ه وَانزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُواهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ بَيِّاصِيهِمْ وَكَذَّبَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ فَأَيْسُرُونَ فَرِيقًا ه وَأَوْزَكُمُ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَآمَوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَّوْعُوهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا مُخَبِّرًا شَيْءًا دَرِيسًا (پط ع ۱۹)

ہجرتِ مصطفیٰ | تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی بابت باریزوت کی سُرخ کی تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اے دو اینوں کے قافلہ تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سر زمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے بے کونکے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی مانند شمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرے اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار کے برابر قبوطے سے بڑے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے نمائندے یوں فرمایا ہے۔ یسعیاہ باب ۲ آیت ۲۱، ۲۲۔ مندرجہ بالا پیش گوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تحقق ہے کیونکہ

عرب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا ذکر ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلال کو پڑھیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں مہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان و ایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں دو انہوں اور ۱۳ میں تیما والوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں دو انی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دو ان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یفسان کے بیٹے کا نام ہے۔ دو ان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دو ان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اوس اور غزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں مہاجرین کی ہجرت قریش کی تمادوں اور کمائوں کی وجہ سے ہوگی کا ذکر ہے۔ اور ان کے انصار نسل دو ان سے ہوں گے کا بھی ذکر ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیما حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا ذکر کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار والے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشعار پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۲۲ میں موجود ہے قیدار کے آباد کاروں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بننے والے گیت کا میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے نکلیں۔ یسعیاہ باب آیت ۱۱

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام سلع ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ سلع کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب تورات مرویہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکیم خداوندی

اس سے سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
کوہ فاران موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استثناء باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

نہ طلع البدر علينا۔ من ثنیت الوداع۔ و جب اشکر علينا۔ ما دعی اللہ داع

اور فاران سے کوہ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں شہنشاہ رسولان، شفیع مجربان، وسید سبکیاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار تنہائی میں عبادت کرتے تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ آتش شریعت سے احکام شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوردی وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو مسکابہ و دو عالم صلی اللہ

یہود کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار

علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔
 اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یرشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اُس (حضرت مسیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرین کرام :- اب علماء یہود نے سرور کائنات منور موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کی شان اور نعت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل سیر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

اکابر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی من کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار سو جتید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھ جانے کی اجازت دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے صحائف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا۔ اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو وہاں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ النَّسَمِ !

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْلِمَّا عُمَيْرِي إِلَى عُمَيْرِي لَكُنْتُ وَرِيسًا لَهُ وَابْنُ عَمِّ !

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَنَمِ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر عنم کو دور کروں گا۔

تب نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمتِ اقدس میں میرا یہ عریضہ پیش کر دینا۔ وگرنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمتِ بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تب نے عریضہ دیا

تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سردیر کائنات،

مغز موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التَّوْحِيدِ وَالْمَشَارِكِ اِدْنِي هِجْرَتِ كَيْ مَوْقِعِ يَرْكُ كُنِي تَحِي اِدْرَآپ كِي قِيَامِ كَاهِ

رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تب نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔

بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کبہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جملہ افروز
 ہونے تھے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب
 انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اُس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔
 آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ
 نبوی میں پیش کر دیا۔ (زر قانی شریف ص ۲۱۳، وفاء الوفاء للسمہودی ص ۱۲۳، روح اللائف للسہیلی ص ۱۲۳)

بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی
بنو خزرج کا قبولِ اسلام | عالم تھے۔ اور بنو خزرج بُت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بُت
 جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا
 قلع قمع کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
 نے بنو خزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دُسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ
 ہی ذہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے
 ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں
 نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر
 آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اردو ص ۱۱۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے
 قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف
 لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت بچے جبکہ
 وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ
 بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو!
 میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شاک ہے یا تمہارے مذہب
 کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآنِ پاک کی حقانیت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ اتنے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری بڑی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص ۱۰۵ کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا

جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تیسرا فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ لاجبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تاکہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا

فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

الْخَاسِرِينَ۔

اُسی روز اجبار یہودیوں سے بیابیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳-۱۴)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا | خارجر بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادر کتب خود کہ تغیر و تبدل را بدان را نیست یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر | حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیت ابراہیم یعنی مکہ مکرمہ سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دین حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ

يُظَهَرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱، دلائل النبوت

ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا | حضرت ابوسبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے تہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایسا ایسی جماعت

بھی کر در کتابہائے خود نعت رسول راضی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیشکے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آگئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۱، خصائص الکبرایہ ص ۲۳، دلائل النبوت ابو نعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَا غَفْلَةً يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ
فَيَخْبِرُ أَخْبَارًا صَدُوقٌ خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور مجرور میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبرایہ ص ۲۹، کتاب الوفا لابلن جوزی ص ۳۲، ج ۱، شواہد النبوت للجہامی ص ۱۵-۱۶)

تورات میں سیرت مصطفیٰ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّحُوفِ الْقَتَالِ بَيْتِ كَبِ الْبَعِيْرِ وَيَلْبَسُ الشِّمْلَةَ
وَيَحْتَوِي بِالْكَشَاةِ سَيْفَهُ حَلَا عَاتِقَهُ ضُحُوكٌ كَمَا مَعْنَى يَهْ كَرِهِيْتُمْ نَظَرًا
گہ اور کریم انصاف ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی

ایسا ہو گا کہ بتسم فرماتے ہوئے ان کے آخری دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ علیہا عاتقہ کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تو مارا بدوش رہیں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۹)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا | ابن ابونعمان نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی یذرسون ذکر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَيَّمُونَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِرِ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ وَابَعُوا وَأَنْكَرُوا - نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا جو ان کی کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات امم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱، طبقات ابن سعد ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبدالمطلب میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہو گا جو اس نبی کو دیکھے گا اُس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۱ ج ۱)

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ

کے یہود کے پاس آیا فاتحاً و اجمعیاً فتذاکروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو وہ سب یہود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

ابو عامرؓ کا شانِ مصطفیٰ بیان کرنا | عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامرؓ رہا تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامرؓ جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِينٌ عَلَى دِينِ الْحَنَفِيَّةِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ يَنْتَظِرُ خُرُوجَ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - انتظار کر رہا تھا۔ وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا

(کتاب الوفا ص ۱۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبریٰ ص ۶۸ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص)

یہودی ہمسایہ کا بیان | سلمہ بن سلامہ بن قش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبدالمشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہو گا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہو گا۔ قَالَ نَبِيٌّ يُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِسَيْدِ نَحْوِ مَكَّةَ وَ الْيَمَنِ. تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

۱ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ عن عیسیٰ الملائکہ ابو عامر کے لڑکے تھے۔ مدارج النبوة۔

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب الموفات ۱۴۸-۱۴۹ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ط ۳۲ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھترے، ان کی آنکھوں میں سُرخی ہوگی۔ مہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنيا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱، تاریخ طبری ج ۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیسیان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر میزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خضوع اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لیے دعا کرتا تو بارش ہوجاتی جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

یَا مَعْشَرَ يَهُودِ مَا تَرَوْنَ أَخْرَجَنِي إِلَى
أَرْضِ الْجُوعِ وَالْبُؤْسِ۔
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس
بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

إِنِّي قَدِمْتُ هَذَا الْبَلَدَ
أَتَوَكَّفُ مَخْرُوجَ نَبِيِّ قَدْ أَظَلَّ
زَمَانُهُ فَلَا تَسْبِقُنَّ إِلَيْهِ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ
بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَ سَبِي
الدَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ مِمَّا
خَالَفَهُ فَلَا يَمْنَعُكُمْ
ذَلِكَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا۔ کہ یہ شہر اس
نبی آخر الزمان کی ہجرت کا ہے جو عنقریب ہجرت
فرمانے والے ہیں مجھے امید تھی کہ شاید وہ میری
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان
لانے میں کوئی تم سے پہلے نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو
لپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان

کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ
یہ کہہ کر وہ گیا

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا
 يَا بَنِي قَرِيظَةَ وَاللَّهِ اِنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي
 عٰهَدِ الْبَيْتَ كُمْ فِيهِ اِنَّ الْهَيْبَانَ -
 فَتَزَكُوْا فَاَسْلَمُوْا وَاخْرَسُوْا وَاَوْمَاءُ
 هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ -

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشبک یہ وہ نبی ہے جس
 کے متعلق تم نے ابن الہیبان سے وعیدہ کیا تھا۔
 پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور
 اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرنے لگے۔

(کتاب الوفاۃ ج ۱، طبقات ابن سعد ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا
 محدث بیہقی اور ابن حجر
 عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ
 درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم علیہ افضل
 الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا حلیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر
 کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں
 اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری
 پھوپھی جان خالدہ بنت حارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سنتا تو اس سے زیادہ
 خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر
 بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے
 بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سنتے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔
 میں نے کہا ہاں یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام

مے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام
 کی ادہ میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام حصین تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ج ۳ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فقیر الوالحام محمد ضیاء اللہ القدوری غفر لہ)

ہوا۔ اور واپس آ کر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۰۷)
 ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مروی ہے جب
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر
 سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ
 لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے
 کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا :

آيَهَا النَّاسُ أَفْتُوا السَّلَامَ
 اے لوگو! آپس میں سلام بھلیاؤ۔ آدمیوں کو کھانا
 اَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُوا
 کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو۔ جبکہ
 الْاِرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ
 لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے
 نِيَامًا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔
 ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۰۷ مدارج النبوت ص ۲۷)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب | حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے
 كَانَ وَجْهَهُ نُورٌ يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ
 سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچے کی زالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز
 کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آ کر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین
 و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔
 لَسَّ صِدْقًا رُؤْيَاكَ لِيَخْرُجَنَّ
 اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)

مِنْ صَلْبِهِ وَكَذُّ يَصِيرُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا -
کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزندِ ارجمند ظاہر ہوگا
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البحرى للسيوطى ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمين ص ۱۲)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب
وَاللّٰهُ اَنَا ذَالِكُ النُّوْرِ

خالق بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرئی ہے کہ حبیبِ کبریا، شہنشاہِ برودہ، محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا۔ کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی
اس قدر چھانی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمرم شریف کے کنواں
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعۃ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ یا اخی ان هذا الاھر
يَكُونُ فِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اے برادر! یہ نور بنو عبدالمطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور علی نور شافع یوم النشور محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا لخت جگر حضرت خالد حسب

مشرف باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ
خواب عرض کیا تو نبی غیب ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَنَا ذَالِكُ
النُّوْرِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

کتاب الوفاقت ج ۱ مطبوعہ مصر

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

ابوصخر العقیلی فرماتے ہیں کہ اعرابیوں
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ
کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

والشمار ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رحبڑ تھا جس میں تورات
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا سو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اوہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفْتَجِدُنِي تُوْرَاتِكَ نَعْتِي وَصِفَتِي
وَ مَخْرَجِي كَمَا تُوْنِي اِس تُوْرَاتِ مِيْرِي نَعْتِ صِفْتِ اُوْرْبَعْتِ كُوْپَايَا هِيْ؟ اُس
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَلْكَلْبِي
اَشْهَدُ بِالَّذِي اَنْزَلَ التُّوْرَةَ عَلٰى مُوْسٰى اِنْ لَنْجِدُ نَعْتَكَ وَ زَمَانَكَ
وَ صِفَتَكَ وَ مَخْرَجَكَ فِيْ كِتَابِيْهٖ لِيْكُنْ مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا مِيْلًا
سماٹھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی
کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو
پایا ہے۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. تُوْحْضُوْر
پُر نُوْرِ صَلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرَمَايَا۔ اَقِيْمُوْا اِلَيْهِوْ دِيْ عَنِ صَا حِبِكُمْ وَ قَبِيْضَ
الْفَتٰى اَفْصَلٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِس یہودی کو اپنے سامنے
رہیٹے سے ہٹا دو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تُوْحْضُوْر اَكْرَمِ صَلٰى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ
وَ سَلَّمَ نِيْ اُس كِي نَمَازِ جِنَازَهٗ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۲۴، خصائص الجبري ص ۲۳، ج ۱)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التوراة صنفہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِيْسٰى بِنُ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعَهُ تُوْرَاتِ مِيْن
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۰۰)

خصائص الجبری ص ۱۲۲ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی قدس سرہ
الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں
جیسے تورات میں ذکر ہے!

ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورہ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اس عالم
نے عرض کیا یا مُحَمَّدٌ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ
کو اس سورہ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا۔ جب وہ یہودی عالم اپنے
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللَّهِ اَنْتَ مُحَمَّدًا

لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا اُنزِلَ فِي التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراہ میں نازل
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بادگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے
کنڈھوں کے درمیان بھتی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری
تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ

بے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا تو اس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اَلْقَسَّاءُ التَّوْرَةَ
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟
تو اس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا سِدَّةٌ هَلْ تَجِدُنِي فِي التَّوْرَةِ وَالْانْجِيلِ
کیا تونے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ نَجِدُ
نَعْتًا مِثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلَ هَيْبَتِكَ وَمِخْرَجِكَ۔ ہم نے آپ کی صفات تورات اور
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَإِنَّهُمْ لِأُمَّتِي وَإِنَّهُمْ لَا كَثْرَمِينَ سَبْعِينَ أَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للبنہانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات

علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم،
علامہ حلبی، علامہ یوسف نبہانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ دروٹی۔ کورا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

إِلَّا إِنَّهُ كَانَ كَلَّمَا تَشَرَّ التَّوْرَةَ وَنَظَرَ
إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى
عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ وَغَفَرَتْ
ذُنُوبَهُ وَزَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو
وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر
لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے
میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوریں

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(مختصر القصص الجبرئیلی ص ۲۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۶ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۴ ج ۴)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ:

بود و را نجیب نامِ مُصطفیٰ آل سرخسین برال بحرِ صفا!

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکل او بود ذکرِ غزو و صوم و اکل او

طائفہ نصرائیاں بہرِ ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نامِ شریف رو بہا دندی برال و صف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲ دفتر اول)

لے 'وہابیہ کے آرگن' الہمدیث، دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے۔ بحرِ تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقتِ حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار الہمدیث دہلی ص ۱۱۱ کاظم)

لے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مثنوی مولوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ صاحب بہاجرینی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو سزا و پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

والتذکیر ص ۱۱۳ جلد سوم۔ امداد المثنوی ص ۳۲-۳۷

فاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہلی، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبد العزیز پھولپوری دیوبندی کی راتے ہے کہ مثنوی سینے میں عشقِ خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۱۰۰) مولوی محمد اختر دیوبندی

(فقیر ابوالخامد محمد منیار اللہ تھانوی علیہ السلام)

مولوی اشرف علی تھانوی

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اکل و شرب کا۔ ان سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زخماں ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
نصرانیوں کے اس عمل کہ نام محمد

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شہ امیران و وزیر
نسل ایساں نیز ہم بسیار شد

در پناہ نام احمد مستحیر
نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف ص ۲۲)
اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (مخار بہ امرار) سے مامون رہے۔ نہ امرار کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا)، ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک روحانی تھا)، ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔ اور وہ اس سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق ہو گیا۔

(کلید مثنوی ص ۱۵۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند
تا کہ نورشس چوں مددگاری کند

نام احمد چوں حصارے شد حصیں تاچہ باشد ذات آل روح الامین

(مثنوی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرمہ کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید مثنوی ص ۱۵۵-۱۵۶

۱۵۶

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ :

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام

نام احمد داستندے مستہاں	والا گروہ دیگر از نصرانیاں
از وزیر شوم راے شوم فن	مستہاں خوار گشتند از رفتن
گشتہ محروم از خود و شرط طریق	مستہاں خوار گشتند آل فریق
از پئے طوبار ہائے کثر بیاں	ہم منبسط دین شان و حکم شان

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منحوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی اسی طوباروں کی وجہ سے منبسط ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا)

(کلید مثنوی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

یہودی مولویوں کا اقرار
نور محمدی کو کوئی ستم نہیں کر سکتا

ہوتے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردارو تم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا
بِكَاءُنَا وَحُزْنُنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَظْهَرُ بِهٖمَارَا رَوْنًا اَوْ غَمًّا كَيْفَ يَمِينُ يَمِينًا
اس ہستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا ان هَذَا الرَّجُلِ يَظْهَرُ
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام
صاحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے
جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی جیلہ کار گر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ

اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور الافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا

مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ؟ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حِيَةَ لَجَمِيعِ الْمَلَلِ فَخَنُّ نَقْلُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ فَبَيْنَمَا خَنُّ وَإِيَاهُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بَعْضُكَرْمِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ بِهَمِّ أَنْ سَعَى ابْنِ بَابِيں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا۔ اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔

(بیان المیلاد والنبوٰ ص ۲۷ تا ۲۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و ہیئت اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی۔ میں نے بھیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بنِ آخِیْ اَهُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ كُنَّا نَخْبِرُ بِهٖ اِنَّهٗ یُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے۔ کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔

(دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی
بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ

لوگ لا علمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وُلِدَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةِ

آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے

اَلْأَخِيْرَةَ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عِلْمَةٌ

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ آخر کار

اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس

کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا

میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکار سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب

اُس نے جیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی

بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي

اسْرَائِيْلَ اَفْرَحْتُمْ بِهٖ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَيَسْطُوْنَ بِكُمْ سَطُوَّةً يَخْرُجُ

خَبْرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ خُدَا كِي قَسَمَ بَنِي اسْرَائِيْلَ سَے نَبُوْتِ چلی گئی۔ اے

گروہ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو؟ سنو بجز اتم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و

مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص الجبرئیلی ص ۱۲۳-۱۲۴ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱،

مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، زرقانی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ینہ منورہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ینہ منورہ

میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات

سناتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ نَجْمٌ أَحْمَدُ الَّذِي يُوَلِّدُ بِهِ
هَذِهِ اللَّيْلَةَ -
آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بہیقی ص ۹ ج ۱، بیبر حلبیہ ص ۱۳ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱، حجة اللہ
علی العالمین - ذرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱، ما ثبت من السنة ص ۵۴

عیص نامی راہب کا ولادت بعثت اور انتقال کا بتانا
امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمر بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
هَرَّ الظَّهْرَانِ فِي اَيِّ شَامِي رَاهِبٍ رَهْتَا تَحْتَا - جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا
تھا کہ اے اہالیانِ مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خوف کی زمین کو اختیار کیا
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سرورِ کائنات علیہ افضل
الصلوات والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودَ الَّذِي
كُنْتُ أَحَدَ تَكْمٍ بِهِ عِنْدَهُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ
يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَنَجْمُهُ طَلَعَ الْبَارِحَةَ.
(خصائص الجبرائے ص ۱۲۵ ج ۱)

بے شک وہ لڑکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے
اور حیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی بلکہ اُس
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب
اس درخت کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سننے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَيَدِينُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے جھک جائیں گے یعنی اُس کے
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۹۵-۹۹ ج ۱، زرقانی شریف ص ۹۱، کتاب الوفاض)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسَّلَام کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو
کافروں نے شہید کیا تھا۔ وہ جامہ صوف خون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل
کے درپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱، خیر الموائس ص ۱۵۹ ج ۲، موارد الحنفیہ ص ۵)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ حضور
پُر نُوْرٍ نُوْرٍ عَلٰی نُوْرٍ مُحَمَّدٍ مَصْطَفٰی صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک
یمن تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کاہن ملا جو زبرد پر پھردہ ہاتھ اُس نے مجھے
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے ننھنے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میں نے اس کو
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں ننھنوں کو غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ حٰی
اَجِدُ مَنَحْرَیْکَ مُلْکًا وَفِی الْاٰخِرِ نَبُوۃً۔ میں نے تمہارے ایک ننھنے میں بادشاہت
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے
شادی کر کے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب اِس آئے تو اپنے والد بنت وہب
بن عبدمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی ولادت شریفہ ہوئی۔

(کتاب الوفا ص ۸۲-۸۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے دادا کا بیان | علامہ یوسف بن اسماعیل
النبھانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ ”زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب کہہ رہے تھے قَدْ قَرَّبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا پاك صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رستی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رستی کو پھرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رستی کو نہ پھرسکا۔ فَأَقُولُ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَأَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ تَوَاهُنُ نَبِيٍّ تَعْبِيرٌ بِتَابِيٍّ کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اور یہ شخص ان کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔ وَأَمْرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكُوهُ أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانس سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔“

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

امتِ محمدیہ کی شان | شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابولعیم بروایت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موتے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر موتے کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پڑھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پڑھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۱۱ ج ۱)

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان
 دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی سیانکوٹی اپنی کتاب معالم القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گفتگو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا۔ چچا نے دریافت کیا کہ بھرا کیا ارادہ ہے؟ والد نے کہا کہ جب تک جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ص ۳۹۸ ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن
تورات میں مدینہ منورہ کے نام

ابیان میں لکھا ہے کہ سہیلی کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ،
طابہ، طیبہ، جلیدہ، حابرہ، محبہ، مجبوتہ، قاصمہ، مجبورہ، عدرا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۶۸ ج ۱۱)

کعبہ احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب
کر کے فرماتا ہے۔ يَا طَيْبَةُ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لِأَتَقْبِلِي الْكَنُوزَ أَرَفَعَ اجَا جِرَكَ عَلَى
اجا جیر لقری۔

(ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں:- تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں

(خصائص الکبریٰ ص ۲۴ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۲۴ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱، حجة اللہ ص ۱۲)

سیدنا موسیٰ کا امت محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسَىٰ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ
التَّوْرَاةُ كَرِهَ حَضْرَتِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرُتُوْرَاتٍ نَّازِلٍ هُوَ اُنْهَوْنِي اَسْمِي اِسْمِ اُمَّتِ
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہ الہی میں عرض کیا یارب انی اجد فی الالواح امۃ ہم
الاکفرون السابقون اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت کا
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي
اس کو میری امت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحَدٌ وَ اَحَدٌ مَّحْتَبَةٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ كِي اُمَّتٍ هِيَ بِمِثْرِ عَرْضِ كِي يَارْبِ اِنِّي اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ السَّابِقُونَ
المشْفُوعَ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس اُس کو

میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بنا دے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التجا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْفِیْ فَا جْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فنی کھائے اسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و النسارہ کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَاتِیْ بَطُوْنِهِمْ وَ یُوْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بنا دے تو جواب ملا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کی اُمت ہے پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهَا حَسَنَةً وَّ اِحْدَاةً فَاِنْ عَمَلَهَا کَتَبَ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ لی جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَحَدٌ
 هُمْ بِسَیِّئَةٍ وَّلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ یُکْتَبْ وَاِنْ عَمَلَهَا کُتِبَتْ عَلَیْهِ سَیِّئَةٌ وَاِحِدَةٌ فَاَجْعَلْهَا
 اُمَّتِیْ۔ اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا
 ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں
 لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد
 مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی
 الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ یُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَاَلْاٰخِرَ فِیَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الصَّلَاةِ
 الْمَسِیْحِ الدَّجَالِ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں
 ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے
 سب سے بڑے مرکز و خیال کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک
 کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنا دے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یَا رَبِّ
 فَاَجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةٍ اَحْمَدِ اے رب کریم! پس مجھے ہی احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا اُمتی بنا دے۔ (جوہر البحار ص ۴۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص کتاب الوفا ص ۳۹ ج ۱،
 جلاء الافہام ص ۱، الصلوٰۃ والسلام ص ۱۰۶، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱۸)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی نشان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶) ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ اٰوَّلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (پ ع ۱۷) یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ دُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (پ ع ۵)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت والے

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

لے دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم ناتووی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ اَوَّلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو دیکھتے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہ بات لازم آئے گی کیونکہ اجنبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا۔ (تخذیر الناس ضد مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہو مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس گل کی ہے سواری کس کی ہے انتطاری!

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے!

پرانہ عہد نامہ کی کتاب ملائی کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ راست کرے گا۔ اور خداوند جس

شوکتِ مصطفیٰ

کے تم طالب ہونا کہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کار رسول جس کے تم آزر و مند ہو آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے۔ اور جب اُس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (ملائی باب ۲، آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیر اٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہمنت لزوم سے کائنات کو بقعہ نور بنایا۔ بت نرگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند، چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ ملائکہ اور حواریں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسریٰ کے محلات کے کنگرے گر پڑے۔ آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بیت تھرتھرا کر گر پڑا

انجیل کی کتاب یوحنا عارف کا مکاشفہ کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

فاتح رسول

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا کہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب ۲ آیت ۲) یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے۔ خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ اروانان ابالم کان رامیا کے حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سروری کا تاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا فخر۔ آپ کے اسم شریفیہ میں سید آپ کا اسم شریف ہے۔ فتح کا تذکرہ رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پ ۲ ع ۱) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسولِ عظیم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۳ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو میٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (اگر نعتیوں باب ۱۳ آیت ۸ تا ۱۰) مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر سب گمراہی کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیٰ ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پ ۲ ع ۱۰) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسَيَّجًا مُّبِينًا۔

(پ ۲۳ ع ۱۳)

چمکا دینے والا آفتاب۔

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ بخوشخبری دیتا
اور ڈر سنا تا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِلنَّاسِ مَبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

(پ ۲۳ ع ۹)

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
سارے اچھوں سے اچھا جسے سمجھتے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آموجو دہوا۔ جو خدا کی طرف سے
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورٍ قَرَّارٌ دِیَاہِ۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیٌّ وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورِیٍّ سَبَّحَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَعْمَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ
فِرْمَانًا اَوَّلَ مَا خَلَقَ النَّوْمُ مِّنْ نُورٍ مِّنْ نُورٍ۔ لَوْ لَآكَ لَمَّا
خَلَقْتُ الْاَفْلَآکَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشنگوی حضور پر نور نور علی نور کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح
حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

غیب کی خبریں دینے والا نبی

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۳)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔ (پ ۱۷ ع ۱) اور

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سَأَلْتَهُنَّ خَبْرًا لَّئِن لَّمْ يَظْهَرْ عَلَيْكِنَّ يَلْمِزَنَّكَ وَتُحَدِّثَنَّكَ أَكْثَرَ مِنْ شَيْءٍ مُّبِينٍ
حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
پر بھیجے گئے۔ (پ ۱۷ ع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پ ۱۵ ع ۱۵)

اور وہ گوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اسی شفیع بوماں سید مرسلان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا
(تحذیر الناس من مطبوعه دیوبند) ہوں۔

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔
کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المنذنین علیہ افضل الصلوة والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

سے یومِ میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْبَنِي إِسْرَائِيلَ
 أَنْتَبِئُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ
 جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
 مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
 لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۶)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَيِّدُ دَوْلَةِ آدَمَ اَوْرَ اَنَا سَيِّدُ الْمَرْسَلِينَ۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے
 قوموں کے پیغمبر آ تو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ

سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کون جہاں باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التبارک کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریف آوری کی بشارت اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی لیے ابن حجر نے شرح تھبیدہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فِيمَنْ فَضَّلِي النَّبِيَّ اسْتَعَارَهُ الْفَضْلَاءُ - !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے فضل سے

مالک کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفویٰ

تاریخہ حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

نجران پادری کا بیان | ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مائے بیہم

در کتب خود صفت پیغمبرے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ این زمان ولادت اوست صفت وے چنی و چناں است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوئے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود گفت آل پیغمبر کے گفتم ایں است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آتے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۳)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر | حضرت جبریل مطہر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں متحرم مکہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ

انْتِ فِي تَرْبِيَةِ اِبْنِ اِهِيْمَ
ابنِ عَمِي يَزْعَمُ اَنَّهُ
نَبِيٌّ فَاذَا هُوَ قَوْمُهُ فَنَخَرَجَتْ
رِسْلًا اَسْهَدَا ذَاكَ -

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکرہ میں میرے
چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آ رہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو
غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ
ہے۔ بس وہی قدر وقامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوهُ وَاَلَيْسَ
مَنْ يُبِيدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ
لَنَبِيٍّ وَاَلَيْسَ نَبِيٌّ اَللّٰهُ - (مجمع الزوائد
ج ۲۳ ج ۱، فتح الباری ص ۷، طبرانی شریف
رہے گا۔

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۵ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱
حضرت جُبَیْر بن مُطْعَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکرہ مکرّمہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں
مکہ شام کی طرف نکلا۔ جب وہ امی میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پوچھا۔

آمِنُ أَهْلِ الْحَمْرِ أَنْتَ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعْرِفُ هَذَا الَّذِي تَنْبَأُ بِكُمْ کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔ جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ۔ غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبِكُمْ وَأَنْ هَذَا الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔ ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔ اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے

۵۶-۵۷، دلائل النبوت لابو نعیم شواہد النبوة بعد خلیفہ ہیں۔

فارسی میں ترجمان السنۃ ۱۲۵-۱۲۶ ج ۲ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری دلائل النبوت

۲۸۴ ص ۱) لکھا ہے کہ، قَالَ الَّذِي أَرَاهُ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيِّ الْاِلهِ هَذَا النَّبِيِّ - وَهُوَ شَخْصٌ جَوْ تَصْوِيرِي دَكَهَارِهَا تَحْتَا - اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحیح ص ۲ ج ۳ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و بابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت بھی دکھائی۔ جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحیح ص ۲ ج ۳)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس

مقوقس شاہ مصر کا بیان کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مِّنْ سُلُوٰ
وَلَوْ اَصَابَ الْقَبِيْطَ وَالسُّوْمَ اِتَّبَعُوْهُ ۗ بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر قبیطی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان
کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱ ج ۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت منگول ہوں گے

فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا۔ جس میں پانہنتی سے لے کر بالین تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحالف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحالف کو اور اپنے حسب نسب کو اس کے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحالف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ درمکھ جو انے بیڑن۔

عبدمناف کہ براہ راست خواند و اصنام را نگوئند گرواند و خدائے یگانہ را پرستد و دوسے را خلفہ
باشند و نشان ہر یک اہمہ تفصیل باز گفت و پچھنیں از ملوکے کہ بعد از ایشاں باشد خبر در و تفصیل آں
در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبدمناف کی پشت سے ایک ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو
از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو ننگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفا
ہوں گے پھر ان خلفاء کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا
ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۳، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۸-۱۶۹، انصاف الجبرائی ص ۸۷ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تاقیامت ہوگی

میں کے بادشاہوں میں
سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور ان سے
اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب
بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان
کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سطح غسانی اور شق
کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سطح آیا اور بادشاہ کا خواب
خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز رکھ کی طرح چلی ہوئی اندھیرے سے باہر
نکلے ہے۔ اور اُسے سب کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر حبشہ والے غالب ہو جائیں گے
بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سطح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا ان کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سطح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابن ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سطح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سَطِیحٌ نَبِيٌّ زَكِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَلِيِّ

ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالا کی طرف سے اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟

سَطِیحٌ رَجُلٌ مِنْ وَدِّ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟

سَطِیحٌ نَعْمَ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفُ فِيهِ الْمُحْسِنُونَ وَيُنشَقُّ بِهِ الْمُسَيَّبُونَ

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سَطِیحٌ بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سَطِیحٌ نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ

الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفُصْلِ

لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

(کتاب الوفا ص ۶۸ شواہد النبوت ص ۱۷۱ ج ۱)

خصائص الکبریٰ ص ۸۰ ج ۱)

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب

اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمر بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

آلِ غَالِبِ كَيْ لِي وَعَامر

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عیسیٰ نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں سپاری کرے

وہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رخ کر کے اُسے بہت سی منظوم وصیتیں کہیں جن کے آخری

دو بیت یہ ہیں :

جب مکہ مکرمہ میں جس میں چاہ زمزم اور حجرِ اسود ہیں۔ آلِ غالب (آلِ حضرت) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نصرت کے لیے کمر بستہ ہو جانے کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نصرت میں ہے۔

اِذَا بَعَثَ الْمُبْعُوْثُ مِنْ آلِ غَالِبٍ
بِحِكْمَةٍ فَيَا بَيْنَ زَمْرٍ وَالْحَجْرِ
هٰنَالِكَ فَالْبُغْوَانُ صَرَّتْ بِهٖ بِلَادِكُمْ
بَنِي عَامِرَانَ السَّعَادَةَ فِي النَّصْرِ
(شواہد النبوة فارسی ص ۱۲)

شاہ ہرقل کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر | حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہِ روم ہرقل کے پاس اس عرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبلہ غسانی جو ہرقل کے امرا میں سے تھا وہاں موجود تھا۔ ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا۔ اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ مگر وہ ہمیں جبلہ کے روبرو لے آئے۔ وہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے اسلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا۔ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا۔ اس لیے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کر لیں گے۔ بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصہ بھی انشا اللہ تعالیٰ فتح کر لیں گے۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وہ قوم نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کرے۔ بلکہ وہ ایسی قوم ہے۔ صبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان نے ہمارے روزوں کے متعلق پوچھا۔ ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر

کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں انہی سواریوں پر تلوا رہیں حامل کیے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں ورتچے کے نیچے بٹھرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درپچہ ہوا سے ہلنے والے کچھوڑ کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درپچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امرار و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دینے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجنا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جو اب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درپچہ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے ورتچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جند ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آجاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کر دیا گیا ہے۔ جہاں جملہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس
 لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم
 بھی اعادہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔
 جو زرد جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے
 کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک
 سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ
 آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔
 اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟
 ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ
 کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سرواے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص
 اپنے محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا
 یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص
 کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی
 گویا وہ زندہ تھا۔ اور منس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ
 السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ
 کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر یہ طاری ہو گیا
 اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ
 کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر
 ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ بین میں نے تمہیں دکھانے
 میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں
 میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے
 جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔
 نہیں۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل ان کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغربِ شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغربِ شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران

میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضد بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضد بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے نضد! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہا تو آواز آئی اے نضد! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَعَلَى رَاسِ اُمَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ کہا تو آواز

آتی طوبیٰ لمن مشى اليها واطب اليها۔ جب حتى على الفلاح کہا تو آواز
آئی قد افلح من اجاب جب الله اكبر کہا تو آواز آئی اسے نضلہ! تو نے کلمہ
اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی امت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت
ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید
بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کار حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ
اللہ علیہما کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی
کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں
کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے میری طلاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے
کہیے کہ اے عمر فاروق! سدا و قارب فقدنا الامس اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور
غائب ہو گیا۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت
سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ
مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا
سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت گزیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان
کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱۷۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایو یوحینس گرجا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تحائف لے کر آتے اور وہ ان کے لیے دعائیں کرتا۔ میں نے اس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور استہام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ کَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَرَنَا عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ هُوَ النَّبِيُّ الْأَقْبَى الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ لِيَفْدُوْنَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يَهَاجِرُوا إِلَى أَرْضِ ذَاتِ سَبَاخٍ وَنَحْلٍ يَدِينُ بِدِينِ آبَائِهِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ اپنے آباء و اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کچھوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک پھیلوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانِ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيُّنَمَا أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ تَيَمَّمْ وَلِيَصَلِّ وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يَصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكِنَائِثِ وَالْبَيْعِ۔ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تم تمیم کریں اور نماز پڑھ لیں۔ اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۷۱، شواہد النبوة ص ۱۷۱)

شاہ جیش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب وہب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک بادینے کے لیے یمن میں منسار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دار الضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے مختص کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی منصحت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اُس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب مکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور ہمیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معادنت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا۔ اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمان قبولِ فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عن المنکر کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مکرو فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرداری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آنے گی تو میں ہر طرح سے سواریا پیادہ یثرب جاتا اور اُسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے اعوان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر نصرت کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آگاہ کرتا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بنانا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تفسیر نہ ہوگی یعنی تم اپنے فرائض سے اچھی طرح بہتر نہ ہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دو دو چادریں۔ سو سو اونٹ

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ ان سے صورتِ حال بیان کی۔ ان میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر امیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسولِ خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور
پوری نے خصائص الکبریٰ کے حوالہ

حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھے۔ آئے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ
وَجَدْتُ وَصْفَكَ فِي الْإِنجِيلِ
وَلَقَدْ بَشَّرَ بِكَ بَنُ الْبُتُولِ -
(رحمۃ للعالمین ص ۴ ج ۲)

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ
مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل
میں دیکھا ہے۔ اور بتول مریم کے فرزند (عیسے)
نے آپ کی بشارت دی ہے۔

حضرت جبار و بن عبد اللہ کا مفضل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نورؐ نور علی نور محمد مصطفیٰ
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبتہ طاہرہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ ذَمِّلُونِي ذَمِّلُونِي مجھے کبیل
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے
بچپازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے
تھے۔ اپنے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے ان سے کہا: يَا بْنَ عَمْرِ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ آخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سُن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے
کہا يَا بْنَ آخِي مَاذَا تَسْرِي اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسليم نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي
سَلَّ اللهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے عبد الرحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔

(روض الائف ص ۱۲)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

مقبول بن نوفل بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ **وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمَئِذٍ الْكَلْبُ نَصْرًا مَوْذَرًا**۔ اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک نے مجھے زندہ پایا۔ تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) ناظرین کرام:- حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہِ مصطفوی میں جو یہ عرض کیا: **هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَسَلَ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ**۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین و باہمی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے موحد ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موحد تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موحد ہی رہے نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حنی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری لڑکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

لے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے بعض کہتے ہیں کہ حضرت یسح کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی جواری اور وہی کا زمانہ پایا ہے عاقل ذہبی فرماتے ہیں کہ جس قدر اقوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پائے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر ڈھائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقیر قادری)

مجھ کو آشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ ویر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپنے انتظار رکھ کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپنے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپنے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپنے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَنْ اَتَّخِذَ بِالِهٰٓ غَيْبِیْ لَآ اَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ (۱۹/ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا۔ کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرعوب اور پسند ہے۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لالچی اور طالع تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرا اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات

ٹکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات ٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا کر سٹکسا کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مندرستین عالم سے بڑھ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے حد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو بتاؤں۔

البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وہ نبی دینِ ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم ان دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک تافلہ عرب کو جانے والا لگ گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے جیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو تافلہ والوں نے رضا مندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرمی میں پہنچے تو میرے ساتھ ان تافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کر مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ درہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصلی قیمت کو کسی نے نہ پہچانا)
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور
خدمت کی وجہ سے مطلقاً علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف
تشریف لائے اور قبار میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا
چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللَّهِ اِنْ هُوَ اِلَّا اخَذَتْنِي الْعُرُ وَاَعُوْ
حَتَّى اظننتُ اِنِّي سَاسِقُطٌ عَلٰ
صَاحِبِيْ -
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔
اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے
میں درخت سے اتر اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھے
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبار میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشنے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہرِ نبوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشتِ مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مہرِ نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیبِ کرد کا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ۵ ج ۴، تاریخ ابن ہشام ۱ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۶۱-۶۲)

انجیل میں شہادت

اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین سیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص الجبری ص ۱۰۷، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی کہ عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَأَتَىٰ عَکَلَا لِنِسْوَةٍ
 قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک
 مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کاج کی
 وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيْشٍ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ
 فِيْكُمْ نَبِيٌّ يُقَالُ لَهُ اَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لائے
 ولے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۱۰۷، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۶)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان
 اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل
 برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا
 حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن
 مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء
مالک ہر دوسرا شاخ روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

نبیوں کا سرتاج

THEN ascended Jesus to the place whence the
scribes were wont to speak. And having beckoned with
the hand for silence, he opened his mouth saying. Blessed
be the holy name of God, who of his godness and mercy
willed to create his creatures that they might glorify him.
Blessed be the holy name of God. WHO created the
splendour of all the saints and prophets before all things
to send him for the salvation of the world as he spake by
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of
GOD, who created the angels that they might serve him.

متنب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فقیہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا "مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تعظیم کریں۔"

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے بندے

داؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی تابانی میں میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برناباس ص ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا! میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برناباس ص ۳۹، ۴۰، ۴۱)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی وہیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی
ہے اور ہمیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پورا نہ شفقت
سے یہ الفاظ چرے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔
(انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۲۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۴۱)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا اس پر آدم نے گھوم کر بھاٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رو کر کہا خدا کی ہوا سے میرے بیٹے کو توجہ آئے اور میں مصیبت سے چھٹکارا دوں۔
(انجیل برناباس ص ۲۹ باب ۲۳)

شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو تو نے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کراتا ہے؟
 یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بندیا ہوتیوں کے تسمے
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا
 کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا ص ۵۰ باب ۴۲)

باعثِ تخلیقِ کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)
 is thy son, who shall come into the world many years
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created
 all things, who shall give light to the world when he shall
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے۔ جسے
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا۔ جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔
 (انجیل برنابا ص ۳۹ باب ۳۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول۔ جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابراہام تو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنا باس ص ۵۲، باب ۴۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے

ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشنے کا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی رُوح سے۔ عقل اور طاقت کی رُوح سے۔ خوف اور محبت کی رُوح سے۔ دانائی اور اعتدال کی رُوح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی رُوح سے انصاف اور تقویٰ کی رُوح سے۔ شرافت اور صبر کی رُوح سے جو اُسے خدا نے اپنی امت مملوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دُنیا میں آئے گا۔ یقین جانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہرنبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اُسی کی رُوح سے خدا نے اُنہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری رُوح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اے محمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا بس ص ۵۵ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبوبی | قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہوگا جو ابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا جو پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا مگر بات نہ کرے گا۔ کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہوگا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھیوں کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آ کر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سوئپ دیں گے۔ پھر خدا تمام برگزیدہوں کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اے محمد! ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں پر

خُدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برنا باس ص ۶۴-۶۵، باب ۵۴)
 مقام محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التھیمة والثناء کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا
 عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a
 friend, unto a friend when for a long while they have not
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,
 who shall say: I adore and love thee. O my GOD and
 with all my heart and soul I give thee thanks for that thou
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest
 all for love of me, so that I might love thee for all things
 and in all things and above all things.

’ اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا تو خدا اپنے رسول سے
 (اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں
 پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم ہوں اور
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برنا باس ص ۶۴-۶۵، باب ۵۵)

شفاعت کبرائے | شفاعت کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برنا باس میں اس طرح درج
 ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

اور خدا اپنے رسول سے کلام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے۔ سو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جو اب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تمجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برناباس باب ۷۵)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them, O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM, ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say.

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confeseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD. And when the messenger of GOD hath' said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اے میرے دوست محمد اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بکلا۔ اے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہام۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلانے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا ان سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب مومن کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جو تم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بٹیا اور تیرا سا جھی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ لے خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیریں کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تین اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناہاس ص ۴۶-۴۷ باب ۵۵)

انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور نبیوں اور سب برگزیدوں کو بکائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان لکھی ہوگی۔

تب خدا کے داہنے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتہ زینکا بجا کر ابلیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برنابا ص ۶۴-۶۵ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ :

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

JESUS answered. LET not your heart be troubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD our creator who hath created you will protect you. AS I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دُنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دُنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خیر دار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برنابا ص ۶۵-۶۶ باب ۷۲)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے باول کا سایہ کرنا آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری اندر پاس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے تعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

متب اندریاس نے کہا! استاد! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جان میں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا لہدم کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل تین ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر پُست پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برنابا ص ۸۱ باب ۷۲)

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوتے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کے بچپن میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا یا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔ (انجیل برناباس ص ۵۲ باب ۷۲)

مُبَارک بادِی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سزائش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ جو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے۔ تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برناباس ص ۵۲ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں

کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ:

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH, who shall come to announce

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, whereupon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHLY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

’موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتانے آئے گا۔ کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں منت کرتا ہوں۔ میں سچ بتا گیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے کہ تو خدا کا نبی اور قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح قائم ہے۔ میں وہ مسیح نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے۔ جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے دنیا سے اٹھائے گا۔ تو ابلیس ناپرہیزگاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اٹھائے گا۔ جس سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب ایمان رہ جائیں گے۔ جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے لیے اُس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔ جو دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔ جو ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے گا۔ جو اُسے انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے لائے گا۔ جو اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ گو میں اُس کے موزے کھولنے کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل برنابا ص ۱۱۲ باب ۹۶۔ ۹۷)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے

ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی اُمید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناسکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

(انجیل برنابا ص ۱۱۳، ۱۱۴ باب ۹۷)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose aball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!

تب کا بن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلاتے جاتے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملکوتی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گالعتنی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پرتیرا دین نرٹکے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑنے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔
(انجیل برنا باس ص ۱۱۳ باب ۹۷)

دینِ محمدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برنا باس ص ۱۶۱ باب ۱۳۸)

میرا رسول چاند ہے | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد رشید برنا باس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ:

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برنا باس ص ۲۰۲، ۲۰۳ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برنا باس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سینا داود علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزمان شاہِ مرسلان محمد رسول اللہ علیہ السلام کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مارا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو نبی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے ہٹا کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت۔ اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُرا و اعود اور تاج کی خوشبو آتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ او فیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے جانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام رُتے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے اُمّتیں ابدالاباد تیری شکر گزار رہیں گی۔ (زبور باب ۴۵) قارئین کرام :- حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قومی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) فصیح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان
سپاہ کاش ہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپ کے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا رئیس
اور سرار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد
دلانا۔ (۱۴) ابدالاباد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ کی واحد ذات
بابرکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَّ عِیْسَىٰ یَدْرِیضُنَا دَارِی !

آنچه خوباں ہمہ وار نہ تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بکس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے
تیرے تو وصفِ عیب گناہی سے ہیں بہری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رستہ نے ختم سخن اس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت درمب
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

یَا دَاوُدُ اِنَّہٗ سَيَاْعِیْ مِنْ بَعْدِکَ
نَبِیُّ اسْمُهٗ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ
صَادِقًا نَبِیًّا۔

اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک

نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور

محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض

نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے اگلوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرماؤں گا۔ اس کی اُمت اُمت

مرحومہ ہے۔ ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اِنِّیْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا
وَ اُمَّتَهُ عَلَیْ الْاٰمَمِیْنَ کُلِّہُمْ۔

اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی

(خصائص الکبریٰ ص ۳۲ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲) اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے

منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْبَعَثْ مُقِیْمِ السُّنَنِ بَعْدَ الْفِرَاتِ۔ اے اللہ فترت

کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت تورات کو

قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت

علی علیہ السلام سنت تورات کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ

فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۹)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے

جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد

اَسْمِعْ مَا اَقُوْلُ وَ هُوَ سَلِيْمَانٌ قَلِيْقَلُهُ لِنَا سِ مِنْ بَعْدِكَ اِنَّ الْاَرْضَ لِنِيْ اَوْرَثُهَا

مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمَّتَهُ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو

غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے

کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت

کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۲ ج ۱)

علامہ یوسف نجفی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ

مِنْ صَيِّفُونَ أَكْبِيلاً فَحَمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکیلی (نبوت) محموداً (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۴۱)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درود دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اے پروردگار یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لِأَجَلِهِ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَنَّهُنَّ لِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَحَوَّاءَ جَنَّتِ وَأَدَمُ وَرُوحُ كَوْنِهِ

(معارج النبوت ص ۱۲۱ کن دوم)

پیدا فرمایا ہے۔ ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھئے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قلابی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جوہر الحجار فی فضائل النبی المختار ص ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام

رسولوں کے اعمال ہے، میں درج ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۹ کتاب لونا ضحج ۱۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں مکہ کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں سے لیبیک پکارتے، تجبیر بلند آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا۔ اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تکمیل کروں گا۔ اور مجرم نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کرادوں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے تعمیر کرادوں گا۔ اور اس کے لیے زنم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔ اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منظموں، متولیوں اور حاجیوں میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۰۰ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عامر شعبی سے راوی کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

انہ کان من وکدک شعوب حتی
یا نبی النبی الامتی خاتم الانبیاء
بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے
یہاں تک کہ نبی امتی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔
(خصائص الجبرائیل ص ۱۰۰ ج ۱، حجتہ اللطیف صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنَّ
 الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَيَّ جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ أُمَّتُهُ . اُس سے زیادہ
 میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام
 زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں
 داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے
 پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین ^{۱۳} کما خصائص الکبریٰ ص ۳۳ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دَآیْتُ فِي التَّوْرَةِ اَنَّ
 اللهُ تَعَالَى اَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
 مِنْ بَطْنِ اُمَّهِ وَمُوسَى اَخْبَرَ قَوْمَهُ اَنَّ الْكُوكَبَ الْمَعْرُوفَ عِنْدَكُمْ
 اِسْمُهُ كَذَا اِذَا تَحَرَّكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَادَ ذَلِكَ مَا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ .
 میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر
 سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ
 فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلان ہے جب
 یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

اَنَّ صَدِّقَ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّتِكَ | کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرما دو کہ
ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ ان پر ایمان
لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِیَّةِ وَالتَّنَاوُزِ ہوتے
تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ
کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں عرشِ معلیٰ کو پیدا
فرمایا تو وہ متحرک ہوا۔ پس عرشِ معلیٰ پر میں نے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ أَنْ
يَوْمَ مَنُوا بِهِ فَلَوْلَا حُكْمُ مَا
خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَوْلَا حُكْمُ
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاصْطَرَبَ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کتاب لونا لابن جوزی ص ۷ ج ۱، شواہد الحق للنسبھانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱
حضرت محمد بن زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سینا
عیسے علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسے علیہ السلام! میرے فرمان کو سن
اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول
کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے
پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے
لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ
پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔
اور اہلِ سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر اور
اپنے مبعصروں کو تبلیغ فرما۔ اور ان کو آگاہ کر۔
کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور
ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور
ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

يَا عِيسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَ اطع يَا ابْنَ
الطَّاهِرَةِ الْبِكْرُ الْبِتُولِ فَاِنِّي
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحْلِ وَ جَعَلْتُكَ
آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَاَيَايَ فَاَعْبُدْ
وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ وَ خذِ الْكِتَابَ
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَ بَلِّغْ
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ أَخْبِرْهُمْ إِنِّي
أَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّامِمُ وَ الَّذِي
لَا يَزُولُ صَدَقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي أَبْعَثْتُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .
حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۶ ، دلائل النبوت

وستلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں
مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکر یا علیہ السلام | نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس مستطیلی کے اوپر سات چراغ تھے
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے۔ مستطیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے۔ میں نے
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّي زُرِّيَا بَالٍ
يَعْنِي مُحَمَّدًا وَهُوَ يُدْعَوُ بِاسْمِي
وَإِنَّا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنُّصْحِ وَالتَّطَهِيرِ
وَاصْرَفْتُ عَنِ الْأَرْضِ أَنْبِيَاءَ
الزُّورِ وَالْأَرْوَاحِ النَّجِسَةَ -
رَبِّ تَعَالَى كَانَتْ رِيَابَالُ يَعْنِي مُحَمَّدَ مَصْطَفَى أَصْلَى اللَّهِ
تَعَالَى وَآلِهِ وَتَلَمَّ كَبَارِئِ فِي فَرْمَانِ هُوَ - اِدْر
وَهُ مِيرِي بَارْكَاهِ فِي دُعَا كَرْتَانِ هُوَ - اِدْر فِي اُس
كِي دُعَا كُو اُسْ سَ پَاك كَرْنِ كِ يِ قَبُول كَرْتَا
هَوْن - اِدْر دَوْنِ زَمِينِ سَ فِي جَبُوْطِ نَبِي
اِدْر نَجْسِ رُوْحِي خْتَم كَرْدُوْنِ كَا -

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اللَّهُ يَا الْبَيَانَ مِنْ جِبَالِ

فَارَانَ اِمْتَلَأَتْ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ امَّتِهِ - اللَّهُ تَعَالَى بَيَانَ
دَسْرِدِ عَالَمِ مُحَمَّدِ مَصْطَفَى أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَتَلَمَّ كُو فَارَانَ كِ پَهَاڑُوْنِ سَ لَانِ كَا - اِسْ نَبِي مُحَمَّدِ رَسُوْلِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَتَلَمَّ كِي تَسْبِيحِ اِدْر اُسْ كِي اُمَّتِ كِي تَسْبِيحِ سَ اَسْمَانِ اِدْر زَمِينِ بَهْرَجَانِ كِ جَبَالِ
فَارَانَ هِي جَبَالِ مَكَّةَ فَارَانَ كِ پَهَاڑِ مَكَّةَ مَكْرَمِ كِ پَهَاڑِ هِي (حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ص ۱۶)
كِي كِتَابِ فِي هُوَ - اِنَّا الَّذِي يُظَهِّرُ مِنَ الْبَادِيَةِ
حضرت حزقيا لعلیه السلام | فَيَكُونُ فِيهِ حَتْفُ الْيَهُودِ - بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہوگا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہوگا۔

(حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ لَعَلْمَةِ اِنْتِهَائِي ص ۱۶)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
حضرت ارمیاء علیہ السلام ہے۔ کہ جب حضرت ارمیاء علیہ السلام کی قوم نے ان کی

نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاء علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں
 سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک
 کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صَلْبِ
 هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ
 اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔
 تو نبی ارمیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مست
 قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے
 آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ انبیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے
 ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت
 معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد
 کی نسل پیدا ہوئی۔
 (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۸ مطبوعہ مصر)

کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور نور علیٰ نور محمد رسول اللہ
سلیمان علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔
 اس کی زلفیں بیچ در بیچ اور کوسے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دودھ
 میں نہا کر لب دریا مکننت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور مہسان کی ابھری ہوئی
 کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑ پکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرد سے
 مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ص ۱۰۸)

ناظر رہے! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ
 شیر خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم السلام
 قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

اک ماہ مدن گورا سا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں !
 دکھلا کے بھین وہ سنا کے سخن مور اچھونک گئے سب تن من دھن
 واقف امر رخصتی و جلی، غوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی قدس سرہ القوی نے کیا
 خوب کہا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں
 علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الجنوان میں عربی شعر لکھا ہے۔

لَمْ يَخْلُوتِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلِيٌّ أَتَى لَا يَخْلُوتُ !

میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض و رحمت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہنا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھانی شہنا ترے شہر و کلام بقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت، عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

لَمْ يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنَهُ شِدْ بِيْدَا جَانَا

جگ راج کو تاج تو رہے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سليمان عليه السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الدین سیوطی
 علیہ الرحمۃ نے ایک روایت

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الجبرائے میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی حضور پر نور

آقائے یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حبیب القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسليم نے ارشاد فرمایا۔

كَانَ لِقَسْرِ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحررین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے

حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اجل جلالہ نے حضرت شعیب علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَاعْتُ نَبِيًّا أَمِيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانَنَا
صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَعَيْنَا عَمِيصًا مَوْلِدًا
بِعَمَّةٍ وَمُهَاجِرَةً بِطَيْبَةِ دَالِي أَنْ
قَالَ (بِكُلِّ جَمِيلٍ وَاهِبٌ لَهُ كُلُّ خَلْقٍ
كَرِيمٍ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسِهِ وَ
الْبَسَّ شِعَارَهُ وَالتَّقْوَى خَمِيرَهُ وَ
الْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ
طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَ
الْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ
وَالحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالهُدَى إِمَامَتَهُ
وَالإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَآخِذَ اسْمِهِ هِدَى

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرماتے والا ہوں جس کے ذریعے سے ہمیں کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش مکہ مکرمہ اور جاتے ہجرت مدینہ طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خمیر حکمت کو ان کا بھید اور راز صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت اظہارِ حق کو ان کی شریعت ہدایت

لے علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی عادت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۱۴۰)

مزار الوہاب مولوی شمس الدین تری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام

امام البہام کے القاب لکھے ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر صفحہ ۱۶، اکتوبر ۱۹۱۴ء)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔
 ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
 اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد
 ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمناہی کے
 بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں
 کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے
 بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عنایت
 کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف
 قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے
 والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا
 کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں
 سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَاعْلَمُ بِهِ بَعْدَ
 الْجَهَالَةِ وَارْفَعُ بِهِ بَعْدَ الْخِطَالَةِ وَ
 اسْمِي بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَ اكْثُرُ بِهِ
 بَعْدَ الْقِلَّةِ وَ اغْنِي بِهِ بَعْدَ
 الْعَيْلَةِ وَ اجْمَعُ بِهِ بَعْدَ
 الْفِرْقَةِ وَ اءَلِفْ بِهِ
 بَيْنَ قُلُوبٍ وَ اهُوَ اِ
 مُتَشَتَّةٍ وَ اُمِّمٌ مُخْتَلِفَةٍ
 وَ اجْعَلْ اُمَّتَهُ خَيْرَ
 اُمَّةٍ -

خصائص البکر ص ۳۳-۳۴ ج ۱، کتاب الوفا ص ۶

ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱

عش پہ تازہ چھپر چھپڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
 کان جدھر لگاتی تیری ہی داستان ہے
 حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروشلم والوں کو فرمایا اے
 یروشلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الان ذاکب الحمار یعنی عیسے و یاتیک بعدہ ذاکب
 البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی
 حضرت عیسے علیہ السلام تشریف لائے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۶ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام
 دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہوگئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار سیدنا عیسے علیہ السلام تھے
 اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے
 فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صنوفشانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱)

حضرت جبقوق علیہ السلام | حضرت جبقوق علیہ السلام کے اس بیان کی تورات نے تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو سکے اور اس کی امت کا سمندر پر تصرف ایسا ہوگا۔ جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا۔ جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہوگا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱)

حضرت انبیا علیہ السلام | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور سحر و جادو کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مدت مدید تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور سحر و جادو کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت انبیا علیہ السلام کو بلا لیا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہوگا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لئے ایسا عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی سمٹکھ سونے کی۔ مگر چاندی کی۔ چوتڑ تانبے کے۔ پنڈ لیاں لوسے کی اور دونوں سرین کے درمیان پٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اس کے سر کے درمیان حصے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آتا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن و انس مل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بکھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ سخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۴۳)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ۷
 ملک کونین میں انبیاء تاجدار
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان بتوں نے بھی

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا سے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِبِ يَحْرِمُ الزِّنَاءَ
وَالرِّبَاءَ وَذَبْحَ الْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءَ وَرَمَيْنَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ
كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر فوج کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی۔ تَرِكَ الصَّنَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً
أَخْرَجَ نَبِيٌّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالتَّرَكَاةِ وَالصِّيَامِ جَسَ كِي عِبَادَتِ كِي جَاتِي
تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ
اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النَّبُوتَ وَالْهُدَى

بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشِ أَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۱)
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۱، حجۃ اللہ ص ۱۹۲، کتاب الوفا ص ۱۰۱)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک

عُثْمَانُ غَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانِ لَنَا

دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اس کے چہرہ پر نیند اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا میرا نام عثمان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْإِسْلَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَّتِ
الدَّمَاءُ وَوَصَلَتْ الْأَرْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيْقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آ گیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رحمی
کا دور آ گیا۔ حقیقت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آ گیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی
ابھی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الْمُصَادِقُ
جَاءَ بَوْحِي النَّاطِقِ مِنْ عَيْنِ يَسْرِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر

تشریف لائے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر
خداوندی کہنے لگے۔ اس کے بعد عثمان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

ضمار نامی بت کی گواہی | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ
اونٹ چرار ہاتھ ناگاہ ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس
بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالتُّقٰی۔ کیا تو نے اس سستی کو نہیں دیکھا
جو نیکی اور پرہیزگاری سے آئے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔
اس کا نام ضما د تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت
سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَابِلُ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا + هَلَكَ الضَّمَادُ وَفَارَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ
هَلَكَ الضَّمَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قُلِ الصَّلٰوةُ عَلٰی النَّبِيِّ الْمُحَمَّدِ
اَنَّ الَّذِیْ جَاءَ بِالنَّبُوَّةِ وَ الْهُدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ فَتَدْلِیْسُ مَهْتَدُ

سُلیم کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضما د ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد و اسے کامیاب ہو گئے۔
ضما د ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی
سے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈرنا ڈرنا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور تین ہزار آدمی
لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو
مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ
کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر
حلقہ مجلس اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لوفاضہ ص ۱۰۸)

دائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا | حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت
فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی سعید دائل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اسراب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرت موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شہسی خاندان میں سے ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی تھی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَّوَلَدِہٖ وَّوَلَدِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اے اللہ تعالیٰ! وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ وائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرت موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دین الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَّوَلَدِہٖ وَّوَلَدِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیدت کا بُت تھا۔ میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بُت تھا ایک آواز سنی۔ میں بُت کے پاس آیا اور بُت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ وائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترانے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت سے کیا امید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرنے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

میری آواز کو سنتا ہے! تو اس نے جواباً کہا۔

ادخل الى يثرب ذات الخنل
تدين دين الصائم المصل!
محمد النبي خير المرسل

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس مہستی کا دین اپنا وہ جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے ہیں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل کر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی مشرفین میں حاضر ہو گیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ۱۳۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔
نبی کی ہجرت کا مدینہ منورہ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ بوند کیا۔ تو اپنا بت کے پیٹ سے ایک چھینے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو ان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب آفتب پھینکے گئے ہیں۔ لِنَبِيِّ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مَهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ سَبَّ كَيْفَ اس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ مکرمہ میں تشریف لانے

والے ہیں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت کا مدینہ منورہ منورہ ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوتی دیکھ کر

خواید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی

اچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتِرَاقُ الْوَجْهِ وَرُحِيَ بِا
لشَّهْبِ لِنَبِيِّ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مَهَاجِرًا اِلَى يَثْرِبَ يَا مُر
يَا الصَّلَاةَ وَصِيَامَ وَالْبِرَّ وَصَلَةَ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہوا ختم ہو گیا۔ جنوں پر شہاب

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَجَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ۔ وہ نبی مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الحضلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سُنی۔ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّانَا وَيَحْرِمُ الذَّبْحَ لِلْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءُ وَرُصِينَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمانی خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۸)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خشعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خشعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

هَذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْأَنَامِ
يُصَدِّعُ بِالْحَقِّ وَبِالْإِسْلَامِ
مُسْتَعْلِينَ بِالْبَلَدِ الْحَرَامِ
جَاءَ بِهَدِيمِ الْكُفْرِ بِالْإِسْلَامِ

مِنْ سَلَطٍ يَجْلُودُ حَيَا الظَّلَامِ
مِنْ هَاتِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ
أَعْدَلُ ذِي حَيْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ
قَدْ طَهَّرَ النَّاسَ مِنَ الْأَثَامِ!

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہے جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سرار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلکہ الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف پہلے دئے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنجھانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا | امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف النجھانی قدس سرہما ربانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقہ بن نوفل - زید بن عمرو بن نضیل - عبداللہ حبش - عثمان بن حویرث رات کو ایک بت کے پاس آئے تو انہوں نے بت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر متعجب ہوئے۔ اور اس بت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اوندھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اوندھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بت سے آواز آئی۔

تَرَدَّى لِمَوْلُودٍ اَنَارَتْ بِنُورِهِ
وَحَرَّتِ الْاَوْثَانُ طَرًا وَاَدْعَدَتْ
وَنَارُ جَمِيعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَاظْلَمَتْ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُهَّانِ بِالْغَيْبِ حَبِيْهَا
فِيَا لِقِصِي اِرْجِعُوْا عَن صِلَا لِكُمْ
جَمِيعُ فَجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
قُلُوْبُ مَلُوْكِ الْاَرْضِ طَرَّاهِنَ الرَّعْبِ
وَقَدَّ بَاتَ شَاهُ الْفَرَسِ فِيْ اَعْظَمِ الْكُؤْبِ
فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّيْ وَ لَا كِذْبِ
وَهَبُوْا اِلَى الْاِسْلَامِ الْمُنْزِلِ الرَّحْبِ

بت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب بت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ نامہ س کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزار دی۔
کامیوں کے جن کامیوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رک گئے ہیں۔ اب ان کو کوئی
سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور
اپنی واضح منزل کی طرف آ جاؤ۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۱۳، ۱۱۴ جلد اول حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

۵ تیری آمد بھٹی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا!

تیری ہیبت بھٹی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اصنام حرم لوٹ گئے | علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء

بنت ابوجہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن
نضیل اور رتہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرصہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ
کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے
پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس
کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو
اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے
ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور محوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب
اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس
بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ درقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت
کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وَلِدَ النَّبِيِّ فَذَلَّتِ الْأَمْثَلُ

وَنَأَى الضَّلَالُ وَأَذْبَرَ الْأَشْرَافُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

عز جتنے بدر منیر دا نور چمکے او تھے رہنمایاں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت درقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے

انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس ہاتھ کو بیل ابرو جس پر آیا۔ اور میں نے اس پر ہاتھ پر
ایک آدمی کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے۔ وہ جبل ابوقیس پر
اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے مجاہد کہا۔ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتْ الْأَوْتَانُ وَ
وُلِدَ الْأَمِينُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا۔ بُت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص الجبرئیل ص ۱۳۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

عزیز میری آمد تھی کہ اصنامِ عرم ٹوٹ گئے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اولاد ملنا:۔ حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں قرۃ عیمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک
بہت بڑا بت تھا جس کو ناجبر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بت کو سجدہ کیا تو اس سے میں نے
یہ بشارت سنی۔

یا مَازِنُ اسْمِعْ تَسْرًا ظَهَرَ خَيْرٌ وَ لَطَنٌ
شَهْرًا بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مَضْرَبِ دِيْنِ
اللّٰهِ الْكَبْرِ فَدَعِ نَحِيْتًا مِنْ حَجْرٍ
تَسْلَمُ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ۔
اے مازن بشارت سن اور خوش ہو خیر ظہور ہو
کا ظہور ہونے والا ہے قبیلہ مضر سے ایک
نبی ظاہر ہوں گے۔ دین حق لے کر آئیں گے
یہ پتھر کھدے ہوئے بت ہیں۔ انہیں مسیور
تاکہ سفر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز
آئی اَقْبِلْ اِلَيَّ اَقْبِلْ بِسْمَعٍ مَا لَا تَجْهَلُ۔ هَذَا نَبِيٌّ مَرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مَنْزِلٍ فَاَسْرُ
یہ کئی تعدد۔ اور عروہ و یحییٰ اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حق لے کر نازل
ہوئے ہیں پس ان پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں نے خیال کیا کہ حجاز مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دین حق کی
طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ
آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آکر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ ان سے حجاز مقدس
کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جس کا نام نامی

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آ گیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات، مفرز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گائے بجانے

اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریا رازدار رب العلام نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِاَلطُّرْبِ قِسْمَةَ الْقُرْآنِ وَبِالْحَسَامِ الْحَلَالِ وَآتِهِ بِالْحَيَاءِ وَهَبْ لَهُ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام

عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جالی رہی۔ چار

عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بہیقی ص ۲۶ تا ۲۷ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۹۲، کتاب لوف الجوزی ص ۱۱۱ طیب لورہ ص ۱۶۱)

تاریخ انجمنیں ہیں۔ یہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ نور محمدی سے بتوں کی تباہی

علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزوی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بت پکار اٹھتے

کہ اسے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے

ہم سے دور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دنیا بھر کے بتوں کی تباہی

اور ہلاکت برگی۔ (تاریخ انجمنیں ص ۱۸۲ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ ولادت
نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے | کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ
نے منہم ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بکیر کہی۔ اور تمام بخت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے
تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب مہل نامی سب سے بڑا بت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ
ہو باد نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(مارج النبوة فارسی ج ۱، شواہد النبوة فارسی ج ۲)

نبی آخر الزمان سیاح لامہ میں سید رحمان
لات اور عزی کا بشارت دینا | بناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتذاریٰ
ظلمتہ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقعہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلہا واما اللات والعزی
فانہما خدرجا من حذا انتہا و ہما یقولان و یحقریش جآء ہم الایمن جآء ہم
الصدیق۔ تمام بت اوندھے ہو گئے۔ لات اور عزی اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے
قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱)

قاری جے کرام :- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شان ارفع و اعلیٰ
کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

علامہ رہاوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید
گستاخ رسول کو قتل کرنا | نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بت
تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اس بت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔
یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج
میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے
رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اس کے گھڑ آئے۔ اور انہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے

سنا۔ جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بت سے وہی جیلے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بت سے وہی الفاظ سن سائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر امام الانبیاء۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التمجید و الثناء بھی تشریف لائے۔ جب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین بالحق لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان سچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو کھڑے کھڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیا زمند۔ جبل طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مہین بن العبر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھرواے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے۔ آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں جو اس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سراتی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دعائے مغفرت

(جامع المعجزات ص ۷ مطبوعہ مصر)

جن کی شہادت خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرماتے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کاہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اسے سواد بن قارب اٹھو اور ابوشش جو کہ میری چند سردری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جراب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے مجھے وہی اشعار سنائے جو میں خواب میں سن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ط ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوة بہتقی)

شیطان کے پوتے ہمارے بارگاہ نبوی میں حاضر ہونا علامہ یوسف نبھانی اور علامہ کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ

تخریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (حصا) کا سہارا ایسے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ کے بیچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لِقِيَّتَ مُحَمَّدًا فَافْتَرَعُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةَ مَا
حَاجَتُكَ۔ اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

اِنَّ مُوسَىٰ عَلَّمَنِي التَّوْرَةَ وَاِنَّ
عِيْسَىٰ عَلَّمَنِي الْاِنْجِيْلَ فَعَلَّمَنِي الْقُرْآنَ
بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے
تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۲-۱۸۳ حیوۃ الجوان ص ۱۸۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيًّا مِّنْعَ الْقُرَآءِ وَ حَرَّمَ عَلَيْنَا الزِّنَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تمیم داری کو جن کا مصدق صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا

اہم اہل علماء البوسنیہ
خبرانی قدس سرہ

النورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ ہی منادی کرنے والے نے یہ مجھے ندادی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْحَجُّونِ وَأَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجِنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَأَنْطَلِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَأَسْلِمُ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے تمام حجوں پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستہ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

مکرو فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوتی تو میں دیر ایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے **مَجْدُكَ يُخْرِجُ مِنْ الْحَرَمِ آيَةَ مَكَّةَ وَمُهَاجِرَةَ الْحَرَمِ آيَةَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا تَسْبِقُ عَلَيْهِ** ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف منجۃ المکرمة سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ ان پر کسی کو فوقیت اور بزرگی نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے

وَالْجَنُّ تَهْتَفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يُظْهِرُ مِنْ مَعْنَى وَمِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

علامہ فریوپی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح

میلادِ مصطفیٰ پر جنات کی مبارک کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی سوازیں سنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ **فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبِ إِلَى الْمَشْرِقِ بِيَسْرٍ وَنَبْوَلَادِيَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ**۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اس

وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَسْنَا اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى جَعَلْتُ لَا اَمْرٌ بِجَجْرٍ وَلَا شَجْرٍ اِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَب مَجْهْرٍ وَحِي نَازِلٍ هُوْنِي شَرْعٍ هُوْتِي تُو اِيْسَا هُوْتَا تَحَا كِه مِيْن جِس سَجْرٍ اُوْر وَرَخْتِ كِه پَس سِه كَزْتَا تَحَا تُو وَه السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِهْتَا۔

خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم

حضرت برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا۔ تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔

فَلَا يَمُرُّ بِجَجْرٍ وَلَا شَجْرٍ اِلَّا قَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَانَ
يَلْتَفِتُ عَنِ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ
فَلَا يَرِيْ اَحَدًا۔

پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے
گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام عليك يا رسول
الله۔ تو آپ دائیں بائیں اور نیچے دیکھتے
تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۰۰ اعلام النبوة لقاظمی ابوالحسن ماوردی)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام عليك يا رسول الله کے الفاظ نقل فرماتے ہیں

(سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّي لَا اَعْرِفُ حَجْرًا اَبْسَكَةً
كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ
اِنِّي لَا اَعْرِفُهُ الْاَن۔ (طبرانی شریف ص ۶۲)

میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں
جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا
تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲، خصائص الجبرائیل ص ۲۴۵ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱،

سیرت حلبیہ ص ۳۶۱، اشعۃ السموات فارسی ص ۲۵۲ ج ۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۰۰ القول البدیع ص ۶۶)

شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعضے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر
برآئند کہ آل حجر سیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت
خدیجہ یزار و سترک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ این متواتر آئندہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آل
کوچہ رانہ قاق الحجرمے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفاً سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو قاق الحجرجہتے ہیں۔
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۲۲ ج ۲، سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدایا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ
اور درخت سامنے آتا تو کہتا اسلام علیک
یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۲، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱، خصائص
الکبریٰ ص ۲۲۲ ج ۱، دلائل النبوت ص)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے نیند فرمائی :-

یہی روایت فخر الوہاب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ابجدیث امرتسری ص ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء میں بھی درج کی ہے۔

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور
 اہم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔
 پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب
 رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔
 تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت
 نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی
 اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس
 کو اجازت مرحمت فرمائی۔

فَجَاءَتْ شَجْرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى
 غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا
 اسْتَيْقظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجْرَةٌ
 اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا خِيَّ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ
 وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآذَنَ
 لَهَا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۵، القول البدیع ص ۶)

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم ان کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام
 کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے
 جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے
 مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے
 پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان
 کے پاس آیا

پس اُس نے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے
 سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
 بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں
 نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا
 رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ
 رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشِيَاخُ
 مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمُمْ
 حِينَ اسْتَرْفْتُمْ مِنَ الْعُقْبَةِ لَمْ

یَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجْرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا
وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاثِمِ النَّبِیَّةِ -

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر الیا
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ
کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چر رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تَظِلُّهُ تَوَّأَبٌ بِرَبْدٍ سَايَهُ كَرِهًا تَحْتًا - جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے ان سے کہا:

أَنْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَالٍ
عَلَيْهِ -

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متوی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔
(مقاصد الحسنہ ص ۶۲ از حدیث سنن داؤد علیہ الرحمۃ، مواہب اللدنیہ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، ترمذی شریف ص ۱۰۰)

علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !
تَمَشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِدَلَامٍ !

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے سرور
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ
لِتِلْكَ الشَّجَرَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو
کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اِءْذَنْ لِي اَسْجُدُ لَكَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِءْذَنْ لِي اَنْ اُقْبِلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاذَنْ لَكَ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لیسر قندی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والثناء کی بارگاہ اقدس میں من سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ ہر کارہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں۔ میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مسطحی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَا نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ -

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوتے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جو اہل الجار فی فضائل النبی المختار ص ۶۲ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔
پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں چہر چا تمہارا!

چاند شق ہو پیڑ بولیں جا نور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَانِيَا
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے
آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے
اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی گون گواہی دیتا
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تُوَا بِ
فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ
الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخْدُ الْأَرْضِ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس درخت کی بکیر کو بلایا۔ حالانکہ آپ
وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَا
سَتَشْهَدَ هَا ثَلَاثًا فَشْهَدَتْ
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی

شریف ص ۱۸

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا
مِنْ دَلَائِلِ نَبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی تھی کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّىٰ عَلَيَّ
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّىٰ
صَارَ عَلَىٰ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

بلکہ -

۱۴۸-۱۴۹

(سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ بشواید النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے

حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ
هَذِهِ التَّخْلَةِ لِيَشْهَدَ أِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ التَّخْلَةِ حَتَّى اسْقَطَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَعَادَ فَأَمْسَمَ
الْأَعْرَابِيُّ. (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت
سے گر کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس دادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے
نحیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر
مل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے
(صحیح مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

دردیوار کا آمین کہنا حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس

بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اُنْهَوْنَ** نے جواب دیا **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ**۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا۔ بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دعا فرمائی اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری اہلبیت ہیں۔ تو ان کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبيهقي، ابن ماجه شريف، دلائل النبوة لابو نعيم اصبهالي، مواهب اللدنية زرقاني شريف

غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ الربانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔

(مواهب اللدنیہ ج ۱، مدارج النبوة)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دوران سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَنَقَعَدَ فِي

ظِلِّهَا آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب

نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب

ہیں۔ بحیرا نے کہا وَ اِنَّ رَبِّيْ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتِ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد

سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا۔ اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ

والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱)

المحمد للرب العالمین! النوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہ رب العالمین میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب و اناتے غیوب منزہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلیہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ نیز دوسرا حصہ بھی جلد پائیہ تکمیل کو پہنچائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآذْوَانِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

عظیم المرتبت محدث، جلیل القدر شارح

علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

کی معرکہ الآراء کتاب

مواہب اللدنیہ

کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ناشر

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تخصیل بازار سیالکوٹ

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی دیگر تصانیف —!

فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کہ بہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اس کی محققانہ تشریح کی گئی ہے اور مولانا نے چالیس مستند کتابوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ وہ فرقہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہے آخر میں اہل سنت و جماعت کے عقائد بھی درج کیے ہیں۔

عمدہ کتابت و طباعت ————— قیمت ۲ روپے

غوث الثقلین

اعلان

سیرت

ایک سو گیارہ مستند

حضرت سیدنا غوث اعظم

تعالیٰ اعنہ کی کرامات، تصرفات،

ریاضات، مشاہدات، کمالات، سیرت،

علماء و محققانہ تالیف ہے جس کو علماء کرام اور عوام نے کیساں بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ پہلا ایڈیشن

ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ آفنیٹ، قیمت: چھ روپے پچاس پیسے صرف

مولانا کی تصانیف میں سے کسی

کتاب کا حوالہ غلط ثابت کرنے

والے کو فی حوالہ ایک تصدق

دوبیہ انعام دیا جائیگا۔

کتاب کے حوالہ جات سے

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

فیوضات، ارشادات، مجاہدات،

شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، ہم عصر

وہابی مذہب کی حقیقت

اس کتاب میں وہابی مذہب کی تاریخ، ان کے مولویوں کی سیرت، کردار، ظلم، تشدد اور اکابرین کے حالات درج کیے ہیں نیز ان کے اللہ تعالیٰ بنتی پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگان دین علیہم الرحمۃ کی ذات و صفات کے متعلق عقائد باطلہ اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریف انہیں کی انہی مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ہیں قیمت: ۴ روپے

ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

اس کتاب میں بزرگان دین کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا مدلل ثبوت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان، محدثین، مفسرین، فقہاء عظام، سلف صالحین علیہم الرحمۃ اور مخالفین سے قریباً ایک سو پچاس مستند کتابوں سے حوالہ جات سے دیا گیا ہے۔ قیمت: چار روپے

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم تحصیل بازار سیالکوٹ

